القانون

طب اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا

جلد ششم

فن سوم آنکھ کی تشریح اور اس کے احوال اور امراض کے بیان میں

اور اس میں چار مقالہ ہیں مقالہ پہلا اس میں چند فصلیں ہیں فصل اول تشریح میں آنکھ کی قوت ابصار کی اور مادہ روح باصرہ کا آنکھ تک پہنچنا ان دونوں عصب کے ذریعہ سے جو مجوف ہیں اور ان کا ذکر باب تشریح میں بخوبی ہو چکا ہے کہ ان میں تقاطع صلیبی واقع ہوا ہے اور جب یہ عصبیہ اور جھلیاں جو اس کے ہمراہ ہیں بطرف اسفل منحدر ہوتی ہیں ہر ایک طرف اور سرا ان دونوں کا وسیع ہو جاتا ہے اور اس میں بذریعہ رطوبت کے امتلا پیدا ہوتا ہے اور اتساع یعنی پھیلنا اطراف ان دونوں کا اس شکل پر ہوتا ہے کہ جو رطوبت حدقہ میں ہے اس پر محیط ہوتے ہیں یہ رطوبت جو حدقہ میں ہے اس کے بیچ کے حصہ کو رطوبت جلیدیہ کہتے ہیں اور جلیدیہ ایک رطوبت صاف کو کہتے ہیں جو مثل برد یعنی اولہ کے ہے اور شکل جلیدیہ کی مستدیر یعنی گول ہے اور اس کی تفرطح یعنی پھیل کر گستردہ ہونے سے آگے کی جانب مستدیر ہونے میں کمی ہوگئی اور جدھر پھیلی ہے یعنی بطرف قدام کے اس کی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کی شبح خواہ صورت اس میں منطبع ہو اس کی مقدار وافر ہو جائے اور چھوٹی چھوٹی چیزیں جو دیکھی جاتی ہیں ان کی شبح کی مقدار پوری اس میں منقش ہو جب یہ رطوبت بطرف قدام کے پھیل گئی پھر اس کی مقدار استدارت کی بطرف اندرون کے کم ہوگی اور اندر کی طرف تھوڑی سی دقیق اور باریک ہوگی اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو اجسام مرئیہ بذریعہ اشباح اس سے ملاقی ہوتے ہیں اور ان میں استعراض اور وسعت بوجہ وقت یعنی باریکی حس سے پیدا ہوتا ہے اس سے انطباق اس رطوبت کا بخوبی ہو اور وجہ استعراض اور وقت ان اجسام کے یہی ہے تاکہ بخوبی التقاان کا اس سے ہو جائے ورنہ اس میں سمانے کی گنجائش نہ پاتے رطوبت جلیدیہ جو ٹھیک وسط میں رکھی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام سے بہتر کوئی اور جائے محفوظ ایسی نازک اور بکارآمد چیز کے واسطے نہ تھی اس رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ایک رطوبت اور مخلوق ہوتی ہے دماغ سے واسطے تغذیہ رطوبت جلیدیہ کے اس

واسطے کہ خون اور رطوبت جلیدیہ میں چونکہ تفاوت اور اختلاف جوہری ہے لہذا خون سے اس کی غذا نہیں ہوسکتی اور یہ رطوبت بنام زجاجی موسوم ہوتی ہے کہ مشابہ از جاج یعنی آبگینہ گداختہ کے ہے قوام میں اور رنگ میں بھی شیشہ کے مشابہ ہے یعنی صاف اور مائل باندک حمرت ہے صفائی کی ضرورت یہ تھی کہ اس رطوبت سے غذا ایک شے صاف یعنی جلیدیہ کی بنتی ہے اور سرخی اندکے جو باقی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جوہر خون سے پیدا ہوئی اور بہمہ وجوہ اس کا استحالہ ایسا نہیں ہوا ہے کہ جس کی غذا یہ ہوتی ہے اس کے جوہر سے جمیع اعراض اور کیفیات میں ہم رنگ اور مشابہ ہو جائے اور یہ رطوبت از جاجی رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اس واسطے رکھی گئی کہ اس رطوبت کو دماغ نے بتوسط شبکے کے (جسکا ذکر آگے آتا ہے) بھیجا ہے لہذا واجب ہوا کہ بطرف دماغ اور اس کی جانب میں رہے رطوبت زجاجی اوپر نصف موخر رطوبت جلیدیہ کے محیط ہے اس بڑے دائرہ کو جو بمنزلہ منطقہ کے ہر ایک کرہ میں ہوتا ہے اور اس سے بڑا کوئی دائرہ نہیں مترجم کہتا ہے ابھی اوپر مذکور ہو چکا کہ رطوبت جلیدیہ آگے کی طرف پھیلی ہے اور پیچھے کی طرف سمٹی ہوئی ہے پس مجموع شکل اس کی کروی تام الاستدارۃ نہ ہوگی اور ایسی شکل کا اعظم دوائر کا الگ ہونا نصف صحیح سے ہوتا ہے اسی طرح یہاں بھی احتواء رطوبت زجاجی کا کرہ جلیدیہ کے اعظم دوائر پر نصف سے الگ ہوگا اور اسی واسطے عبارت شیخ میں یہ لفظ واقع ہے کہ نصف موخر میں جو بڑا دائرہ ہے اس پر والع ہے اور یہ نہ کہا کہ رطوبت جلیدیہ کے نصف پر جو بڑا دائرہ ہے اس پر محیط ہے متن رطوبت جلیدی سے آگے ایک اور رطوبت واقع ہوے کہ اسے بیضیہ کہتے ہیں اس لئے کہ وہ مشابہ سپیدی بیضہ کے ہے یہ رطوبت بیضیہ گویا رطوبت جلیدہ کی فضلہ ہے اور صاف چیز کا فضلہ بھی صاف ہی ہوتا ہے رطوبت بیضیہ کی جگہ آگے رطوبت جلیدیہ کے منسوب دو سبب کی طرف ہے ایک سبب متقدم اور سابق جسے علت فاعلی کہتے ہیں دوسرا سبب تمامی جسے علت غائی کہتے ہیں سبب فاعلی یہ ہے کہ ہر ایک غذا کا فضلہ جہت

میں بجانب مقابل اس غذا کے رہنا چاہیے اور چونکہ غذا جلید یہ کی رطوبت زجاجی اوپر جلید یہ کے ہے پس فضلہ اس کا یعنی رطوبت بیضیہ جلید یہ سے نیچے ضرور رہے گا اور سبب تمامی یعنی علت غائی اس رطوبت کے آگے جلید یہ کے رہنے کی یہ ہے تا کہ اثر ضو کا بتدریج رطوبت جلید یہ تک پہنچے اور رطوبت بیضیہ بمنزلہ اس پر محافظ کے جلید یہ کے واسطے رہے پھر چونکہ جو عصبہ حامل رطوبت ہے اس کا کنارہ دونوں رطوبت زجاجی اور جلیدی کو اس مقام تک محتوی اور شامل ہے جہاں سے رطوبت بیضیہ کی ابتدا اور جلید یہ کی انتہا ہے اور یہی مقام اکلیل کا ہے اور اس عصبہ کا کنارہ اس طرح محتوی اس رطوبت کا ہے جیسے شبکہ کے اندر صید سما جاتا ہے اسی واسطے اس کنارہ کو شبکیہ کہتے ہیں اور اسی عصبہ کے کنارہ سے ایک شے مثل نسج عنکبوت کے اگتی ہے کہ اس نسج عنکبوتی سے ایک پردہ باریک لطیف ایسا اگتا ہے جس کے ہمراہ چند ڈورے بھی نفوذ کرتے ہیں جن کا خروج اس جزو سے ہوتا ہے جو مشیمی نام رکھتا ہے اور آئندہ اس کا بیان ہم کریں گے اور یہ صفاق لطیف درمیان رطوبت جلید یہ اور بیضیہ کے حاجز اور مانع مقرر کیا گیا تا کہ درمیان لطیف او کثیف یعنی جلید یہ او بیضیہ کے مانع رہے اور تا کہ اس کی یعنی جلید یہ کی غذا آگے کی جانب سے شبکی اور مشیمی میں نفوذ کرتی ہوئی آیا کرے یہ صفاق رقیق اور مثل نسج عنکبوت کے اس غرض سے مخلوق ہوا کہ اگر کثیف ہوتا اور جال دار پتلا نہ ہوتا اور باایںہمہ منہ پر جلید یہ کے قائم رہتا کچھ عجب نہ تھا کہ جو ضو او روشنی رطوبت بیضیہ سے اس کی طرف آتی اس کا حاجب اور مانع ہوتا پتلی جھلی یعنی صفاق مذکور کے کنارہ سے بعد ازاں کہ ممتلی ہو جائے اپنے مادہ خلقت سے چند عروق ایسے ہیں جیسے مشیمہ کی شکل ہے اور کنارہ مذکور سے ان عروق کا پیدا ہونا اس واسطے تجویز کیا گیا کہ درحقیقت منفذ اغذا کا وہی ہے اور اس کے جمیع اجزا کو ضرور نہیں ہے کہ منفعت غذائی پر آمادہ اور مہیا کیے جائیں بلکہ وہ جزو موخر جن کو ہم کنارہ اور طرف کہتے ہیں اور جہاں سے یہ عروق بطور مشیمہ کے منتج ہوئے ہیں قابل اس منفعت کے تھا اور اس کا نام مشیمی

رکھا گیا اور اس کنارہ سے بڑھ کر آگے کی طرف جو کچھ مقدار صفاق کی متجاوز ہوئی ہے وہ کسی قدر ثخین اور گندہ مائل بغلاظت ہے اور اس کا رنگ آسمان گوتی درمیان سپیدی اور سیاہی کے بنایا گیا تا کہ بصر کو جمع کرے اور تعدیل ضو کی بوجہ نیلگوں ہونے کے اس طرح پر کرے جیسے ہماری آنکھ بند کرنے سے ایک قسم کی ظلمت پیدا ہو کر وہ فعل کرتی ہے یعنی جس وقت ہماری بصارت میں کلال اور خیرگی بوجہ زیادتی ضو خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے دفع کرنے کی تدبیر ہم یہی کرتے ہیں کہ آنکھیں بند کر کے پناہ اور ملجا بطرف ظلمت کے ڈھونڈھتے ہیں تا کہ ظلمت اور ضو سے جو ترکیب حاصل ہو اور اس ترکیب سے بھی آسمانی رنگ سے مشابہت ہو جاتی ہے اور ہماری آنکھ اور بصارت کی حفاظت اور رفع کلال میں قوری مدد ملتی ہے اسی طرح یہ صفاق غلیظ ہر وقت ہمارے بصر کو ایسی ہی آرام وہی باذن خالق حکیم تعالیٰ شانہ وجل برہانہ کے کیا کرتی ہے بوجہ اپنے رنگ کے جو آسمانی مخلوق ہوا ہے دوسرا فائدہ اس صفاق گندہ کا یہ ہے کہ بیچ میں ان رطوبات اور قرنی کے جو زیادہ سخت ہے حائل ہو اور مثل متوسط عدل کے نرم اور سخت کے اتصال کو درست کرے کہ ایک کو دوسرے کا گزند نہ پہنچنے پائے اور تیسرا فائدہ اس کا یہ ہے کہ قرینہ کی غذا اس چیز سے دیا کرے جو مشیمہ سے اس تک پہنچتی ہے اس ضر صفاق ثخین کا احاطہ آگے کی طرف تمام وکمال نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے آگے ایک قرحہ اور سوراخ کے طور پر چھوڑا گیا ہے فائدہ اس کا یہ ہے کہ اشباح اور صور کے پہنچنے کو مانع نہ ہو یعنی اگر پورا احاطہ اس کا نہ ہو بوجہ ثخن اور ظلمت رنگ کے رسائی اشباح میں رخنہ عظیم واقع ہوتا وہ ثقبہ اور سوراخ جو اس صفاق غلیظ میں چھوٹ رہا ہے اس کی صورت ایسی ہے جیسے انگور کی بھٹنی توڑنے کے بعد ایک گڑھا سا وسط میں انگور کے پڑ جاتا ہے اسی سوراخ کی راہ سے اشباح کا گزر ہوتا ہے اور یہی سوراخ ہے کہ جب بند ہو جاتا ہے بصارت کو مانع ہوتا ہے اور اسی صفاق گندہ کو طبقہ عنبیہ کہتے ہیں اسی مشابہت سے جو ابھی مذکور ہوئی اس طبقہ عنبیہ کے اندر جہاں کہ یہ ملاقی

رطوبت جلیدیہ (بیضیہ) سے ہے چند ریشہ پیدا ہوئے ہیں تا کہ مشابہ جسم نرم اور متخلخل کے ہو جائے اور اس کے ملنے کی اذیت رطوبت مذکورہ سے بہت کم پہنچے اس طبقہ عنبیہ کے سب سے زیادہ سخت وہی اجزا ہیں آگے کی طرف جہاں پر اس سے ملاقات طبقہ قرنیہ سے ہوئی ہے جو خود بھی بہت سخت ہے ایضاً جس مقام پر عنبیہ میں ثقبہ پیدا ہوا ہے وہ مقام بھی سخت اور صلب ہے اور اس ثقبہ میں رطوبت اور روح بھری ہوئی ہے رطوبت سے ممتلی ہونے کا فائدہ اوپر مذکور ہو چکا اور روح بھرنے کا ثبوت یہ ہے کہ بروقت قرب موت کے لاغر اور چسپیدہ ہونا اس مقام کا جو موازی ثقبہ مذکورہ کے ہے واضع دلیل وجود روح پر ہے دوسرا حجاب یعنی پردہ بہت ہی تنگ اور سخت ہے تا کہ ضبط اجسام محویہ کا بخوبی کر سکے اور اس کی سطح موخر تنگ اور صفیق ہے اور سخت ہے اور جزء مقدم اس پردہ کا جمیع حدقہ چشم پر محیط ہے اور شفاف اس قدر ہے کہ مانع ابصار نہیں ہوتا ہے اسی جہت سے اس کا رنگ مثل اس قرن سینگ کے ہے جو بوجہ تراشنے اور چھیلنے کے رقیق اور پتلا ہو جائے اور اسی سبب سے اکا نام قرنیہ رکھا گیا سب سے زیادہ ضعیف اس کا وہ جز ہے جو آگے کی طرف متصل ہے یعنی بیرون چشم کی طرف طبقہ قرنیہ درحقیقت گویا مرکب چند طبقات باریک سے ہے جن کا شمار چار طبقات سے کیا جاتا ہے ہر ایک ان چاروں میں بمنزلہ ایک چھلکے کے ہے اس طرح پر ان کی ترکیب ہوئی ہے کہ قرنیہ جو واحد بالترکیب ہوا ہے انہیں قشور کے اجتماع سے اگر ایک قشر ان چاروں میں جدا ہو کر گر پڑے تمام طبقہ قرنیہ پر آفت نہ پہنچے۔ بعض اطبا نے قرنیہ میں چار طبقوں کی جگہ تین ہی طبقے شمار کئے ہیں ان کا قول یہ ہے کہ قرنیہ مرکب تین طبقات سے ہے انہیں طبقات سے قرنیہ کے ایک وہ بھی ہے جو محاذی ثقبہ مذکورہ کے ہے اس لئے کہ وہ مقام مستور رکھنے اور بچانے کی طرف زیادہ تر محتاج ہے تیسرا حجاب خواہ طبقہ جس کو ملتحمہ کہتے ہیں اس کی کیفیت یہ ہے کہ عضل حرکت مقلہ یعنی آنکھ کے ڈھیلے سے مختلط ہے سب کو ہم نے باب تشریح میں بخوبی بیان کیا ہے مژہ کی خلقت سے یہ غرض

ہے کہ آنکھوں میں ماوڑ کے جو چیز پہنچے اور گزند پہنچائے اسے منع کریں خواہ سر سے جو چیز اوتر کے آنکھ میں ایذا پہنچائے اسے روکیں اور جب بند کی جائیں خواہ جھپکا کریں بوجہ پیدا ہونے تاریکی کے اندر آنکھوں کی تعدیل ضوء کی بسبب اس تاریکی کے ہوا کرے اس لئے کہ سیاہی کا خاصہ ہے کہ نور کو جمع کر دیتی ہے مژہ کا مغرس یعنی مقام اس کی روئیدگی کا ایک جھلی جو مشابہ غضروف کے ہے مقرر کی گئی تا کہ ان کا کھڑا ہونا اور سیدھا ہونا اچھی طرح سے درست رہے اور بوجہ ضعف اور بے طاقت ہونے جڑ کے ڈھیلی ہو کر گر نہ پڑیں جیسا ہر ایک چیز کے گاڑنے میں یہی قاعدہ ہے کہ جب تک وہ مغاک جو گاڑنے کے واسطے کھودا جاتا ہے مستحکم نہ ہو سیدھی کھڑی نہیں رہتی اور اسی غشاء غضروفی کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو عضہل کہ اس سے آنکھوں کا کھولنا متعلق ہے اور اسی جھلی پر اس کا تکیہ اور مستند ہے جب یہ غشاء غضروفی استواری میں مثل استخوان کے ہوئی بوجہ اسواری تحریک چشم پر اس عضلہ کو بخوبی اقتدار حاصل ہوتا ہے پلکوں کے اجزا میں پہلے تو جلد ہی اس کے بعد ایک پرت جھلی کی اس کے بعد وہ چربی جو درمیان دونوں پرت کے واقع ہے اس کے بعد عضلہ جفن اس کے بعد دوسری پرت جھلی کی اور یہ اوپر والی پرت ہے اور نیچے کی پرت کا انعقاد اور بستگی اجزائے عضلہ سے ہوئی ہے اور جس مقام کی شق میں خطر ہے وہی ہے جو متصل جانب فوق سے نزدیک مبداء عضلہ کے ہے

فصل دوسری بیان میں شناخت احوال اور امزجہ چشم کے اور بیان عام امراض چشم کا

آنکھ کا مزاج بذریعہ ملمس کے اور حرکت کے بھی پہچانا جاتا ہے اور آنکھ کی رگوں سے اور ان کے رنگ سے اور شکل اور مقدار اور فعل خاص سے اور جو کچھ آنکھ سے بہ کر نکلے اس سے بھی شناخت ہو سکتی ہے اور جن چیزوں سے آنکھ کو انفعال ہوتا ہے اور اثر پہنچتا ہے وہ بھی ذریعہ شناخت احوال اور مزاج آنکھ کی ہوتی ہے ملمس کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ بروقت ملمس کے آنکھ میں گرمی خواہ سردی خواہ صلابت یبس کی یا نرمی رطوبت کی محسوس ہو اور حرکت کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ اگر یہ سب کی

حرکت ہو حرارت خواہ یبوست پر دلالت کرے گی اور ان دونوں میں تفرقہ بذریعہ ملمس کے ہو جائے گا اور اگر حرکت ثقیل ہو اور آنکھیں بوجھل رہیں برودت اور رطوبت پر دلیل ہے رگوں سے آنکھ کی شناخت اس طرح کرنی چاہیے کہ اگر موٹی اور چوڑی ہوں حرارت مزاج چشم پر دلیل ہوں گی اور اگر باریک اور سبک ہوں برودت مزاج پر دلالت کریں گی پھر اگر خالی ہوں یبوست مزاج پر دلالت ہو گی اور اگر رگوں میں امتلا ہو کثرت مادہ اور رطوبت مزاج پر آگاہی دیں گی آنکھوں کے رنگ سے شناخت اس طرح پر ہوتی ہے کہ ہر ایک رنگ خلط غالب پر دلیل ہوتا ہے کہ دموی پر سرخ اور صفراوی پر زرد اور بلغمی پر رصاصی اور سوداوی پر کمد یعنی تیرہ شکل سے آنکھوں کے مزاج کی شناخت یہ ہے کہ آنکھوں کی شکل اچھی ہوتی بہ نسبت ہر بلد کے ان کی قوت خلقت پر دلیل ہے اور بد شکل کو دلالت ضعف خلقت پر ہے چھوٹا بڑا ہونا آنکھ کا دلیل خوبی اور زبونی پر اسی طرح ہے جیسا سر کی بزرگی اور کوچکی بیان ہوئی خاص افعال آنکھ کی دلالت احوال چشم پر یہ ہے کہ اگر باریک اشیا کو دور اور نزدیک سے یکساں اور بہ نسبت مشابہ مقدار واجب پر دیکھیں (اور جو مقدار بذریعہ علم مناظر کے ہر ایک مبصر کے واسطے مقادیر مبصرہ کی بنظر اختلاف حجم اور مسافت کے ثابت ہو چکی اور جو زاویہ رویت مقتضی کسی مقدار معین مثلاً ثلث اور ربع اور خمس وغیرہ کے دیکھنے کا ہو اس میں کمی بیشی حسابی واقع نہ ہو اور جس مقام سے زاویہ رویت قائمہ پیدا ہو وہاں سے پوری شکل اور جہاں سے منفرجہ خواہ حادہ ہے بڑی اور چھوٹی بمقدار بزرگی اور کوچکی زاویہ کے نظر آئے اور با ایں ہمہ جو چیزیں مبصرات میں سے قوی ہوں ان کے دیکھنے سے آنکھوں کو ایذا نہ پہنچے اور نہ ان کی طرف دیکھنے سے کوئی ایسا اثر جو مخالف الوان اور اشکال مبصرات مذکورہ کے ہو آنکھوں میں پیدا ہو پس ان جمیع صورتوں میں مزاج آنکھوں کا قوی ہو گا اور اگر بخلاف امور بالا کے ابصار میں ضعف اور نا متناسب ہوں اور مبصرات قوی سے اذیت پائیں آنکھوں کا مزاج یا خلقت فساد سے خالی نہیں ہے پھر اس فساد

میں بھی اختلاف ہے مثلاً اگر قریب کی چیز کیسی ہی باریک کیوں نہ ہو اس کے دیکھنے سے قصور نہ ہو اور دور کی چیز بخوبی نظر نہ آئے اور نگاہ قاصرہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ صاف ہے اور تھوڑی ہے اور اطبا گمان کرتے ہیں کہ اس قدر مادہ روح باصرہ کا نہیں ہے کہ اس کا انتشار مسافت بعید تک نہ ہو سکے بوجہ رقیق ہونے مادہ کے اور مراد خروج اور انتشار سے اطبا کی یہ ہے کہ اس قدر روح باصرہ نہیں کہ بذریعہ خطوط شعاعی کے مقام بصر تک منتشر ہو اور اسی شعاع منجملہ روح باصرہ کے یہ لوگ اعتقاد کرتے ہیں کہ وہی روح آنکھ سے خارج ہو کر بشکل مخروط بن جاتی ہے اور قاعدہ اسی مخروط کا مماس سے مبصر کے ہوتا ہے اگر دور کی چیز دیکھنے سے آنکھ قاصر ہو لیکن باریک چیز کو قریب سے نہ دیکھ سکے اور جب اسی باریک شے کو ایک مسافت معین اور دوری محدود پر لے جائیں بخوبی نظر آئے معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ میں کثرت ہے اور باوجود کثرت کے کدورت بھی ہے کہ صاف اور لطیف نہیں ہے بلکہ رطوبت کی زیادتی ہے اور مزاج بھی آنکھ کا رطب ہے ایسی حالت میں اطبا مدعی ہوتے ہیں کہ اس روح مکدر رقت اور صفائی ایسی جو قابلیت ابصار کی رکھے بدون طے کرنے مسافت بعیدہ کے پیدا نہیں ہوتی اور جب شعاع کو پوری حرکت مسافت بعید تک ہوتی ہے روح باصرہ رقیق اور صاف کدورت سے مانع ہو کر ذریعہ ابصار ہوتی ہے اور اگر نزدیک اور دور ہر ایک مسافت کے اشیاء کے دیکھنے میں کوتاہی ہو روح باصرہ میں بھی کمی ہو گی اور کدورت بھی آنکھوں سے جو چیزیں بطور سیلان کے برآمد ہوتی ہوں خواہ نہ ہوتی ہوں اس سے شناخت یہ ہے کہ اگر آنکھ ہمیشہ خشک رہے اور کیچڑ نہ نکلے اس کا مزاج یابس ہے اور اگر بافراط کیچڑ نکلا کرے مزاج اس کا مرطوب ہے انفعالات کا حال یہ ہے کہ اگر آنکھوں کو حرارت سے ایذا پہنچے اور برودت سے آرام ملے اس کو سوء مزاج حار لاحق ہے اور اگر اذیت اور آرام اس کے خلاف ہو سوء مزاج بارد ہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ درمیانی حالت ان سب حالات میں معتدل ہے سوائے اس صورت کے کہ جودت

ابصار ہو اور بخوبی ہر شے کو دیکھے کہ اگر چہ افراط کی جانب ہے مگر دلالت اعتدال پر کرے گی آنکھوں میں جمیع اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہیں مادی بھی اور ساذج اور امراض ایہ و امراض شرکی آنکھ کے واسطے ان احوال میں جو بنظر ہیئت کھولنے اور بند کرنے کے اور دیکھنے کے عارض ہوتے ہیں خواہ بنظر دمو کے لاحق ہوتے ہیں چند احکام خاص ہیں کہ انہیں امراض حادہ سے زیادہ تعلق ہے ان احکام کو انہیں مقامات میں ملاحظہ کرنا چاہیے جہاں امراض حادہ کا ذکر کیا گیا ہے امراض چشم کے خاص بھی ہوتے ہیں اور بشرکت بھی ہوتے ہیں اور امراض شرکی آنکھ میں اکثر بشرکت دماغ کے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح سر اور حجابہائے سر داخلی اور خارجی کی شرکت سے ایضاً بشرکت معدہ بھی پیدا ہوتے ہیں اور جو مرض آنکھ میں بشرکت حجاب خارج ے پیدا ہو وہ اسلم ہے بہ نسبت اس مرض کے جو بشرکت حجاب اندرونی دماغ کے عارض ہو فصل تیسری احوال چشم کے بیان میں اگر کوئی مرض آنکھوں میں بشرکت دماغ کے پیدا ہو اس کی علامت یہی ہے کہ دماغ میں کوئی نہ کوئی آفت منجملہ آفات مذکورہ ابواب امراض دماغیہ کے پھر اگر واسطہ مرض چشم کا باطنی حجابوں میں سے کوئی حجاب ہے درد اور الم کی زیادتی آنکھ کے اندر خواہ اس کے ڈھیلے سے شروع ہوگی پھر اس میں بھی اگر مادہ حار کے سبب سے یہ مرض اٹھ کھڑا ہوا ہے ناک میں کھجلی اور چھینک کی آمد پیدا ہوگی اور اگر یہ مادہ بارد ہوگا رطوبات سرد کی آمد زیادہ ہوگی اور کمتر ایسی مشارکت امراض چشم کو حجاب داخلی سے بوجہ سوء مزاج مفرد کے ہوتی ہے اور اگر بوجہ مشارکت خارجی حجابوں کے مرض آنکھ میں پیدا ہو اور مادہ کی توجہ اور اس کی آمد انہیں حجابوں سے ہوتی ہے ایک تمدد ایسا محسوس ہوگا کہ جبہہ اور عرق خارجی سر سے شروع ہوگا اور ظہور ضربان کا متصل پلوں کے زیادہ ہوگا اور اگر بشرکت معدہ کے آنکھوں میں کوئی مرض پیدا ہو جو علامات باب معدہ میں مذکور ہوں گے کہ ان کی دلالت مشارکت معدہ کے دماغ پر دلالت ہے اور آنکھ میں خیالات کا عروض اگر بسبب معدہ کے ہوگا حالت گرسنگی میں

ان خیالات کی قلت اور بروقت امتا کے زیادتی ہوگی جو مرض مادی خاص آنکھوں میں
بلاشرکت پیدا ہوا اس کی شناخت یہ ہے کہ دموی مادہ کا مرض اس پر گرانی چشم اور سرخی
اور آنسو اور آنکھوں کا پھولا رہنا اور رگوں کا پر ہونا اور کنپٹیوں کی دھمک اور چسپیدہ ہونا
پلکوں کا کیچڑ کی وجہ سے اور زیادہ کیچڑ کا نکلنا اور ملمس کا گرم ہونا دلالت کرے گا
خصوصاً اس مرض کے ہمراہ علامات سر کے دموی ہونے پر بھی موجود ہوں اور اگر یہ مادہ
بلغمی ہو اس پر دلیل یہ ہے کہ ثقل زیادہ اور شدید ہوگا اور سرخی خفیف یعنی گلابی رنگ کہ
اس کے ہمراہ کسی قدر روضاحب اور سپیدی پلک کی اور رمد چشم اور تہج اور قلت آنسوؤں
کی بھی ہوگی صفراوی مادہ پر آنکھوں میں نخس اور التہاب اور سرخی زردی لئے ہئے جو
مشابہ سرخی مادہ دموی کے نہ ہو اور آنسو کا رقیق ہونا اور تیز باحدت ہونا اور پلکوں میں
چسپیدگی کم ہونی دلالت کرتی ہے آنکھ کے مزاج ساذج بلا مادہ پر گرانی چشم میں نہ
ہونی اور باوجود یکی کے خشکی ذہنی یا دیگر دلائل مذکورہ بالا یعنی جو فصل دوسری میں مذکور
ہئے دلالت کرتے ہیں امراض آلیہ یعنی مرکبہ خواہ امراض مشترک جو آنکھ میں پیدا
ہوتے ہیں ان کا بیان ہر ایک فصل میں جداگانہ کیا جاتا ہے فصل چوتھی بیان میں قواعد
کلیہ معالجہ چشم کے ہر ایک مرض آنکھ کا علاج بمقابلہ اسی مرض کے بالضد کرنا چاہیے اور
چونکہ جمیع امراض چشم کے منحصر تین قسم میں ہیں مادی اور ساذج اور امراض تفرق اتصال
پس علاج کی تین قسمیں ہوں گی امراض مادی کا علاج استفراغ مادہ سے ہوتا ہے اور
اسی طریقہ میں تدبیر اورام بھی داخل ہے۔ اور مرض ساذج میں تبدیل کی جاتی ہے اور
تفرق اتصال میں اصلاح ہیئت اور درستی شکل کی کرنی چاہیے جس طرح جحوظ خواہ
اندمال اور التحام کی ضرورت ہوتی ہے استفراغ مادہ چشم کا کبھی اس طرح پر ہوتا ہے کہ
اس طرف سے مادہ کو پھیر کر دوسری طرف لے جاتے ہیں اور کبھی تجلیب کی ضرورت
ہوتی ہے صرف مادہ کا اس میں پہلے تنقیہ عام کی ضرورت ہوگی اگر تمام بدن ممتلی ہو
اس کے بعد تنقیہ خاص دماغ کا انہیں ادویہ خاص سے جو منقی دماغ ہیں اور جنہیں اوپر

کہ اس میں نظر ایسی جما دے گویا وہاں سے اب نہ ہٹائے گا پرہیز کرے ایضاً کثرت بکا سے بخوبی بچاتا رہے اور باریک چیزوں کی طرف کمتر نظر کرے مگر کبھی گاہ بیگاہ بطور ریاضت کے مضائقہ نہیں اور زیادہ پیٹھ کے بھل سونے سے بھی احتراز کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ جماع کی زیادتی بھی آنکھ کو بہت مضر ہے اور سکر یعنی مستی اور پرخواری اور بعد شکم سیر ہونے کے فوراً سونا بھی اچھا نہیں ہے اور کل اقسام کے اغذیہ غلیظہ اور اشربہ غلیظہ اور جمیع متحرارت کہ جن کے بخارات سر تک پہنچتے ہیں پھر ان میں سے جو مالح حریف اشیا ہیں جیسے کراث اور رحند قوتی اسی طرح جو چیزیں بافراط مجفف ہیں منجملہ اس کے زیادہ نمک کھانا اسی طرح سے جس سے زیادہ بخارات پیدا ہوتے ہیں جیسے کرم کلہ خواہ مسور اور تمامی ادویہ جو ادویہ مفردہ یقظہ یں مضرات چشم کے خانہ میں لکھی گئی ہیں ان سے زیادہ پرہیز کرے اور یہ بھی واضع رہے کہ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا آنکھ کو مضر ہے اور اعتدال نوم اور یقظہ کا موافق ہے جو چیزیں کہ ان کا استعمال آنکھوں کو مفید ہے اور آنکھوں کی قوت کا حفظ ان سے ہوتا ہے ان میں ایسی چیزیں ہیں جو کہ سرمہ اور توتیائے پرورده سے سنائی جائیں اور پرورده کرنا توتیا کا آب مرزنجوش اور رازیانہ میں چاہیے اسی طرح آب رازیانہ سے جو کہ عظیم النفع ہے ایضا برود آب انارین کا جو پوست اندرونی انارین سے نچوڑا جاے اور ان کو تنور میں شہد کے ساتھ پختہ کیا ہو جیسے اس کا طریقہ اپنے مقام خاص پر مفصلا بیان کیا جائے گا اور آنکھ کی جلا کرنے والی اور تیزی نگاہ کی پیدا کرنے والی چیزوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ شفاف پانی میں غوطہ لگا کر آنکھیں کھولے مضر چیزیں آنکھوں کی نسبت چند اقسام کی ہیں افعال اور حرکات اور اغذیہ میں تصرف نازیبا کرنا افعال وہی مضر ہیں جن سے تجفیف پیدا ہوتی ہے جیسے جماع کثیر اور دیر تک روشن چیزوں کی طرف دیکھنا اور باریک خط پڑھنا اور بافراط اور توسط خط کا باریک اور موٹے ہونے میں بہت مفید ہے اسی طرح اور باریک چیزوں کا بنانا اور امتلائے طعام کے بعد فوراً سونا اور بھول میں

سونا بلکہ واجب ہے جس شخص کو ضعف بصر ہو اتنی دیر کہ طعام ہضم ہو جائے بعد اس کے سوئے ہر قسم کی امتلا بصارت کو مضر ہے اور خشکی پیدا کرنے والی ہر ایک شے آنکھ کو ضرر پہنچاتی ہے اور جو چیزیں خون میں دردسوداوی پیدا کرتی ہیں شور ہو خواہ حریف اور تیز وہ بھی مضر ہے قے کرنے سے بصارت کو فائدہ بھی ہے اور ضرر بھی فائدہ اس وجہ سے کہ قے سے معدہ پاک ہوتا ہے اور مضر اس لئے ہے کہ دماغ کے مواد کو متحرک کر کے بطرف آنکھوں کے دفع کرتی ہے اگر کسی شخص کو بدون قے کے چارہ نہ ہو چاہیے کہ بعد طعام کے برفق اور نرمی قے کرے استحکام بھی مضر ہے سونا اور زیادہ رونا اور زیادہ خون فصد کھلوا کر نکالنا خصوصاً پیہم پچھنے لگانے مضر ہیں غذا کے استعمال کے وہی طریقے ہیں جو اکثر مذکور ہو چکے اور خصوصاً کتاب اول کی تعلیم دوم فن ثانی فصل ۱۵ میں بیان ہوئے جن سے غرض یہ ہے کہ فساد ہضم غذا میں نہ ہو اور اس کتاب یعنی تیسرے حصہ میں جابجا ان قواعد سے اور بھی واقفیت ہوتی جائے گی فصل چھٹی رمد اور تکدر کے بیان میں رمد آنکھوں میں جوش آنے کو کہتے ہیں کبھی رمد حقیقی ہوتا ہے اور اس کا عروض بوجہ اسباب خارجی کے ہوتا ہے کہ آنکھوں میں ثوران پیدا کر کے آنکھ سرخ کر دیتے ہیں جیسے دھوپ کی وجہ سے آنکھوں میں جوش پیدا ہو خواہ صداع احتراقی اور حمی احتراقی اور غبار اور دخان اور بعض اوقات سردی اور سرودت بھی بوجہ تقبض کے مورث رمد کے ہوتی ہے اور چوٹ لگنے سے بھی چونکہ ہیجان آنکھ میں ہوتا ہے اسی طرح ہوائے تند سے چونکہ آنکھ میں تھپڑ لگتی ہے مگر یہ سب اسباب خفیف ہیں کہ ان کے بقا کا زمانہ معتد بہ نہیں ہے بہت جلد اور بآسانی زائل ہو جاتے ہیں حتی کہ اگر ایسے رمد کا علاج نہ کیا جائے تب بھی بروقت زوال سبب کے خود بخود زائل ہو جاتا ہے اس رمد کا نام یونانی زبان میں طاؤکنیس ہے اگر ایسے اسباب رمد کی اعانت کوئی اور سبب بدنی یا کوئی سبب بادی جو معاضدت اور اعانت سبب بادی اول کی کرے ممکن ہے کہ بعجلت انتقال اس کا ورم ظاہری خفیف کی طرف اس طرح ہو جائے جیسے انتقال حمیات ومی کا بطرف

حمیات عفنہ خواہ حمی سا ذج کی طرف ہوتا ہے اور جس وقت اس رمد کا انتقال شروع ہوتا ہے اسی زمانہ ابتدا میں اس کا نام یونانی افو یکمارر کھتے ہیں بعض اصناف رمد کے وہ ہیں جو تابع آنکھ کے جرب کے ہوتے ہیں ایسے اقسام کا سبب کسی قسم کا خدش یعنی تفرق اتصال چشم کا ہوتا ہے اور اول امر میں یہ رمد بمنزلہ تکدر کے ہوتا ہے اور اس کا علاج بعد عک جرب کے ہوتا ہے یعنی پہلے کھجلی مٹا دی جائے تب اس کا علاج پورا ہو سکتا ہے مجملا رمد سے مراد یہ ہے کہ ملتحمہ میں ورم پیدا ہو کبھی یہ ورم بسیط ہوتا ہے اور حد سے زیادہ متجاوز نہیں ہوتا ہے اور بہت بزرگ اور عظیم نہیں ہوتا ہے اور اکثر اس میں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ رگیں پر ہو جاتی ہیں اور سیلان اشک کا اور درد چشم ہوتا ہے اور ایک قسم میں ورم عظیم حد سے بڑھا ہوا اس قدر کہ سپیدی زیادہ ہو کر حدقہ چشم پر آ کر اسے ڈھانپ لیتی ہے اور آنکھ بند نہیں ہو سکتی اس کو یونانی میں کیموسنس کہتے ہیں اور ہم اپنی زبان میں درد فتیح کہتے ہیں لڑکوں کو اکثر یہ ورم بوجہ کثرت مواد اور ضعف چشم کے عارض ہوتا ہے اور فقط مادہ حار سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ مادہ بلغمی اور سوداوی سے بھی پیدا ہوتا ہے پھر چونکہ رمد حقیقی ورم حدقہ چشم بلکہ ورم ملتحمہ کو کہتے ہیں اور جو ورم ہے اس کا عروض یا مادہ دموی سے ہوتا ہے یا صفراوی مادہ سے خواہ بلغمی یا سوداوی سے خواہ ریح سے پس بحکم ضرب اول شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ رمد کا سبب بھی ان پانچ اسباب میں سے کسی ایک سبب سے ضرور ہو گا البتہ کبھی جس خلط سے ورم پیدا ہوتا ہے خاص آنکھ میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ خلط دماغ سے بطرف آنکھ کے آتی ہے یعنی بر سبیل نزلہ کے اس حجاب خارجی میں ہو کر آتی ہے جو مجلل راس ہے یعنی تمام سر کو ڈھانپے ہوئے ہے حاصل یہ ہے کہ وہ خلط دماغ خواہ دماغ کے اطراف سے آنکھوں میں آتی ہے اس لئے کہ دماغ میں جب مواد کثیرہ سے پر ہوتے ہیں اس وقت ان کے فضول بطرف آنکھوں کے گرتے ہیں اور کبھی آنکھوں میں یہ مادہ سر سے اور نواحی سر سے نہیں آتا ہے بلکہ اور انضا سے آتا ہے خصوصاً اگر آنکھوں میں کسی قسم کا سوء مزاج ایسا لاحق

ہو کہ ان کو ضعیف کر کے قابل ان آفات کا کر دے جو ان فضول کے انصباب سے پیدا ہو سکتا ہے بعض اقسام کے رمد دوری ہوتے ہیں اور بطور نوبت کے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کا دورہ اور ان کی نوبت بر طبق دورہ انصباب مواد کے واقع ہوتا ہے اور جس وقت انصباب مواد کا ہوتا ہے اسی وقت شدت وجع کی رمد میں ہوتی ہے اور یہ شدت کبھی بوجہ لذع خلط کے ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہے اور طبقات چشم کو گلانا اور سڑانا شروع کرتی ہے خواہ کوئی خلط کثیر اتنی ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے آنکھوں میں تمدد پیدا ہوتا ہے یا غبار غلیظ آنکھوں میں پڑ کر ایذا دہی کرتا ہے ایسے اوقات میں تفاوت کمی بیشی دورہ کا بموجب تفاوت اسباب مذکورہ کے ہوتا ہے اور جس قدر مواد مذکورہ زیادہ لاذع خواہ کثیر ہوتے ہیں اتنا ہی درد میں اختلاف ہوتا ہے جیسا اور امراض میں بیان ہو چکا جو دوری ہوتے ہیں خواہ تمام بدن سے وہ مواد بطرف آنکھوں کے رجوع کریں یا فقط سر سے خواہ سر کی ان رگوں سے جو بطرف آنکھوں کے مادہ ردی کو حار ہو یا بارد پہنچا دے کبھی خود آنکھوں کے مادہ سے رمد پیدا ہوتا ہے اس طرح پر کہ طبقات چشم میں ایک قسم کا سوء مزاج بوجہ احتباس کسی خاص مادہ کے عارض ہو یا آشوب چشم کا زمانہ طولانی ہو جائے پس بوجہ اس کے جو مقدار غذا کی آنکھوں میں پہنچتی ہے سب فاسد ہو جایا کرے جس شخص کی آنکھ میں چھیلے بڑے ہوں اور باہر کی طرف ابھرے ہوئے اس کی آنکھ مد عظیم کی قابلیت زیادہ رکھتی ہے اور حدقہ چشم کا باہر نکل آنا بروقت عروض رمد کے ایسی آنکھوں میں زیادہ صورت پذیر ہے اس لئے کہ رطوبت اس کی آنکھوں میں زیادہ ہے اور مسامات وسیع ہیں کبھی بعض اقسام رمد میں سرد آنسو زیادہ نکلتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ہضم غذائے چشم کا بخوبی ہونے نہیں پاتا اکثر رمد کا زوال خود بخود اسہال کے عارض ہونے سے بھی ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روائت رمد کی بحسب کیفیت مادہ کے ہوتی ہے اور عظیم ہونا ورم کا بموجب مقدار مادہ کے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہیکہ بلاد جنوبی میں رمد بکثرت عارض ہوتا ہے اور بسرعت زائل ہو جاتا ہے

بکثرت عارض ہونے کا سبب یہ ہے کہ ان کے مواد میں سیلان اور رقت زیادہ ہے اور بخارات کی تولید ان کے اجسام میں زیادہ ہوتی ہے اور بسرعت زوال رمد کا اس بہت سے ہوتا ہے کہ ان کے مسامات میں تحلحل زیادہ ہے اور بیشتر انہیں بوجہ نرمی طبیعت کے اسہال عارض ہوتا ہے جس سے زوال رمد ہو جاتا ہے پھر اگر کبھی ناگہاں کسی قسم کا برد ان کو عارض ہو اس وقت رمد ضرور پیدا ہوتا ہے اس واسطے کہ ظہور مانع اور قابض حلت غلط متحرک کا بوجہ برودت اتفاقی کے ناگاہ ہو کر ورم رمد پیدا کرتا ہے جو بلاد سرد ہیں خواہ جو اوقات فصول بارد ہیں ان میں رمد اگرچہ کمتر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کا زوال دشوار ہوتا ہے کمتر پیدا ہونا رمد کا ایسے بلاد اور اوقات میں اسی وجہ سے ہے کہ اخلاط میں سکون اور جمود ہوتا ہے اور صعوبت انحلال کی وجہ یہ ہے کہ ایسا مادہ جب کسی عضو میں حاصل ہوتا ہے اس کا تحلل بسرعت اور سہولت نہیں ہو سکتا اس لئے کہ مجاری میں تنگی اور سمٹنا بوجہ برودت کے عارض ہوتا ہے اور اس قدر تمدد عظیم یہاں تک پیدا کرتا ہے کہ پردہ خواہ جھلی کے پھٹ جانے کی نوبت پہنچتی ہے جب شتاء شمالی کے بعد ربیع جنوبی آئے اور ربیع جنوبی میں بارش باران بھی ہو اور اس کی صیف نہایت گرم ہو خواہ صیف کی رات میں گرمی زیادہ ہو اس وقت رمد کی زیادتی ہو گی اسی طرح شتاء وافی یعنی زمستان سرد اور ناگوار ہو اور ہوائے جنوبی کے چلنے سے بدن میں اخلاط بھر جائیں اس کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو کر ان مواد کو تحقن کر دے صیف شمالی میں رمد بکثرت عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی فصل صیف کے بعد شتائے جنوبی کے واقع ہو کبھی رمد کی کثرت اس صیف میں بھی ہوتی ہے جس سے پہلے ربیع جنوبی اور شتاء شمالی گزر چکی ہو کہ اس میں خشکی زیادہ ہو فصل زمستان میں جو ابدان سخت میں حکم بلاد شمالی میں اور نرم اور متخلخل ابدان حکم بلاد جنوبی میں دربارہ کثرت عروض رمد کے داخل ہیں اور جس طرح بلاد حار میں رمد زیادہ ہوتا ہے ویسی ہی زیادہ گرم حمام میں جس وقت آدمی زیادہ داخل ہو شاید کہ رمد پیدا ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر باوجود خارج صحیح اور تنقیہ کامل کے رمد

چشم اور تغیر حال چشم کا برقرار رہے اور زائل نہ ہو اس وقت سبب اس مرض کا ایک مادہ ردی ایسا ہوگا جو آنکھ میں بند ہے اور غذا و فاسد کر دیتا ہے خواہ دماغ اور سر سے نوازل بکثرت آنکھوں میں گرتے ہیں چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا ہے علامات واضح ہو کہ جتنے اقسام درد کے آنکھ میں پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بعض اوجاع لذاع اور اکال ہوتے ہیں اور بعض اوجاع متمدد ہوتے ہیں جو اوجاک لذاع ہیں ان کی دلالت کیفیت مادہ اور حدت مادہ پروتی ہے اور جو اوجاع تمدید پیدا کریں وہ کثرت مواد خواہ رتح پر دلالت کرتے ہیں اور جس رمد میں آنسو زیادہ جاری رہیں اور لذع میں تیزی رہے اس کا منتہی بسرعت ہوگا اور اگر آنسو زیادہ نہ ہوں بلکہ رمد یابس ہو اس کا منتہی بطی ہوتا ہے کیچڑ کو اس مرض میں کبھی نضج مادہ پر دلالت ہوتی ہے اور کبھی غلط مادہ پر اگر کیچڑ جلد جلد نکلے اور سب اعراض میں خفت ہو سوائے گرانی چشم کے ایسی کیچڑ غلط مادہ پر دلیل ہے اور جو کیچڑ ہمراہ نضج کے ہو اور اس کے نکلنے سے آنکھوں میں سکی اول ایام میں تھوڑی سی پیدا ہو او بہت جلد چھوٹ کر آنکھ میں گر پڑے یعنی زیادہ چسپیدہ نہ ہو وہی قسم کیچڑ کی محمود ہے جس کیچڑ کے دانے چھوٹے چھوٹے ہوں اسے دلالت خیریت پر کم ہے اس لئے کہ چھوٹے چھوٹے ریزے بطوء نضج پر دلالت کرتے ہیں جب پلکیں چسپیدہ ہونے لگیں او اس قدر چمٹ جایں کہ بدون وقت خواہ کسی تدبیر خاص کے کھل نہ سکیں وہی زمانہ نضج کا ہے جیسے جب تک سیلان رطوبت مائی کا ہوا کرے وہ زمانہ ابتدا کا ہے اس مختصر بیان کے بعد اب کہتے ہیں کہ تکدر کی شناخت خفت سبب سے ہوتی ہے اور اس طرح بھی شناخت کرنی چاہیے کہ پہلے سے کوئی ورم بادی نہ ہوا ہو جو رمد بشرکت سر کے پیدا ہو اس پر درد سر اور گرانی سر کی دلالت کرے گی پھر راہ اس نزلہ کے آنے کی آنکھ میں دماغ کی طرف سے وہی حجاب خارجی ہے جو سر کو ڈھانپے ہوئے ہے اس وقت جبہہ میں بھی تمدد ہوگا و رخارجی رگیں جو سر میں ہیں ان میں پری مادہ کی اور پلکیں پھولی ہوئی ہوں گی اور جبہہ میں سرخی او ضربان ہوگا او راگر اس مادہ کی آمد

حجاب اندرونی سے ہوان امور کاظہور نہ ہوگا بلکہ چھینک اور تالو اور ناک میں کھجلی رہا کرے گی اور اگر شرکت معدہ سے یہ مرض ہوگا اس کے ہمراہ ابکائی اور کرب اور معدہ میں علامت وجود اسی خلط کی ہوگی اگر رمد کا ورم دموی ہو آنکھوں کا سرخ رنگ اور رگوں کا درد اور کنپٹیوں کا ضربان اور تمام علامات غلبہ خون کے ظاہر ہوں گے اطراف دماغ میں اور آنسو زیادہ نہیں جاری ہوتے البتہ کیچڑ کی اس قدر افزائش ہوتی ہے کہ آنکھیں بعد بیداری کے کھل نہیں سکتیں اور پلکیں چسپیدہ ہوتی ہیں صفراوی رمد پر دلیل یہ ہے کہ آنکھوں میں چبھن زیادہ اور درد محرق اور ملتہب بہت شدید اور سرخی کم آنسو رقیق اور گرم کبھی نکلتے ہیں اور کبھی مثل رمد دموی کے آنسوؤں سے آنکھ خالی رہتی ہے اور سوتے وقت پلکیں چسپیدہ نہیں ہوتیں کبھی رمد صفراوی سے ایک قسم وہ ہوتی ہے جسے حمرہ کہتے ہیں کہ اس میں آنکھ کی رگ ضربان پیدا کرتی ہے اور قرحہ پڑتا ہے کہ آنکھ کا جرم پگھلا جاتا ہے اور کجی پیدا ہوتی ہے جس مادہ سے یہ قسم پیدا ہوتی ہے نہایت خبیث اور برا ہوتا ہے ایک اور قسم رمد صفراوی کی ایسی ہوتی ہے کہ آنکھ میں کھجلی زیادہ اٹھتی ہے جیسے کوئی چھیلے ڈالتا ہے اور خشکی آنکھ میں ایسی پیدا کرتی ہے کہ رطوبات کا نام نہیں رہتا اور سرخی بہت کم ہوتی ہے کیچڑ میں بھی کمی ہوتی ہے اور ورم کا حجم معتد بہ ایسا کہ اس کی مقدار کسی قدر محسوس ہو ظاہر نہیں ہوتا اس قسم کا مادہ قلقل ہوتا ہے لیکن اس میں حدت زیادہ ہوتی ہے بلغمی رمد میں ثقل شدید آنکھ میں پیدا ہوتا ہے اور حرارت میں کمی سرخی بہت مجفف بلکہ غلبہ سپیدی کا زیادہ ہوتا ہے اور کیچڑ اتنی کہ جس سے سوتے وقت پلکیں چسپیدہ ہو جائیں اور کسی قدر تہیج بھی پیدا ہوتا ہے اور تہیج میں آنکھ کے چہرہ بھی شریک ہوتا ہے اور رنگ کی سپیدی چہرہ پر بھی ظاہر ہوتی ہے اگر مبداء رمد بلغمی کا معدہ ہو مریض کو ابکائی بھی لاحق ہوتی ہے کبھی رمد بلغمی اس درجہ کو پہنچتی ہے کہ طبقہ ملتحمہ بوجہ ورم کے سیاہی سے اونچا ہو کر نکل آتا ہے اور ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن اس ورم میں سرخی بخوبی ظاہر اور شدید نہیں ہوتی اور اس میں آنسو بکثرت نکلتے ہیں بلکہ رمص یعنی کیچڑ

البتہ اکلا رہتا ہے سوداوی رمد میں گرانی چشم مع کمودت اور جفاف کے ہوتی ہے اور مرض میں ازمان یعنی دیرپا ہونا اور بصاق یعنی تھوک منہ سے کم نکلتا ہے ریحی رمد میں فقط تمدد ہوتا ہے اور گرانی اور سیلان اشک نہیں ہوتا اور کبھی تمدد کی وجہ سے حمرت بھی پیدا ہوجاتی ہے معالجات تکدر وغیرہ از قسم رمد خفف کے علاج میں کبھی فقط سبب کا دور کرنا کافی ہوتا ہے اور اگر سبب مرض کا کوئی مادہ معین از قسم امتلائے خون وغیرہ کے ہو اس کا استفراغ کر دینا چاہیے اور بیشتر فقط حرکت چشم میں تسکین پیدا کرنی اور دودھ اور سپیدی بیضہ مرغ کی تقطیر کافی ہوتی ہے اگر تکدر آنکھ میں کسی قسم کے چوٹ لگنے سے عارض ہوا ہو کبوتر کے پروں کا خون گرم خواہ خود کبوتر کا خون ٹپکانا چاہیے اور کبھی اسفنج خواہ پشم کی تکمید کافی ہوتی ہے اس طرح کہ اسفنج وغیرہ کو کسی مطبوخ یا روغن گل خواہ طبیخ عدس میں ڈبو کر تکمید کریں خواہ عورتوں کا دودھ گرما گرم پستان سے آنکھ پر ٹپکائیں اگر اس تدبیر سے برآمد نہ ہو جوشاندہ حلبہ اور شیاف ابیض کا استعمال کریں جو تکدر بوجہ برودت کے عارض ہوا سے حمام نافع ہوتا ہے بشرطیکہ رمد کے درجہ تک نہ پہنچ جائے اور ورم پیدا نہ ہوجائے اور بدن اور سر میں امتلا مادہ کی نہ ہو اور اسی تکدر کو تکمید طبیخ بابونہ اور شراب لطیف کی تین ساعت بعد کھانا کھانے کے مفید ہوتی ہے اور دیر تک سونا شراب پی کر اس کے واسطے علاج نافع ہے واسطے اقسام تکدر کے دھوپ کی جہت سے پیدا ہوا ہو خواہ برودت سے عارض ہو خواہ اور کسی جہت سے جو رمد مشابہ جرب کے ہو اور پھر خفیف بھی ہو پہلے جرب کو چھیل کر اس کے بعد علاج رمد کا کرنا چاہیے اور کبھی بعد چھیلنے جرب کے خود بخود رمد زائل ہوجاتا ہے اور اگر ورم عظیم ہو کہ تحمل چھیلنے اور کھجلانے کا نہ ہو سکے نرمی او تلئین اور تنقیہ یہاں تک کریں کہ تحمل اور برداشت ہو سکے اور مابین اسی تدبیر کے تدبیر حک کی بھی تھوڑی تھوڑی کرتے جائیں فصل ساتویں علاج مشترک اصناف رمد اور انصباب نوازل کا آنکھ میں مشترک قانون تدبیر میں رمد مادی اور سائر امراض عین کے جو مادی ہوں تقلیل غذا کی ہے اور سبک غذا کو اختیار کرنا

اور اختیار کرنا ایسی چیز کا جو خلط محمود پیدا کرے اور منجرات سے اجتناب کرنا اور ہر قسم کے سوء ہضم سے اور جماع سے اور حرکت سے اور سر میں تیل لگانے اور ترش اور تیز اور شور چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا اور ہمیشہ طبیعت کو نرم اور ملین رکھنا اور فصد سر رو کھلوانی کہ جمیع اقسام امراض چشم کو نافع ہے اور جس شخص کی آنکھوں میں آشوب ہو سفید چیز اور شعاع کے دیکھنے سے اجتناب کرے بلکہ اس کے فرش اور بچھاون خواہ چیزیں اس کے گرد میں سیاہ اور سبز ہوں اور ایک کپڑا سیاہ اس کے منہ پر ہر وقت پڑا رہنا چاہیے جب تک مرض ہے سیاہ رنگ کپڑے کا چاہیے اور حالت صحت میں بعد مرض کے آسمانی رنگ مناسب ہے جس گھر میں رمد کا مریض رہتا ہو وہ تاریک اور مظلم ہو اور ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ نیند اس مریض کو جس طرح ممکن ہو آ جائے کہ یہ علاج بہت عمدہ ہے اور سر کے بالوں کی درازی بھی رمد کو مضر ہے لہذا ترشوانا چاہیے ہاں اگر بال اتنے دراز ہوں کہ لٹکتے ہوں اور گردن پر پڑے رہیں ان کا بڑھنا مضر نہیں ہے بلکہ نافع ہے کہ تجفیف رطوبات کی ان کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اپنی غذا کے جذب کرنے میں رطوبات کو خشک کرتے ہیں اگر تمام بدن امتلا سے پاک ہو اور جس خلط سے رمد پیدا ہوا ہے رگوں میں پیوست ہو اور وہ خلط از قسم خون غلیظ کے ہو خصوصاً آخر میں رمد کے استحمام بغرض ترقیق مادہ اور پینا شراب خالص کا کہ مادہ کو بے قرار کر کے نکال دے یہ دونوں باتیں بہت نافع ہیں اور بعد استفراغ خلط کے حمام افضل علاج رمد کا ہے خصوصاً اگر تکمید سے درد میں تسکین پیدا ہوتی ہو کہ اس وقت حمام کا نفع عجیب ہے رمد اور تمام امراض چشم کا ایک علاج کامل یہ بھی ہے کہ تکیہ اونچا ہو اور نیچے تکیہ اور بچھونے سے احتراز کرنا چاہیے اور تیل لگانا مریض آشوب چشم کے سر میں ضرر شدید پیدا کرتا ہے اور اس سے زیادہ مضرت تیل کے ٹپکانے میں ہے اگرچہ روغن گل کان میں ٹپکایا جائے کہ وہ بھی نہایت درجہ مضر ہے اور کبھی رمد میں اس قدر زیادتی پیدا کرتا ہے کہ طبقات چشم میں تنگی پیدا ہوتی ہے اگر مادہ رمد کا کسی عضو سے بطرف آنکھ

اور نہ اس کی کسی قسم کا مزہ ناگوار ہو مثلاً تلخ خواہ ترش یا تیز نہ ہو اور خوب باریک پیسی جائے تاکہ خشونت ظاہری اس کی برطرف ہو جائے اور تا امکان دوائے مسیخ یعنی بے مزہ کو استعمال کرنا بہتر ہے کبھی رمد کے معالجہ میں سعوط سلیق وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے ناک کی طرف اخراج مواد ہو جاتا ہے مگر سعوط کے استعمال میں لحاظ اس کا ضرور ہے کہ ایسے وقت استعمال کریں کہ آنکھ کی طرف جذب مواد کا خوف نہ ہو اور کبھی غرغروں کا استعمال بھی کیا جاتا ہے معالجات نافع سے واسطے رمد کے تکمید نیم گرم پانی سے بذریعہ اسفنج خواہ پشمینہ کے ہے کبھی ایک یا دو مرتبہ کی تکمید علاج رمد میں کافی ہو جاتی ہے کہ پھر اور دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور کبھی دس پانچ مرتبہ تکمید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے رمد کی قوت اور ضعف ہو جس پانی سے تکمید کریں اگر اس میں اکلیل الملک اور حلبہ جوش دیا ہو زیادہ مفید ہوگا کبھی پیشانی پر ضماد روادع کا بھی لگاتے ہیں خصوصاً جس وقت انصباب مادہ کی راہ حجاب خارجی سے ہو یہ روادع مثل پوست بطیخ خاص کر کے یا شیاف مامیثا اور فیلزہرج اور صبر اور تخم گل اور زعفران انزروت اور آب عنب الثعلب اور آب عصی الراعی اور اسی طرح آب برگ عوسج اور سویق شعیر خواہ مکوے خشک اور سفرجل کا اگر فضلہ مواد میں حدت اور رقت زیادہ ہو ایسے لطوخ کا استعمال کریں جو قوت قابضہ زیادہ رکھتا ہو جیسے مازو اور گلنار اور مشک اور ایسے اجزا کی تضمید مجاری نوازل پر کرنی چاہیے کہ ضماد مذکور کی تاثیر عظیم ہے لیکن یہ ادویہ اس وقت مفید ہوں گی جب کہ مادہ حار ہو اور اگر بارد مادہ ہو پھر ایسی دوائیں درکار ہیں جن میں تجفیف اور قبض اور تقویت عضو کی مع کسی قدر تسخین کے ہو جیسے لطوخ زنبق اور کرنب اور بورق کا ضرور ہے کہ آنکھ کا تنقیہ خاص کیچڑ کا دودھ ٹپکا کر کرتے رہیں خواہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ سے اگر کیچڑ کا چھوڑانا بدون مس کرنے اور ہاتھ لگانے کے نہ ہو سکے بہت نرمی سے ہاتھ لگائیں اور کیچڑ چھڑا لیں اور اگر رمد میں شدت ہو ایسی قوی فصد کھولنی چاہیے کہ نوبت غشی کی پہنچ جائے کہ زیادہ خون نکالنے سے فوراً

صحت ہو جاتی ہے اور جب تک ممکن ہو تین روز اول میں شیاف کا استعمال نہ کریں بلکہ جو تدابیر استفراغ اور جذب مواد کے بجانب اطراف مذکور ہو چکے ہیں اور جیسے مکان اور حالات پر مریض کا قیام اور پرہیز تجویز کیا گیا ہے اسی پر تین دن تک اکتفا کریں اور بعد اس کے اگر کوئی شے از قسم شیاف ابیض وغیرہ استعمال کریں کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ اکثر زوال رمد کا اولی تین روز میں فقط انہیں تدبیرات سے ہو جاتا ہے اور زیادہ کلفت معالجہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے ہاں تسکین طبیعت کی اس وقت بلکہ ہر وقت ضرور ہے بلکہ بعد فصد ج بھی جو خلط خون پر غالب ہوا سے بذریعہ اسہال کے اخراج کرنا ضرور ہے اور تکمید کا استعمال قبل تنقیہ کے ہرگز مفید نہیں ہے اسی طرح حمام کا فائدہ بھی منحصر ہے بعد تنقیہ کے بلکہ قبل از تنقیہ کبھی حمام سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ بطرف طبقات چشم کے جذب ہو کر طبقات کو پھاڑ ڈالتا ہے اسی طرح ابتدا میں مکثفات قوی اور ادویہ قابضہ کا بھی استعمال نہ چاہیے کہ طبقہ چشم تکثیف پیدا کر کے تحلل کو منع کریں گے اور درد کی زیادتی ہوگی خصوصاً اگر درد زیادہ ہو اس وقت ہرگز نہ کرنا چاہیے اور جن ادویہ میں قبض کم ہے ان کا استعمال بھی ابتدا میں مفید نہیں ہے اس لئے کہ نزول مادہ کو روک نہیں سکتا اور طبقہ چشم میں تکثیف پیدا کر کے احتقان مادہ طبقات میں کر دیتا ہے گر حسب اتفاق استعمال ایسے ادویہ قابضہ اور مکثفہ کا ابتدا میں کر دیا ہے اس کا تدارک گرم پانی سے تکمید کر کے کرنا چاہیے اور اگر شیاف ابیض کو آب اکلیل الملک میں محلول کر کے استعمال کریں اور اسی پر اقتصار کریں بہت بہتر ہے اس لئے کہ اس سے زیادہ قوی دوا بروقت امتلائے سر کے بیشتر مضر ہوتی ہے ادویہ محللہ سے بھی ابتدا میں زیادہ اجتناب کرنا چاہیے کبھی بعد استعمال ادویہ قابضہ کے خصوصاً اگر ان کے ہمراہ ادویہ مخدرہ بھی ہوں حاجت تقطیر آب شکر اور ماء العسل کی بھی ہوتی ہے اگر اس تقطیر سے مرض میں ہیجان پیدا ہوا اور گرمی آنکھ کی بڑھ جائے ایسی دوا سے تبرید کرنی چاہیے جس میں تکثیف نہ ہو کہ اس سے ہیجان کا تدارک ہو جائے گا

لیکن تبرید سے پہلے کیچڑ کے چھوڑانے کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو اوضر مذکور ہوئی اور اس میں نرمی کالحاظ رہے کہ آنکھ کو ایذا نہ پہنچے اس لئے کہ کیچڑ کے نکالنے سے درد میں تخفیف ہوتی ہے اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دوا کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے کبھی جب درد میں شدت ہوتی ہے حاجت استعمال مخدرات کی پڑتی ہے جیسے عصارہ لفاخ اور کاہو اور خشخاش اور کسی قدر سماق پھر تا امکان ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ استعمال مخدرات کا نہ کیا جائے اور اگر بنظر ضرورت ناچار استعمال مخدرات کیا جائے بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ استعمال کریں اور اگر ہو سکے فقط سپیدہ بیضہ کو جوشاندہ خشخاش میں لت کر کے استعمال کریں اور بیشتر واجب ہوتا ہے کہ اس میں حلبہ بھی شریک کریں تا کہ تسکین درد پر معین ہو بوجہ تحلیل کے کہ اندر آنکھ کے اثر کرے اور تحلیل بھی کرے اور آفت مخدرہ کی زائل کر دے لیکن اگر مادہ رقیق اور حاد ہو اور اکال ہو میرے نزدیک افیون اور مخدرات کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں کہ شفا حاصل ہوتی ہے اور بعد آرام کے کوئی درد بھی پیدا نہیں ہوتا ہے اگر چہ اس کا اعتقاد بھی ضرور ہے کہ چونکہ خاص بصارت کو افیون مضر ہے باین لحاظ اس کا استعمال مکروہ اور ناپسندیدہ ہے باالنہمہ چونکہ درد مادہ اکال سے پیدا ہو اور اس میں تمدید نہ ہو اس کی شفا بہت جلد افیون سے حاصل ہوتی ہے باین لحاظ میں استعمال افیون تجویز کرتا ہوں آنکھ میں بوجہ رمد کے اگر لذع پیدا ہو اس کا علاج دوائے مغری اور تبرید سے او تلطیف سے کرنا چاہیے اور اگر تمدد پیدا ہوا رخا اور تحلیل سے کرنا چاہیے اور ہر ایک قسم کی دوا اپنے مقام خاص میں مذکور ہوگی او تقلیل مادہ کی بھی درصورت تمدد کے کرنی چاہیے جب مرض رمد کا مزمن ہو جائے ماقین کی فصد اور اس شریان کی جو پس گوش ہے کھولنی چاہیے اور جمیع اصحاب اور ارباب نوازل یعنی جن کی آنکھوں میں نزلہ گرتا ہو انہیں بموجب بیان بالا کے اجتناب سر کی تدہین سے اور کان میں بھی تیل کے ٹپکانے سے چاہیے خلاصہ علاج رمد کا یہ ہے کہ جیسے اورام میں پہلے ردع کرتے ہیں بعد اس کے تحلیل کرتے ہیں رمد

باران کا استعمال ان سب صورتوں میں واجب ہے کہ ابتدا معالجہ آنکھ کی سر دضماد لگانے سے کریں جیسے عصارہ بارتنگ اور برگ بید سادہ اور لعابات باردہ اور انہیں ادویہ کی تقطیر بھی آنکھ میں ضرور ہے بعد اس کے سپیدی بیضہ شیر مادہ خر ملا کر و نیز دیگر اور شیافات جنہیں ہم رو ادع میں ذکر کریں گے لیکن اس قدر زیادہ استعمال ان ادویہ کا نہ کریں کہ طبقات چشم میں تکثیف پیدا کریں اور مادہ تحقن ہو جائے اور درد میں شدت پیدا ہو جس میں مادہ رمد کا بذریعہ استفراغ اور جذب اور استعمال رو ادع کے مقہور رہو جائے اور اس میں جنبش پیدا ہو بتدریج استعمال منضجات کا شروع کریں پہلے منضجات کا استعمال رو ادع ملا کر کریں بعد ازاں رو ادع ساقط کر دیں اور خالص منضجات کا استعمال کریں اور پہلے منضج میں نرمی ہو کہ اس میں گلاب او روہ اقسام دودھ کے ملائیں جن میں قوت انضاج کی ہے لعاب اسبغول میں یہ لطف ہے کہ باوجود یکہ رادع ہے منضج بھی ہے اور لعاب بہدانہ میں قوت انضاج کی شدید ہے بہ نسبت لعاب اسبغول کے اور آب حلبہ کا انضاج بہت جید ہے اور مسکن وجع بھی ہے اور اسی سے ابتدا منضج کی کرنی چاہیے اور اس میں جذب کی قوت نہیں ہے اور اگر احتیاج تغلیظ مادہ کی ہو اس وقت لعابات مذکورہ کا استعمال کریں اور تبرید کی احتیاج ہو تو عصارات سے کریں ایک درخت جس کو عربی میں غرب کہتے ہیں اور یونانی میں اطاطا اور طاطاس اور فارسی میں دش کہتے ہیں اس کے پھول اور برگ کا عصارہ ابتدائے رمد حار اور نیز زمانہ انتہا میں نہایت درجہ مجرب ہے او بالخاصیت اس مرض کے ازالہ میں بہت مناسب ہے کبھی ان عصارات کو نکال کر بستہ کر کے رکھ لیتے ہیں بعدہ بہرمندی ایسے امراض میں ایسے اجزا سے ہوتی ہے کہ طبیخ اکلیل الملک کہ اس میں انزروت ابیض گھول دی جائے خصوصاً اگر اس کو شیر دختران اور شیر مادہ خر میں پرورده کریں جب ـــــ کا انحطاط شروع ہو استعمال ایسے محللات کا زیادہ کریں جو اقوی ہوں مثلا انزروت کو آب حلبہ اور رازیانہ میں ملا کر استعمال کریں اور تکمید ایسے پانی سے کریں

جس میں زعفران اور مرکو طبخ کیا ہو اور اگر دماغ کا تنقیہ ہو جائے حمام کا بھی استعمال
کریں اور بعد غذائے قلیل کے چند ساعت ٹھہر کے تھوڑی سی شرابِ خالص کہنہ پلائیں
پھر اگر آب گرم سے نہائے خواہ بھپارہ لے بہت نافع ہوگا اور جو شیافات کہ قرابادین
میں خاص اسی قسم کے مذکور ہیں ان کا بھی استعمال کریں جن کا استعمال انحطاط رمد اور
زمانہ آخر میں تجویز کیا گیا ہے اگر مادہ دموی ہو بعد فصد کے حجامت بھی کرنی چاہیے
اور ہمیشہ اطراف کی مالش اس مرض میں بہ نسبت دیگر امراض کے کرنی چاہیے اور اول
مرض میں عصارات مذکورہ بالا کو استعمال کر کے بعد ازاں آب لعاب حبر کی آمیزش
کرنی چاہیے بعد اس کے روئی کو منفتح میں بھگو کر اور مخلوط کر کے استعمال کریں کبھی اس
میں افیون کی شرکت بھی ضرور ہوتی ہے جس وقت درد میں شدت ہو اگر مادہ صفراوی
ہو بعد فصد کے استفراغ خلط صفرا کا کرنا چاہیے اور آب شیریں سے غسل کرائیں
بیشتر آب سرد شیریں سر پر گرانا اور آنکھ پر بھی موافق ہوتا ہے اور سرد پانی میں سرکہ ملا
کر منہ دھونا نافع ہوتا ہے اول رمد صفراوی میں استعمال قابضات پر جرات کرنا بشرطیکہ
حد افراط کو نہ پہنچے واجب ہے اور شیافات قابضہ عصارات باردہ میں محلول کر کے بھی
استعمال کریں حمرہ بھی رمد صفراوی میں داخل ہے لہذا واجب ہے کہ بعد استفراغ کے
حقنہ اور مسہلات سے تدبیر کریں خواہ پوست انار کے ضماد سے جو آتش نرم میں جوش دیا
گیا ہو اور میتنج کے ہمراہ پیسا ہوا خواہ شہد ملا کر تکمید حمرہ کی اسفنج حار سے اور تضمید آرد
گندم کی اور کرسنہ سے جو شراب العسل میں خواہ اصل السوس کوفتہ میں بنایا جائے نافع
ہے واجب ہے کہ ہمیشہ تا زوال مرض دودھ سے آنکھیں دھوئی جائیں اور تبرید اور
ترطیب میں کوشش کی جائے لیکن فقط تبرید پر اقتصار کرنے سے صحت میں دیر اور مادہ
میں تبلید اور کندی پیدا ہوتی ہے جب مرض حمرہ دور ہو جائے اور جراحت باقی رہ
جائے زردی بیضہ کو بریان کر کے ہمراہ زعفران اور شہد وغیرہ دیگر ادویہ مذکورہ قرابادین
میں واسطے حمرہ کے ان کا ضماد کرنا چاہیے فقط علاج رمد بارد کا جو رمد مادہ بارد سے پیدا ہو

ضرورت ہوتی ہے جو ایسی دواؤں سے مرکب ہوں اور مامیثا اور حضض اور صبر وغیرہ منجملہ مجربات کے زردی بیضہ ہمراہ چربی ریچھ کے مثل مرہم کے بنا کر ایک پارچہ کو آلودہ کر کے آنکھ پر رکھیں اسی طرح گل سرخ دوشاب انگور میں بھگو کر بعد ازاں گرم کر کے ہمراہ زردی بیضہ کے آنکھ پر رکھنی چاہیے جب درد میں شدت ہو زعفران دودھ میں پیس کر اور آب برگ کشنیز ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں درد بیخ میں نہایت پسندیدہ یہ ہے کہ خارج کے علاجات سے مشغول ہوں او تین روز پہلے فقط آنکھ میں دودھ کی تقطیر پر اقتصار کرتے ہیں اگر حال مریض اور وقت اس کا متحمل ہو کحال کے تجربہ میں ایک دوائے مجرب درد بیخ کے مرض میں وجع متقرح کے واسطے یہ ہے کہ انزروت اور زعفران اور شیاف مامیثا اور ابیون کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی احتیاج مالش کی آب مکو سے ہوتی ہے اور کبھی حاجت مر اور زعفران کے مالش کی ہوتی ہے رمد ریحی کا علاج رمد ریحی کا علاج طلا اور تکمید باجرہ سے کرنی زیادہ نافع ہے کبھی جن لوگوں کو مخاطرہ وجع شدید کا ایسا ہوتا ہے کہ خوف زائد ہو ان کے واسطے استعمال مخدرات کا بھی کیا جاتا ہے اور جرات اور جسارت کی جاتی ہے اور اس تدبیر سے اگرچہ فی الفور درد میں تسکین ہو جاتی ہے مگر تھوڑی دیر تک اس قدر ہیجان درد میں ہوتا ہے کہ پہلے اس قدر نہ تھا اس لئے کہ مخدرات منع حرکت ریاح کرتے ہیں اسی واسطے طبیب کو واجب ہے کہ محللات لطیفہ سے علاج کرے فصل آٹھویں مختصر کلام ادویہ رمد کے بیان میں شیاف ابیض مغری او رمبرد اور مسکن وجع ہے اور خلط لذع کی اصلاح کرتا ہے اور کبھی اس میں افیون بھی شریک کرتے ہیں پھر درد کے سکون میں زیادہ تجویز ہوتا ہے لیکن کبھی بصارت کو مضر ہوتا ہے اور مرض میں طول پیدا کرتا ہے بسبب تخدیر اور خام کر دینے مادہ کے ایسے شیاف ابیض کے قائم مقام قرص دردی ہے کہ وہ بھی عظیم النفع ہے التہاب اور وجع کو اور اس کے دو نسخہ ہیں جو بنام قرص درد صغیر اور کبیر قرابادین میں مذکور ہیں ایضاً قرابادین میں بہت سے نسخے قرص کے اور شیافات کے ازیں قبیل مذکور ہیں اور جدول

عین میں ادویہ مفردہ کے رادعات کو تلاش کرو جیسے مرداسنج اور کثیرا اور حضض اور درد اور اثمد یعنی سرمہ اصفہانی اقاقیا مامیثا صندل عفص گل مختوم اور جمیع عصارات اور گوند جمیع اقسام کے علاوہ ان کے اور ادویہ مفردہ جو مواد غلیظہ کو خاص مفید ہیں جیسے مرزعفران اور کندر اور سنبل اور جند بیدستر اور تھوڑا سانحاس احمر اور صبر خاص کر کے حماما اور بارہ سنگھا جلایا ہوا اور قرص بھی ان کا اندازہ اور مقدار کہ گرم اور سرد سے کس قدر آمیزش کرنی چاہیے متعلق بہ حدس صناعی ہے اور قواعد حزینہ میں داخل ہے ایضاً بعض رادعات مجرب سے بروقت شدت وجع اور مادہ غلیظ کے جیسے سیاہی اور روشنائی اسالفہ کی ہمراہ شہد خالص کے ہے اور آب حلبہ ماقین میں ڈال کر آنکھ کو کج کرتے ہیں اور مرکبات میں سے شیاف اسطقطیقان اور شیاف احمر لین اور شادنج اکبر اقراص بزور منجملہ ان مرکبات کے بہت عمدہ ہے اور زیادہ نافع ہے مقالہ دوسرا باقی امراض مقلہ کے بیان میں اور اکثر یہ امراض ترکیبی اور اتصالی ہیں اور اس مقالہ میں چند فصلیں ہیں فصل اول لفاخات کے بیان میں کبھی لفاخات مالی بعض قشور قرینہ میں پیدا ہوتے ہیں یعنی قرینہ کے چار طبقہ خواہ تین طبقہ جو اوپر مذکور ہو چکے ان میں سے یہ مائیت دو طبقہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس رطوبت کا مقام تو لدضرور مختلف ہوتا ہے پھر جتنی زیادہ بطرف اندرون کے گھسی ہو گی اسی قدر ردی اور بد ہو گی اور کمی بیشی مقدار اس رطوبت کی بھی مختلف ہوتی ہے اور بنظر لیف کے بھی اس میں اختلاف ہوتا ہے اور باعتبار کیفیت اور رنگ اور قوام اور شیریں ہونے اور حدت کے بھی یہ رطوبت مختلف ہوتی ہے جو رطوبت پہلے طبقہ میں طبقات اربعہ قرینہ کے ہو ردی اور سیاہ ہوتی ہے اس لئے کہ یہ رطوبت بصر کو عائق اور مانع ادراک غیبیہ سے نہیں ہوتی اور جو غائر اور اندر کی طرف زیادہ فرورفتہ ہو اس میں چونکہ تشفیف شعاع نہیں ہوتی یعنی شعاع بصر کو شفاف ہو جانے سے باز رکھتی ہے لہذا مانع ادراک مبصرات ہوتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سفید دکھلائی دیتا ہے اور مقدار میں جس رطوبت کی کثرت ہو اور اس کی مائیت میں

محفوظ رہے اور چیخنے اور چلانے سے پرہیز کرے اور بقدر امکان پیاسا نہ رہے اور حمام
میں بدون نضج مادہ مرض کے داخل نہ ہو اور اگر داخل ہو تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے عمدہ
تدابیرات اس وقت یہی ہے کہ سر کا تنقیہ استفراغ جاذب سے کیا کریں کہ مادہ کو
بطرف اسفل کے جذب کریں اسی طرح سے حجامت ساق کرنی اور فصد صافن کی بھی
مفید ہے اور چوتھے روز ہمیشہ اسہال کے ذریعہ سے مادہ کا اخراج کرنا کہ جس سے
فضلہ گرم اور رقیق برآمد ہو مطبوخ سے خواہ جوشاندہ سے کرنا چاہیے اور اگر ہمراہ قرحہ
کے رمد بھی ہو پہلے استفراغ مذکور سے علاج رمد کا اسی طور پر کریں جو فصل رمد میں مذکور
ہو چکا اور اس میں دوائیں ایسی مستعمل ہوں جو دو صفت کی ہوں تسکین وجع کی بھی
کریں اور اندمال قرحہ کے واسطے بھی مفید ہوں جیسے شیاف نشاستہ اور شیاف کندر اور
شیاف استیداج کا اور عورت کا دودھ آنکھ میں ٹپکائیں اگر اس وقت سیلان خلط کا ہو
انہیں ادویہ میں وہ دوا شریک کریں جو مانع سیلان ہو خلاصہ یہ ہے کہ قانون اختیار دوا کا
یہ ہے کہ جو شے تجفیف بدون لذع کے پیدا کرے وہی اختیار کریں اگر بروقت شدت
حرارت کے شیاف شادنج لین کا استعمال کریں خواہ شیاف کندری کا استعمال کریں
نافع ہوگا منجملہ شیاف نافع کے شیاف بقالیون اور فربیس ہے اور اگر سیلان بھی ہو شیاف
ماذرقوس ماروسوس کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر سیلان مع حدل ہو شیاف سائر بالوں کا
استعمال کریں اور اگر حدت نہ ہو اس وقت مرونا ردین کا شیاف مفید ہوتا ہے اور اگر
قورح میں چرک پیدا ہوا ہو شراب عسل سے خواہ آب حلبہ سے پاک کرنا چاہیے کہ
اس میں کوئی شیاف ان شیافات مذکورہ سے بھی شریک ہو خواہ لعاب بزرکتان خواہ شیر
زنان سے اس چرک کو صاف کر دینا چاہیے اور اگر تاکل مادہ میں زیادہ ہو باضطرار
طرخماطیقون کا استعمال کرنا چاہیے جب قرحہ چرک سے پاک ہو جائے ایسے مجففات
سے علاج کریں گے جس میں لذع نہ ہو جیسے شیاف کندر اور یا کندر خود اونشاستہ اور
سپیدہ اور قلعی سوختہ جو مغسول ہو اور ہم وزن اس کے شادنج بھی ملانی چاہیے صفت

اوہاں تحلیل مادہ کی دماغ سے کرکے آنکھ کی طرف اسی مادہ تحلیل یافتہ کو پہنچاتے ہیں اور جو چیز اس میں بہتی ہوتی ہے وہ بھی اس کی طرف کرلاتے ہیں اور بعض ان میں سے تکثیف مسام تحلل پیدا کرکے چونکہ تحلل پیدا نہیں ہوتا لہذا اطراف دماغ کی طرف سیلان مواد مذکورہ کا کرتے ہیں اور غذا کا بعید الکیموس ہونا واجب ہے اور معتدل باردرطب ہوں اور سب تدابیر اسی طرح کے جاری رہیں جب تک یہ مرض بصورت ثمر اور دانہ کے ہے نضج مادہ کا کریں گے اور علاج قروح کا کریں جب قرحہ پڑ جائے پہلے اس پر اضمدہ قابضہ کا استعمال مع ادہیہ جالبہ کے کریں گے جیسے سفرجل اور عدس جو شہد میں پکائے جائیں خواہ انار کے بیج اور زیتون زردی بیضہ اور زعفران خواہ انار کو تھوڑی سرکہ میں خواہ آب انگور میں مہرا کریں اور اس کے بعد ضماد تیار کریں اگر احتمال آنکھ میں دوا ٹپکانے کا ہو ہمراہ نشاستہ وغیرہ کے جب شگاف پیدا ہو جائے علاج خرق کا جو مخصوص ہے کیا جائے قسم نملی کا علاج مانعات قابضہ سے کیا جاتا ہے اور تکمید سرکہ سے اور پانی سے اور شراب اور مازو سے خواہ پانی میں گل سرخ کو جوش دے کر اور قلعی سوختہ اور قیمولیا اور گل مختوم اور سپیدہ مستعمل ہوتا ہے سرمہ جو ایسے وقت مفید ہے اس میں سے ایک نسخہ یہ ہے مازو دو حصہ سرمہ دس حصہ اور شیاف قابض بھی اکتحال کرتے ہیں منجملہ ان چیزوں کے جو اس وقت نافع ہیں عصارہ برگ زیتون عصارہ عصی الراعی ادویہ مفردہ قابضہ میں سے گل سرخ سنبل اور رصاص سوختہ اور قیمولیا گل مختوم سپیدہ سرمہ میں یہ سرمہ بہتر ہے مازو دو جزو سرمہ سیاہ دس جزو شیافات میں شفاف حیون اور افرابیوں اور یاروطیون اور دیالیاس اور شیاف غربی اور اس سے قوی اور زیادہ مفید شیاف بریطوس ہے عام قاعدہ یہ ہے کہ جب آنکھ میں کسی شیاف کی تقطیر کریں پٹی باندھیں اور چت لٹائیں نسخہ شیاف جو نہایت قوی ہے مادمسک جس میں تانبا صاف کرتے ہیں اور زعفران کثیر سپدی بیضہ مرغ میں اسی مرغ کے جس نے اسی دن بیضہ دیا ہو گوندھیں اور کبھی اس دوا میں جھریانی بھی شریک کرتے ہیں شیاف

جید اس کا نام شیاف ماذریون ہے اور جمیع انواع ثبور چشم میں فائدہ مند ہے سرمہ سوختہ مغسول چار مثقال سپیدہ سوختہ مغسول چھ مثقال جعدہ دو مثقال اقلیمیا محرق مغسول آٹھ مثقال اقاقیا زرد بیس مثقال جند بیدستر چھ مثقال صبر چھ مثقال صمغ عربی بیس مثقال آب باراں میں پیس کر خشک کر کے رکھ چھوڑیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت قرحہ اونچا اور بلند ہونے لگے آنکھ میں پٹی ہر وقت بندھی رہے اور چپ لیٹنے کا التزام رہے جس قسم کا نام مسماری ہے اس کا علاج کچھ نہیں ہے بعض لوگ بانظر حس کے وہ قرنونی جو مور سرج میں پیدا ہوتی ہے اسے قطع کر ڈالتے ہیں اور صواب رائے یہ ہے کہ اسے کاٹنا نہ چاہیے اور نہ کسی طرح حرکت دینی چاہیے کہ اکثر انصباب مواد کا پیدا ہوتا ہے اور آنکھ میں اس مادہ کو منتقل کرتا ہے فصل چوتھی ثبور چشم کے بیان میں جو دانہ قرنیہ پر ہوگا مائل بسپیدی ہوگا اور جو دانہ ملتحمہ پر ہوتا ہے مائل بسرخی علاج یہ ہے کہ فصد کھول کر آنکھ میں خون کی تقطیر کریں جیسے ہم باب طرفہ میں بیان کریں گے اور تضمید آنکھ کی صوف کو سپیدی بیضہ میں جو شراب میں لت کی ہو اور روغن گل بھی اس میں شریک ہو ٹپکائیں اور دودھ میں تخم مرو بھگو کر استعمال کرتے ہیں اور شیاف ابیار اور شیاف حنافیون کا استعمال کریں فصل پانچویں مدہ کے بیان میں جو صفاق کے نیچے ہو یہ مدہ قرینہ کے نیچے تحبس ہوتا ہے کبھی عمق میں اور کبھی قریب اس کے اس وقت موضع قرینہ کا مشابہ ناخونہ کے ہوتا ہے اور اگر اس پردہ کے ہمراہ شطیہ یعنی کنارہ کو بھی سڑا دے اس مرض کا نام اس وقت قلطاان رکھا جاتا ہے علاج فولس اختیاطی حکیم کہتا ہے کہ اس کا علاج شراب عسل اور عصارہ حلبہ سے کرنا چاہیے اگر مزمن ہو جائے اور غلیظ ہو اور شیاف کندر ہمراہ زعفران اور ابیار کے استعمال کریں خواہ تفتیح ان کی اکلیل الملک اور لعاب تخم کتان اور رتب تازہ سے جو مطبوخ ہوں بشرطیکہ رمد مانع استعمال ادویہ مذکورہ کا نہ ہو اور تنقیہ مدہ کا بمثل شیاف مر اور شاہترہ کے کرنا چاہیے اور اگر قرحہ نہ ہو اس شیاف کو استعمال کرو نسخہ قلقدیس زعفران مکد ایک اوقیہ مرمکی ڈیڑھ درہم شہد

ہمراہ اکثر ہوتا ہے اور کبھی خراج بطور دانہ کے ہو اس کا مادہ جمع ہو کر پھوٹ جاتا ہے اور پھوٹ جانے کے بعد اکثر ناسور پڑ جاتا ہے اور دونوں قسم کے خراج یعنی ناسور ہو یا نہ ہو اس بات میں شریک ہوتے ہیں کہ چھونے سے ملتے ہیں اور دبانے سے چھپ جاتے ہیں اور جب ہاتھ اٹھا لیں پھر اونچا ہو جاتا ہے کبھی جو ہر اور جرم اس دانہ کا اور اس کی فزونی اندر کی طرف ہوتی ہے مگر اس پر خارش اور کھجلی دلالت کرتی ہے اور کبھی اس قدر اندر کی طرف غائر ہوتا ہے کہ جب زور سے دبائیں تب ہاتھ کے نیچے اس کا جرم محسوس ہوتا ہے غرب اس ناسور کو کہتے ہیں کہ آنکھ کے کویہ میں پیدا ہوتا ہے اور اندرونی کویہ میں ہوتا ہے اور اکثر اس ناسور کی پیدائش بعد خراج اور دانہ کے ہوتی ہے جو مقام مذکور میں ظاہر ہوتا ہے او شگافتہ ہو کر ناسور پڑ جاتا ہے اس خراج کا نام قبل شگافتہ ہونے کے اَخیلوس ہے اور چونکہ یہ عضو رقیق الجوہر ہے اور اس کا اندرونی جوہر باہر سے دریافت ہوتا ہے جیسے وہ بلندی جو ناک کی ہڈی کے قریب نظر آتی ہے اور محسوس ہوتی ہے اور وہ بطرف مقلہ کے معلوم ہوتی ہے جب اس خراج میں انفجار پیدا ہوتا ہے پھر اسی طرح رہتا ہے او التیام اس کا اور بھر جانا اس ناسور کا دشوار ہوتا ہے اس لئے کہ عضو مخصوص تر ہے اور باوجود رطوبت کے ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے اور اسی وجہ سے ناسور بھی پیدا ہوتا ہے کبھی شگافتہ ہونا اس کا باہر کی جانب داہنے اور بائیں طرف ہوتا ہے اور کبھی اندر کی طرف اور کبھی دونوں طرف اور کبھی اس کا پھوٹنا ناک کے اندر ہوتا ہے اور مواد اس کا ناک میں بہتا ہے اور کبھی اس ناسور کے ریم کی خباثت استخوان تک پہنچتی ہے اور ہڈی کو بھی فاسد کرتا ہے اور سیاہ کر کے سڑا دیتا ہے اور غضروف جفن کو بھی فاسد کر دیتا ہے اور آنکھ میں اس ناسور کا مدہ اور ریم بھرا رہتا ہے دبانے سے نکل آتا ہے علاج غرب ورم مزمن ہے اور جو نیا ہو اس کے علاج میں سبک تدبیر کافی ہے اور ادویہ سہل سے علاج کرنا چاہیے جیسے آئندہ ہم ذکر کریں گے غرب مزمن کا علاج واقعی یہ ہے کہ داغ دیں اس طرح پر جو ہم بیان کریں گے خواہ اور کوئی

استعمال کریں خواہ بعد عظیم ہونے کے بہر حال اندمال پیدا کرے گا اور گوشت کی اصلاح کرتا ہے مگر رکھنے کے ساتھ ہی ایک لذع پیدا کرتا ہے اور پھر جب تھوڑی دیر گزر گئی کسی طرح کی لذع نہیں ہوتی جب یہ ورم غرب ہو جائے اور ناسور محسوس ہو اس وقت کے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے تنقیہ کریں بعد ازاں علاج کریں منجملہ ان ادویہ کے جو تنقیہ غرب کا کرتی ہیں یہ ہے کہ دونوں ریشہ جو تے ہوتے ہیں اندر کی طرف خصوصاً وہ ریشہ جو قریب جڑ کے ہوتا ہے اور کسی قدر موٹا بھی ہوتا ہے اسے عسل میں ڈبو کر غرب میں استعمال کریں کہ یہ تنقیہ غرب کا کر دے گا اس کے بعد مقام خاص کو اسفنج سے دھوئیں ماء العسل میں بھگو کر اور اکثر بعد اس تدبیر کے خشک ریشہ قصب کو غرب میں رکھنا بدون آمیزش دوا کے بھی کافی ہوتا ہے غرب کے علاج میں شیاف مامیثا بھی ہے اور زعفران ہمراہ آب طرخشقوق کے اور ہر وقت دوا کو بدلتے رہیں منجملہ انہیں ادویہ مجربہ غرب کے یہ ہے کہ حلزون یعنی گھونگھے کو پیس کر اس میں مر اور صبر ملا کر استعمال کریں مگر یہ دوا بعد دانہ ابھرنے کے مفید ہے جب تک مادہ مجتمع نہ ہونے پائے خواہ جس وقت قرحہ پڑ جائے اس وقت بھی نافع ہوتی ہے از انجملہ چلپاسہ سوختہ زعفران طلخشقوق یا بس آب ساق جو دھوپ کھا چکا ہے اور عجیب النفع دوا ہے کہ برگ سداب آب انار کے ہمراہ غرب پر رکھیں خاص فائدہ اس کا یہ ہے کہ بقیہ اثر فاحش کو نہیں چھوڑتا ہے اور زائل کر دیتا ہے مگر اس دوا کے لذع او گزندگی سے خوف نہ کریں خراج غرب کو یہ ضماد بھی توڑ دیتا ہے اگر خارج میں ہو روٹی اور تخم مرد اور کند ہمراہ شیر زنان کے خواہ زعفران آب جرجیر کے ہمراہ خواہ مرکی میں تین جزو صمغ عربی مرارہ گاؤ میں بھگو کر غرب پر چپکا دیں اور جب تک اچھا نہ ہو دوا کو نہ ہلائیں اور نہ چھوڑائیں منجملہ ادویہ غرب کے یہ ہے کہ ایک فتیلہ زنجار کا بنائی جو کندر اور اشق سے تیار کیا جائے اہل ہند کا تجربہ ہے کہ مونگ چبا کر غرب پر رکھنے سے ناسور بند ہو جاتا ہے اور بعض اطبائے ہند کہتے ہیں کہ تہا مرکی بھی غرب کو دور کر دیتا ہے اگر غرب پر رکھا

رہے اور منجملہ ذرور مجرب کے یہ ہے کہ ایک جزو عروق صفر تین جزو نانخواہ ملا کر پیسیں اور غرب پر چھڑکیں ایضاً دوائے مرکب برادہ نحاس اور شب اور نوصادر نافع ہے اور نجات مرض سے دیتی ہے بہت مفید دوا یہ ہے زاج اور صبر انزروت قشور کندر سوختہ ماميثا ہم وزن لے کر کو یہ میں رکھیں اور تنہا صبر ہمراہ نشار کندر کے بھی نافع ہے اور قرابا دین میں جو خاص ادویہ مذکور ہیں انہیں بھی خیال کر کے جو مناسب ہوں استعمال کریں خصوصاً دوائے سبز جو حاد ہے اور ادویہ مفردہ میں جو ادویہ مخصوص کتاب دوم کے الواح میں درج ہیں وہ بھی قابل غور کے ہیں جب یہ مقدار غرب کی بہت بڑھ جائے اور دوا سے فائدہ مترتب نہ ہو چاک کرنا ضرور ہے اور اندر کا گوشت جس قدر بے جان اور مردہ ہو گیا ہے اسے نکال ڈالنا چاہیے اگر ہڈی تک یہ گوشت مردہ پہنچ گیا ہے بعد اس تدبیر کے تین طرح پر تدبیر کرنا چاہیے اگر ہڈی صحیح ہو اور کسی رطخ کی آفت ہڈی کو نہ پہنچی ہو سیاہی جو ہڈی پر ہو اسے چھیل ڈالیں بشرطیکہ سیاہی ظاہر ہو اور کوئی دوائے مدمل رکھ کر بندش کر دیں اور ایک زمانہ تک دستور بندھی رہنے دیں اور اگر اس سے زیادہ دشواری ہو داغ دینا چاہیے اور بیشتر احتیاج اس کی ہوتی ہے کہ فاسد گوشت میں سوراخ کر کے داغ لگاتے ہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ داغ کا اثر اندر تک بخوبی پہنچے جہاں تک حوبہ ہے یعنی وہ بلندی استخوان کی جو ناک کی طرف معلوم ہوتی ہے اور ایسی درست تدبیر سے داغ کا اثر پہنچے کہ نہ بطرف بینی کے مائل ہو نہ بطرف آنکھ کے پہنچ کر ملتحمہ تک شامل ہو بلکہ بطرف ناک کے اندر کی جانب اثر پہنچے تا کہ اگر ایک سوراخ خواہ چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کریں اور وار پار سوراخ ہو جائیں اور خون جاری ہو کر منہ اور ناک تک پہنچے اس وقت داغ بطور کامل لگائیں گے اور اس کی احتیاط رہے گی کہ مقلہ تک کسی طرح کا اثر نہ پہنچے بلکہ پہلے مقلہ کو مضبوط ڈوری سے باندھ کر اور بندش میں احتیاط بالغ کر کے پھر داغ لگائیں گے اور داغ کے بعد ذرور ادویہ معلومہ سے کریں گے اور پٹی باندھیں گے کبھی سوراخ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یونہیں

داغ دیتے ہیں اور جب تک ممکن ہو اسی پر اقتصار کرنا اولی ہے دوا مخصوص باامراض سر ایسے وقت ادویہ جیدہ سے تجویز کریں یہ بھی واجب ہے کہ بعد داغ لگانے کے جب دوا کو بطور ذرور کے استعمال کریں خاص آنکھ پر اسفنج سرد پانی میں بھگو کر رکھ دیں خواہ آٹا گوندھا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہو آنکھ پر رکھیں تاکہ اثر دوا کا آنکھ تک نہ پہنچے اور جب تک اسفنج خواہ آٹا گرم ہو جائے اور دوسرا بدلیں فصل آٹھویں زیادتی گوشت کو یہ کی اور نقصان اسی گوشت کا بیان آنکھ کے کو یہ کا گوشت کبھی اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مانع ابصار ہوتا ہے اور کبھی اس قدر کم ہو جاتا ہے کہ آنسو کو روک نہیں سکتا ہے اکثر کمی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیب ظفر چشم یعنی ناخونہ کے کاٹنے میں خطا کر کے جرم گوشت کو بھی کاٹ ڈالتا ہے گوشت کی زیادتی کا علاج ایسی ادویہ سے کریں جو تھوڑا گوشت جدا کرتی ہیں اور گھٹاتے گھٹاتے سب زیادتی دور کریں اور استیصال مادہ زائد کا دفع نہ کرنا چاہیے کہ اس میں خطرہ زیادہ ہے کہ دمعہ پیدا ہو گا اور اگر نقصان اس گوشت میں بوجہ قطع ظفرہ وغیرہ کے پیدا ہوا ہو اس کا علاج کچھ نہیں ہے اور اگر کسی اور وجہ سے نقصان پیدا ہوا ہو بیشتر اس کا معالجہ ممکن ہوتا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم سے اس کا علاج کریں مگر وہ دوائیں ایسی ہوں کہ ان میں قوت قبض کی اور تجفیف کی ہو جیسے وہ ادویہ جو مامیثا اور زعفران اور صبر اور شراب سے بنائی جائیں خواہ جو ادویہ صبر اور ایسی دوا جوش دیں کہ قوت قابضہ رکھتی ہو فصل نویں آنکھ کی سپیدی کے بیان میں آنکھ کی سپیدی کی ایک قسم رقیق ہے جو سطح خارج میں پڑتی ہے اس کا نام غمام ہے اور ایک قسم کی سپیدی جس کا نام بیاض ہے وہ غلیظ ہوتی ہے اور یہ قسمیں اندمال سے کسی قرحہ کے خواہ کسی چھالہ کے پیدا ہوتی ہیں یعنی چھالہ ج وقت شگافتہ ہو کر مندمل ہوتا ہے اس سے یہی سپیدی پیدا ہوتی ہے علاج رقیق اور پتلی سپیدی کا خواہ جو سپیدی نرم اجسام میں پیدا ہو اس کے علاج میں ہمیشہ بخارات آب گرم سے تبخیر کرنی چاہیے اور اس کے بعد لحس یعنے چاٹنے کا استعمال کرنا چاہیے کبھی اسی قسم کو عصارہ شقائق نعمان اور عصارہ

قطور یوں دقیق اور بھی یہ اجزا نافع ہیں ہلدی ایک حصہ اجرائن تین حصہ اس سے ذرور تیار کریں اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ انزروت شکر طبرزد زبد البحر زرد بورہ ارمنی سب کو ملا کر بطور سرمہ کے باریک پیسیں اور لگائیں ایسی ہی قسم کو کحل اسطر ماخون اور کحل ایار قوی او اسطعطیقان اور طرطماطیقون بھی مفید ہے جو سپیدی مزمن اور غلیظ ہو خواہ ابدان غلیظہ میں پیدا ہو اس کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے سپیدی کے نرم کرنے میں اہتمام کریں کہ تبخیرات اور استحمام بکثرت کرائیں انہیں طریقوں سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور جن شیافات کا استعمال ہو پہلے انہیں آب وجع ترکی اور آب ملح اندرانی محلول میں بھگو لیں اور حمام میں جب خوب نرمی دواؤں مذکور میں آ جائے اس وقت ادویہ مذکورہ کو لگائیں اگر حمام میں ان دواؤں کا لگانا کچھ فائدہ نہ کرے قطران اور نحاس مطرق سے شیاف بنا کر استعمال کریں ایضا شیافات بارہ سنگھا خواہ شیاف ریچھ کے فضلہ کا تنہا خواہ ہمراہ مسحوقونیا اور نحاس محرق کے یا ہمراہ ملح اندرانی سوختہ کے اس سے زیادہ قوی پنچیال کنجشک ہمراہ شدہ کے خواہ شہد اور مینگنی سام ابرص صبح کے وقت اور شام کے وقت لگائیں قوت اور ضعف میں معتدل یہ دوا ہے کہ شیخ سوختہ کو ہم سرطان بحری کے اور اقلیمیائے ذہبی کے استعمال کریں اگر سپیدی اندر کی طرف گھسی ہوئی ہو مامیران اور شیخ اور مرمکی اور سیاہ ریچھ کی مینگنی اور دوائے مقناطیس جو باب ظفرہ میں مذکور ہے اس کا استعمال کریں کبھی استعمال اصباغ کا ہمراہ صبغ بیاض ک ہوتا ہے ازانجملہ یہ ہے کہ انار کی کلی جو خود بخود گر پڑتی ہے اور چھوٹی ہوتی ہے اور اقاقیا اور قلقدیس اور صمغ عفی مکد ایک اوقیہ اثمد عفص مکد تین درہم پانی میں بھگو کر استعمال کریں اور اگر انار کی کلی نہ ملے انار کا چھلکا اس کی جگہ خواہ اس کے بیج کا استعمال کریں خواہ وہ چھلکہ جو انا کے بیجوں میں ہوتا ہے ایضا مازو اقاقیا مکد دو درہم قلقدیس ایک درہم اسی سے صبغ تیار کریں منجملہ اصباغ کے ایک یہ سرمہ بھی ہے نسخہ قلعی سوختہ مغسول زعفران صمغ عربی مکد دو مثقال خاکستر اس گھریا کی جس میں تانبا پگھلایا جاتا ہے اور اس خاکستر کو آب

باران سے دھولیں دو مثقال توبال نحاس مغسول نصف مثقال اس سے سرمہ بنا کر استعمال کریں ایک اور سرمہ بہت عمدہ ہے نسخہ قلقطار مازو ے سبز مکد چار مثقال پانی میں گھول کر چند مرتبہ استعمال کریں نسخہ مازو اقاقیا مکد ایک حصہ قلقند نصف جزو آب شقائق نعمان میں پیس کر استعمال کریں اسی طرح پشک کبوتر اور کنجشک بھی مفید ہے

فصل دسویں سبل کے بیان میں سبل ایک جھلی ہے جو آنکھ میں بوجہ پھولنے ظاہری رگوں کے سطح ملتحمہ اور قرنیہ میں بوجہ بافتہ ہونے ایک شے کے درمیان رگوں اور سطوح کے مثل دخان کے پیدا ہوتی ہے اور سبب اس کے تولد کا انہیں رگوں کا امتلا ہوتا ہے خواہ کچھ مادہ غشاء ظاہری سے بطرف ان رگوں کے بہ کر آتا ہے یا غشاء باطنی سے وہ مادہ ان رگوں میں پہنچتا ہے اور وہاں سے مادہ کا آنا بوجہ امتلائے سر کے ہوتا ہے اور آنکھ میں چونکہ ضعف ہوتا ہے لہذا ضعیف عضو پر گرتا ہے کبھی اسی جھلی سے جس کو سبل کہتے ہیں ایک قسم کی کھجلی اور دمعہ اور غشاوہ عارض ہوتا ہے اور دھوپ کی روشنی سے ایذا اور چراغ کی ضو سے گزند پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے ضعف بصر بھی پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اذیت اور قلق میں گرفتار رہے ہر ایک چیز کا تحمل اسے ایذا دیتا ہے کبھی جس آنکھ میں بیماری سبل کی ہوتی ہے وہ آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور جوف حدقہ کا سمٹ جاتا ہے سبل انہیں امراض میں سے ہے جو متوارث اور متعدی ہیں علامات جس سبل کا مبدا وہ حجاب خارجی ہے جس کا مکرر رہم ذکر کر چکے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ خارجی رگوں میں پری اور چہرہ میں سرخی اور صدغین میں ضربان شدید اور قرنیہ کی رگوں میں ضربان ہوگا اور جس سبل کا مبدا خارجی حجاب کے سوا اور چیز ہے اس کی علامت یہ ہے کہ علامات مذکورۃ الصدر نہ پائی جائیں جیسا قانون عام میں مذکور ہو چکا یعنی حجاب داخلی اور خارجی کے مبدا ہونے میں جن چیزوں کو ارباب نزلہ چشم ترک کرتے ہیں واجب ہے کہ یہ بھی انہیں ترک کردیں اور اب دوبارہ ہم انہیں نظر تکرار کے ذکر نہیں کرتے اور جو جو استفراغ ہم نے اوپر لکھے ہیں انہیں کا استعمال کریں اور

روغن اور ضمادات سے سر کو بچائے رہیں اور سعوط کو بھی اس مرض میں ناپسند اور مکروہ تجویز کیا ہے مگر میرے گمان میں کچھ مضر نہیں ہے اگر سر کا تنقیہ ہو چکا ہے اور جالینوس نے شراب کی اجازت دی ہے اور شراب پلانے کے بعد سلانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور سر کا تنقیہ ہو چکا ہے اور بدن بھی مادہ سے پاک ہے اور شاید یہ تدبیر سبل خفیف میں درست ہو اور قوی سبل میں چن لینا اور دستکاری کی ضرورت ہوتی ہے بہتر اور اچھا طریقہ اس کا یہ ہے کہ چند ڈورے رگوں کے نیچے داخل کر دیں جب وہ ڈورے پورے بھر جائیں اوپر کی طرف ان کو کھینچیں تا کہ سبل بھی ان کے ہمراہ اوپر کی طرف کھنچ جائے اور نیز مقراض سے اس طرح سبل کو جدا کر لیں کہ پھر کسی قدر باقی نہ رہے اور بعد دستکاری کیوہ تدبیر جو باب ظفر میں دوبارہ عدم التزاق اور چسپیدہ ہونے کے لکھی ہے کرنی چاہیے اگر بوجہ اس دستکاری کے آنکھ میں درد پیدا ہو زردی بیضہ کی مداومت کریں کہ اسی سے شفا ہو جائے گی اس کے بعد شیاف احمر اور شیاف اخضر کا استعمال کریں تا کہ بقیہ مواد سبل کی تحلیل او آنکھ پاک اور صاف ہو جائے عمدہ اوقات دستکاری مذکور کے فصل ربیع اور خریف ہے اور لیکن بعد تنقیہ اور استفراغ کے چاہیے ورنہ بوجہ درد کے فضول بطرف آنکھ کے زیادہ رجوع کریں گے دوائیں جو اس مرض میں نافع ہیں جب تک مرض جدید ہے اسی وقت تک مفید ہوتی ہیں اور بعد مزمن ہونے کے پھر کچھ اثر نہیں کرتی منجملہ مجربات کے پوت بیضہ تازہ کہ ابھی شکم مرغ سے نکلا ہوا ہے دس دن تک سرکہ میں جوش دیں بعد ازاں صاف کر کے بعد ازاں پوشیدہ مقام پر سکھلائیں اور سرمہ سا کر کے اکتحال کریں ایضاً آنکھ میں بطور سرمہ کے رماوی کو ہمراہ ہم وزن ماقشیشا کے لگانا بھی مجرب ہے اسی طرح نحاس قبرسی کو پیشاب میں چند روز ڈال کر آنکھ میں لگانا مرکبات معروفہ سے شیاف اسطفطیقان اور شیاف احمر لین اور شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر اور طرخماطیقون اور شیاف ردسخج اور دواء مقناطیس جو قرابادین میں مذکور ہے اور شیاف جالناء اور رشبت جب سبل میں خارش ہو

اس وقتشیاف ساق مجرب ہوا ہے کہ فقط ساق سے بنایا جاتا ہے اور کبھی تھوڑا سا صمغ عربی اور انزروت بھی اس میں داخل کرتے ہیں کہ اس کے استعمال سے سبل کٹ جاتا ہے اور خارش بھی دور ہو جاتی ہے فصل گیارھویں ظفرہ کے بیان میں ظفرہ ناخونہ کو کہتے ہیں اور ناخونہ ملتحمہ میں ایک فزونی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے خواہ جو حجاب تمام آنکھ کو محیط ہے اس میں ایک زیادتی پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر ابتدا اس مرض کی کویہ اور کنارہ سے ہوتی ہے اور ہمیشہ ملتحمہ پر یہ زیادتی بڑھتی جاتی ہے کبھی اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ قرنیہ کو چھپا لیتی ہے اور اس پر نافذ ہو کر سوراخ چشم کو بند کر دیتی ہے ایک قسم اس کی سخت اور باصلابت ہوتی ہے اور ایک قسم نرم ہوتی ہے کبھی سرخ رنگ اور کبھی تیرہ گون ہوتی ہے ایک قسم ظفرہ کی ملتحمہ سے ایسی مجاور ہوتی ہے کہ اس سے ملتصق اور چسپاں ہوتی ہے اور اس کا چھیلنا آسان ہوتا ہے اور تھوڑی سی تعلیق اور بوجھ ڈالنے سے چھل جاتی ہے اور ایک قسم کی مجاورت ایسی ہوتی ہے کہ قرنیہ سے متحد اور یکذات ہو جاتی ہے اور بدون بلخ اور ادھیڑنے کے جدا نہیں ہوتی ہے جیسا آگے معلوم ہوگا علاج افضل علاج ظفرہ کا کشط یعنی چھیلنا ہے لوہے سے خصوصاً جو ظفرہ نرم ہو اور سخت ظفرہ کا چھیلنا اگر بہ نرمی اور رفق نہ ہو سکے کسی قدر ضرر پہنچاتا ہے لیکن پہلے بنظر امتحان ظفرہ کو ضارات یعنی اونچا کر کے دیکھیں اگر لٹک پڑے بآسانی کٹ جائے گا اور اگر نہ لٹکے بال خواہ ریشم سے اسے جدا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ اس کے نیچے سوئی خواہ پر کی نوک سے ریشم وغیرہ کو پہنچائیں اور دو جگہ خواہ ایک ہی جگہ اس کے پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ تدبیر کارگر ہو بہ نرمی اتار لینا چاہیے مگر جس لوہے سے اس کے چھیلنے کا قصد کریں زیادہ تیز نہ ہو اور چاہیے کہ استیصال ناخونہ کا بیخ و بن سے کر ڈالیں اور تا امکان باقی نہ رکھیں اور کویہ کے گوشت کو ویسا ہی چھوڑ دیں ورنہ دمعہ پیدا ہوتا ہے ناخونہ میں اور کویہ کے گوشت میں رنگ کا فرق ہے جب ناخونہ کٹ جائے آنکھ میں زیرہ نمک کے ساتھ ملا کر ٹپکانا چاہیے اور اس دوا کی وجہ سے جو لذع پیدا ہو زردی بیضہ اور روغن گل

کی ترکیف حجر فلفل اور انزروت سے ہم وزن دونوں لے کر اور دونوں کے برابر زرنیخ ملائیں ہوتی ہے اور کبھی اس میں ملح اندرانی ملا کر شیاف تیار کرتے ہیں اور کبھی خارج سے بجی کو جلا کر شراب خواہ سرکہ سے ملا کر استعمال کرتے ہیں اسی طرح کبوتر کی بیٹ سرکہ خواہ شراب سے ملا کر استعمال کرتے ہیں یا زبیب خستہ برآوردہ کا ضماد کرتے ہیں تنہا خواہ سرکہ ملا کر خواہ اور اجزائے مذکورہ بالا کے ہمراہ خصوصاً اگر ورم بھی ہو اسی طرح جبن تازہ اور تھوڑا سا ملح اندرانی خواہ جبن تازہ اور مولی کا چھلکہ اکلیل الملک مع دم الاخوین اور بیخ سوسن اور زعفران کے خواہ عدس ہمراہ روغن گل اور زردی بیضہ کی اور اکباب یعنی سر جھکانا ایسے آبہائے گرم میں جن میں بابونہ اکلیل الملک خواہ ان کے عصارے اور سلاقہ برگ کرنب جوش دیا گیا ہو خواہ برگ کرنب کی تضمید کریں اسے خوب کوٹ کر جوش دے کر جو طرفہ قوی اور مزمن ہو گیا ہے اس کی دوا یہ ہے کہ رائی میں دوچند اس کے وزن کے بکرے کی چربی ملا کر ضماد کریں خواہ زرنیخ کو دودھ میں محلول کر کے خواہ انار کو شراب میں جوش دے کر ضماد کریں یا اجوائن اور زوفا کو مادہ گاؤ کے دودھ میں ملا کر استعمال کریں اگر ہمراہ طرفہ کے ملتحمہ میں شگاف بھی پیدا ہو زیرہ چبا کر اور نمک ملا کر تھوڑا سا آب دہن اس پر ٹپکائیں اور آنکھ میں ڈالیں برگ بید سادہ کا بھی ضماد بہت نافع ہے فصل تیرھویں دمعہ کے بیان میں یہ مرض جدید بھی ہوتا ہے اور خلقی بھی ہوتا ہے ابتدائے ولادت سے اور جو قسم خلقی نہیں ہے اس میں سے ایک قسم لازم زمانہ صحت کے ہوتی ہے اور ایک قسم تابع کسی مرض کے کہ اگر وہ مرض جاتا رہے یہ قسم دمعہ کی بھی زائل ہو جائے جس طرح حمیات میں جو ذمعہ عارض ہوتا ہے اس کا یہی حال ہے اور سبب دمعہ کا یعنی اس ڈھلکہ کا جو عارضی ہے اور خلقی نہیں ہے ضعف قوت ماسکہ ہاضمہ کا ہے جو منتج رطوبات ہے یا گویہ میں آنکھ کے کسی طرح کا نقصان بنظر طبیعت کے پیدا ہو خواہ کسی تیز دوا کے لگانے سے یا ناخونہ کے قطع کرنے کے بعد یہ مرض بموجب بیان سابق عارض ہوتا ہے مبدا اس رطوبت کا دماغ ہے اور دماغ سے

آنکھ میں یہ رطوبت انہیں دوراہوں میں سے کسی ایک راہ سے آتی ہے جن کا ذکر مکرر ہو چکا ہے جو دمعہ مولود ہو خواہ بعد کٹ جانے کو یہ کے پیدا ہو اس کا علاج کچھ نہیں اور حمیات خواہ اور امراض حادہ میں جو ڈھلکہ عارض ہوتا ہے یعنی وہ امراض جن میں سہر بھی عارض ہو اور حمیات یومیہ میں خواہ حمیات عفنہ دمویہ میں دمعہ اکثر عارض ہوتا ہے اسی طرح اکثر تمدد کی وجہ سے جو دمعہ لاحق ہوتا ہے یہ سب اقسام ڈھلکہ کے جلد زائل ہو جاتے ہیں اور اگر بعد زوال اصل مرض کے زائل ہو جائے اسی مرض کا تابع ہوگا علاج قانون اس کے علاج میں یہ ہے کہ ایسی دواؤں کا استعمال کریں جن میں قبض کی قوت باعتدال ہو خاص وہ دمعہ جو بعد قطع ظفرہ کے خواہ تاکل سے کسی دوا کے پیدا ہوتا ہے اس کا علاج ذرور اصفر سے اور قرص زعفران اور شیاف صبر او شیاف زعفران سے ہمراہ بھنگ کے کرنا چاہیے اور آماق چشم پر کندر خواہ دخان کندر کا استعمال کریں او صبر اور مامیثا اور زعفران سے بھی علاج کریں اور اگر کویہ بالکل نابود ہو گیا اور از بیخ و بن مستاصل ہوا ہے پھر دوبارہ اس کا اگنا محال ہے اور جو دمعہ ناخونہ کے قطع سے پیدا ہوا ہو اس کا علاج جو تیائی ادویہ سے خصوصاً کحل جس کا ذکر باب بیاض چشم میں کیا گیا ہے کریں اور جملہ شیاف بالزوجت ہیں اور شیاف ابیض انزروتی اور شیاف اصطفطیقان و دیگر ادویہ مذکورہ جو قرابادین میں مندرج ہیں اور علاج کریں مجرب دوا دمعہ کے واسطے آب انار ترش ہمراہ اور ادویہ مندرجہ ذیل کے ہے صفت اس کی یہ ہے ایک رطل آب انار ترش کو پکائیں تا کہ نصف جل جائے اس کے بعد صبر سقوطری اور حضض فیلزہرج اور زعفران اور شیاف مامیثا ہر ایک سے ایک مثقال مشک بمقدار دو دانگ سب اجزا کو ملا کر چالیس روز تک آفتاب کی گرمی میں رکھیں کسی شیشہ کے برتن میں بند کر کے بعد اس کے استعمال کریں نہار منہ حمام میں داخل ہونا بھی اس مرض کے علاض میں نہایت مجرب ہے اور اسی طرح حمام میں ٹھہرنا اور سرکہ اور پانی ملا کر آنکھ میں اکثر ٹپکانا اور جو دمعہ خلقی ہے وہ علاج پذیر نہیں ہوتا ہے فصل چودھویں حول کے

ازقسم ایارجات کبار وغیرہ کے کریں اور تلطیف تدبیر کالحاظ کریں اور استعمال حمام محلل کا کرتے رہیں منجملہ ادویہ نافع کے حول میں ایک یہ بھی دوا ہے کہ عصارہ برگ زیتون کا سعوط کریں پھر اگر عروض حول کا تشنج یبسی سے ہو نطولات مرطبہ کا استعمال کریں اور اگر تپ نہ ہو شیر مادہ خر پلائے جائیں اواس میں اور اوہان جو زیادہ مرطب ہوں شریک کریں حاصل یہ ہے کہ ان کی تدبیر میں ترطیب زیادہ کرنی چاہیے اور آنکھ میں آب شفانین کی تقطیر اور سپیدی بیضہ اور روغن گل کا ضماد کریں کہ اس میں تھوڑی سی شراب ملائیں اور چند روز اسی کی بندش کرنی چاہیے فصل پندرھویں جحوظ کے بیان میں جحوظ کے معنے یہ ہیں کہ آنکھوں کے باہر نکل آنے سے ان میں استرخا پیدا ہو جائے اس وجہ سے جحوظ پیدا ہو پہلی قسم جحوظ کی جو بوجہ شدت انتفاخ مقلہ اور ثقل اوامتلائے مقلہ سے پیدا ہو اس میں امتلا خاص مقلہ میں ہوتی ہے اور کبھی تمام دماغ بلکہ تمام بدن کی امتلا سے یہ ثقل او انتفاخ مقلہ میں پیدا ہوتا ہے چنانچہ بروقت احتباس طمث عورات کے یہ امتلائے عام پیدا ہوتی ہے دوسری قسم کا جحوظ جو بوجہ تنگی کے پیدا ہو اس کی مثال یہ ہے جیسے بروقت گلا گھوٹنے کے آنکھیں باہر نکل آتی ہیں یا جیسے بروقت دورہ شدید صرع کے خواہ بعد قے کے یا چلانے کے وقت خواہ عورات کو بعد ایسے دروزہ کے جس میں پیچش زیادہ ہو اور بیشتر ہمراہ اسی دردزہ کے ایک مادہ بھی بطرف آنکھ کے رجوع کرتا ہے جس وقت نفاس اچھی طرح جاری نہ ہو کہ تنقیہ رحم کا بخوبی ہو جائے اور کبھی بوجہ فساد جنین خواہ موت جنین اور تعفن جنین کے جحوظ پیدا ہوتا ہے جحوظ کی جو قسم بوجہ استرخائے عضلہ کے پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ محیط اس عصبہ کو ہے جو مجوف ہے جب عضلہ میں استرخا پیدا ہو اس وقت مقلہ کو سنبھال نہیں سکتا اور باہر کی طرف مقلہ مائل ہوتا ہے جس وقت جحوظ فقط استرخائے عضلہ سے پیدا ہوتا ہے بصارت میں بطلان پیدا نہیں ہوتا اور کبھی باوجود استرخائے عضلہ کے انہتاک اور لاغری بھی پیدا ہوتی ہے اس وقت بصارت باطل ہو جاتی ہے کبھی دونوں آنکھیں باہر

نکل آتی ہیں جیسے خوانیق اور اورام حجب دماغی میں اور ذات الریہ میں اور کبھی اس کا سبب انضغاط ہوتا ہے اور کبھی امتلا بھی ہوتا ہے اور اکثر جحوظ میں ایک دسومت سی نظر آتی ہے اور قرینہ میں ورم پیدا ہوتا ہے علامات جحوظ کی جو قسم بوجہ کثرت اجتماع کسی چیز کے آنکھ میں ہوتی ہے اس وقت ہمراہ جحوظ کے ڈھیلا آنکھ کا مقدار میں بھی بڑا معلوم ہوتا ہے اور اگر جحوظ بوجہ انضغاط اور تنگی کے پیدا ہو پھر اگر کسی مادہ کی اعانت اس انضغاط پر ہو جب بھی عظم اور بزرگی مقدار چشم کی پائی جائے گی اور کبھی عظم کا وجود نہ ہوگا اور دونوں صورت میں احساس ایک تمدد کا ہوتا ہے جو پیچھے کی طرف سے دفع کرتا ہے اور اس تمدد کی شناخت سبب مرض سے بخوبی ہوتی ہے اور جو قسم جحوظ کی بوجہ استرخائے عضلہ کے پیدا ہو اس میں حدقہ چشم عظیم نہیں ہوتا اور نہ زیادہ تمدد محسوس ہوتا ہے باطن کی طرف اور آنکھ باوجود جحوظ کے بے آرام اور متحرک ہوتی ہے علاج خفیف جحوز کے واسطے فقط ایسی بندش جو اسے اندر کر دے کافی ہوتی ہے کہ بعد پٹی باندھنے کے چت لیٹا رہے اور غذا میں خفت ملحوظ رہے اور حرکت بھی کم کرنے پائے اور آنکھ ہر وقت بند رہے اگر باوجود ان تدبیرات کے کسی دوا کی اعانت کی ضرورت ہو شیاف سماق کا استعمال کریں جحوظ قوی اگر چہ بوجہ مادہ کے ہو تنقیہ کی ضرورت تمام بدن خواہ فقط سر کے تنقیہ کی ہوگی انہیں ادویہ سے جو مکرر مذکور ہو چکی ہیں مسہلات اور فصد اور حجامت صدغین اور حقنہ ہائے گرم وغیرہ اور حاصل یہ ہے کہ اسہال اس مرض میں نہایت نافع ہے اور اکثر اصناف جحوظ میں منفعت اس کی ظاہر ہوتی ہے اور اسی طرح تفا پر سینگیاں لگوانا اور واجب ہے کہ ہمیشہ ابتدائے جحوظ میں ضماد صوف سے کریں جسے سرکہ میں ڈبویا ہو اور نطول وجہ کا آب سرد سے خواہ آب ملح بارد سے کریں خصوصاً جب اس پانی میں قابضات مسدود مثل پوست انار اور علیق اور خشخاش اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ کے پکائی گئی ہوں اور اگر جحوظ بوجہ امتلا کے نہ ہو یہ سب تدبیرات ہر وقت مفید ہوں گے اور اگر امتلا ہو بعد زمانہ ابتدا کے تحلیل مادہ کی کرنی چاہیے اور اگر

استرخاء سے یہ مرض پیدا ہو واجب ہے کہ استعمال ایارجات اور غرغروں کا اور شمومات اور نجورات مشہورہ کا کریں اور اگر بوجہ انضغاض کے جحوظ پیدا ہو تو قابض کا استعمال کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے نتو اور جحوظ میں آروباقلے کا ہمراہ گل سرخ اور کندر او سپیدی انڈے کی بطور ضماد کے استعمال کریں اور خستہ خرما جلا کر سنبل الطیب کے ہمراہ نتو اور جحوظ کو مفید ہے فصل سولھویں غورالعین کے بیان میں یہ مرض عکس جحوظ کا ہے آنکھیں اندر گھس جانا خواہ ان کا چھوٹا ہونا حمیات میں ہوتا ہے خصوصاً جب بیداری مفرط عارض ہو اور بعد استفراغات اور خواب اور غم اور الم کے جو افراط سے ہو خواب کی وجہ سے جب یہ مرض عارض ہوتا ہے اس میں آنکھ کی پتلی اور بوجھ اور بدشواری حرکت کرنا پلکوں کا پیدا ہوتا ہے مگر حدقہ چشم کی حرکت میں دشواری نہیں ہوتی حکایت ہے کہ بعض آدمیوں کو اختلاف شقین یعنی دونوں جانب دہانی بائیں میں برودت شدید اور حرارت شدید عارض ہوئی اسی وجہ سے جس جانب میں برودت بھی ادھر کی آنکھ میں غور او صغر عارض ہوا یہ سب امور بخوبی معلوم رہیں فصل سترھویں زرقت کے بیان میں کبودی چشم کی کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ طبقات چشم میں ایک سبب پیدا ہوتا ہے یا بوجہ رطوبات چشم میں کوئی سبب پیدا ہوتا ہے رطوبات کے سبب کا حال یہ ہے کہ اگر جلیدیہ کی مقدار زیادہ ہو اور رطوبت بیضیہ صاف اور قریبتہ الوضع بطرف خارج کے ہو اور مقدار اس کی معتدل ہو خواہ کم ہو اس وجہ سے آنکھ کبودی پیدا ہو گی اگر طبقات سے کسی قسم کی منازعت بہ نسبت اثر رطوبات کے نہ پہنچے اور اگر رطوبات مکدر ہوں خواہ رطوبت جلیدیہ کم ہو اور بیضیہ زیادہ اور بکثرت ہو اس وقت ایک تاریکی مثل ظلمت آب کے پیدا ہو گی خواہ اگر جلیدیہ غائر ہو یعنی اندر کی طرف زیادہ بیٹھی ہو اس وقت آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہو گی طبقات میں جو سبب آنکھوں کی رنگت کا ہوتا ہے اس کا بیان یہ ہے کہ طبقہ عنبیہ اگر سیاہ ہو اس کے سبب سے آنکھ سرمہ گون ہو گی اور اگر آنکھ میں زرقت ہو بوجہ عدم نضج کے یہ رنگ پیدا ہو گا جیسے نبات اور اقسام پتیوں کے کہ

ابتدائے ظہور اور بروز میں ان کا رنگ بخوبی ظاہر نہیں ہوتا بلکہ مائل بسپیدی ہوتا ہے پھر جیوں جیوں نضج اور پختگی ان میں ظاہر ہوتی جاتی ہے سبزی رنگ میں آتی جاتی ہے اور اسی وجہ سے لڑکوں کی آنکھوں میں بھی کبودی ہوتی ہے اور بعض لڑکوں کی آنکھ شہلا یعنی میش چشم ہوتی ہے اور یہ کبودی رطوبت زائدہ سے ہوتی ہے کبھی زرقت بوجہ تحلل اس رطوبت کے ہوتی ہے جس کے تابع آنکھ کا رنگ ہے بشرطیکہ رطوبت محللہ میں بخوبی نضج آ گیا ہو جیسے نبات کے اقسام کی جب رطوبت متحلل ہو جاتی ہے مائل بسپیدی ہو جاتی ہے اور یہ زرقت بوجہ غلبہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے بیماروں کی آنکھ میں بھی میش چشمی اور اسی طرح مشائخ کی آنکھ اسی وجہ سے شہلا ہو جاتی ہے اس لئے کہ مشائخ کی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہے اور رطوبت غریب کی ان کے ابدان میں کثرت ہوتی ہے کبھی کوئی آدمی کو دو چشم بوجہ یبس کے اول خلقت سے ہوتا ہے اس لئے کہ خلقت چشم جس چیز سے ہوئی ہے اسی میں یبوست تھی اور کبھی خلقت زرقت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ دو آنسوؤں میں سے کوئی ایک آفت رطوبت خواہ یبوست کی ابتدائے خلقت سے عارض ہوتی ہے ایسی زرقت چشم کی شناخت بصارت کی جودت اور ردائت سے ہوتی ہے ان بیانات سے معلوم ہوا کہ زرقت طبعی بھی ہوتی ہے اور عارضی بھی ہوتی ہے اور شہلت یعنی میش چشمی کا حدوث بوجہ اجتماع اسباب کحلت او زرقت کے ہوتا ہے کہ جس وقت آنکھ میں سرکہ گون اور کبود ہونے کے اسباب مجتمع ہوں انہیں کے اجتماع سے میش چشمی پیدا ہوتی ہے اگرچہ میش چشمی جو اسباب بادی سے عارض ہو بنابر گمان ایناوکلس حکیم کے اس آنکھ میں کبودی ہوگی اور بصارت نہ ہو گی اس لئے کہ جو رطوبت آلہ بصارت ہے اس آنکھ میں مفقود ہوتی ہے بعض ایسے لوگ جن کی آنکھ سرمہ گون ہوتی ہے کبودی اس میں کم ہوتی ہے اور ابصار میں بھی کمی کرتی ہے بشرطیکہ زرقت کسی آفت سے پیدا نہ ہوئی ہو سبب اس کا یہ ہے کہ جو سرمہ گونی چشم کی بسبب رطوبت بیضیہ کے ہوتی ہے نفوذ اشباح الوان کو بوجہ بیاض کے

مانفع ہوتی ہے اس لئے کہ بیاض کو اشفاف سے تضاد ہے اسی طرح جو زرقت چشم بوجہ کدورت رطوبت کے پیدا ہوتی ہے اور بھی جو کبودی کثرت رطوبت سے عارض ہو کہ یہ بھی جب درجہ کثرت کو پہنچے گی تیز بینی اور خروج شعاع کو آگے کی طرف پر اجابت تام نہ کر سکے گی اگر آنکھ میں کبودی بسبب قلت رطوبت بیضیہ کے پیدا ہوئی ہو رات کو خواہ تاریکی میں بہ نسبت دن کے ایسی آنکھ زیادہ دیکھے گی اور خوب نظر آئے گا اس لئے کہ روشنی اور ضوء نہار سے تحریک مادہ قلیل میں عارض ہوتی ہے اور اسی تحریک کی وجہ سے ابصار اور تبین سے وہ آنکھ باز رہتی ہے اور ایسی حرکت تبین اور انکشاف سے ضرور باز رکھتی ہے جیسے اندھیرے کی چیز اوجالے سے معلوم نہیں ہوتی ہے یا روشنی سے تاریکی میں اگر دفعتہً داخل ہوں مطلق نظر نہ آئے گا جو آنکھ سرمہ گون بوجہ رطوبت کے ہو اس سے رات کو کم نظر آتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ ابصار محتاج تیز بینی اور تحریک مادہ بصارت کا بطرف خارج کے ہے اور مادہ رطوبت کا بوجہ کثرت اس فعل کو قبول نہیں کرتا ہے جس طرح کہ مادہ قلیل شب کو مطیع ہوتا ہے اور جو آنکھ سرمہ گون بسبب طبقہ کے ہو اس سے جمع بصر زیادہ ہوتی ہے علاج اکتحال بیخ خشک سے جس کو پانی میں جوش دے کر اس قدر مہرا کیا ہو کہ مثل شہد کے ہو جائے اور بعد اس کے خشک کریں بہت مفید اور مجرب ہے خواہ اثمد اصفہانی تین درہم مروارید ایک درہم مشک اور کافور مکد ایک دانگ دو دہ چراغ کا جس میں زیت اور روغن زنبق جلایا ہو دو درہم زعفران ایک درہم سب کو بذریعہ سحق ایک ذات کر کے استعمال کریں اور تنہا زعفران خواہ روغن زعفران حدقہ چشم کو سیاہ کرتا ہے اسیطرح عصارہ عنب الثعلب یا عصارہ خسک دو درہم مازو وسائیدہ ایک درہم خستہ زیتون جو درخت پر سیاہ ہوگئی ہو روغن کند سیاہ عنبر مقشر مکد ایک درہم آتش نرم میں پختہ کر کے اکتحال کریں یہ بھی مجرب ہے کہ بندق یعنی ریٹھ کو جلا کر زیت میں ملا کر یا فوخ پر طفل ازرق کی مالش کریں ایضاً سلائی کو اندرائن کے پھل میں داخل کر کے اکتحال کریں یہ بھی مجرب ہے کہ بندق یعنی ریٹھ کو جلا کر زیت

اور مادہ ایسا نہ ہو کہ بطرف آنکھ کے گرتا ہو اس وقت اس یبوست کا نام عین رکھتے ہیں اور اکثر اس مقام پر ایک مزاج حار یا مادہ کثیر غلیظ ہوتا ہے کہ اس کے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ ہمیشہ آنکھ کو تکمید کرتے رہیں اسفنج کو نیم گرم پانی میں ڈبو کر اور ہمیشہ استحکام آب شیریں سے کرتے رہیں جو حرارت برودت میں معتدل ہو اور آنکھ پر سوتے وقت سپیدی بیضہ کی رکھیں روغن گل میں لت کر کے اور سر کو ہمیشہ مرطبات اور ادہان میں غرق رکھیں نطولات او سعوطات مرطبہ مثل روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرتے رہیں اور کسی قرینہ حالیہ سے دریافت ہو کہ یبوست کے ہمراہ مادہ صفراوی بھی موجود ہے تدہین راس کی لبلاب سے کریں کہ اس میں خاصیت نفع کی ہے اور اگر کوئی مادہ غلیظ مجفف کا وجود مظنون ہو کہ وہ محتاج تحلیل کا ہے لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان کو دودھ میں نکال کر استعمال کریں کہ یہ دونوں ملا کر اگر آنکھ پر لگائے جائیں جشاء کو بھی زائل کر دیں گے اور خلط ردی کا استفراغ بھی ہو جائے گا منجملہ ادویہ مجربہ کے اس مرض میں چربی مرغ کی اور لعاب اسبغول ہے اور موم اور روغن گل ہمیشہ آنکھ پر لگایا کریں اور کبھی کبھی اگر شیاف ارسطراطس سے آنسو جاری کریں بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ اگر ابتدا میں اس مرض کے اگر مزمن ہو استعمال ایسے سرمہ کا کریں جن کے لگانے سے آنسو جاری ہوتے ہیں تحلیل مادہ غلیظ کی ہوتی ہے اور سیلان میں آ کر مادہ مذکورہ بہ جاتا ہے اور جو رطوبات رقیق ہیں خواہ قریب بہ رقت ہیں وہ کھنچ کر نکل جاتے ہیں اور ان کی تحلیل اور فنا بذریعہ تحلل ہو جاتی ہے فصل چوتھی غلظ اجفان کے بیان میں گندہ ہو جانا اجفان کا تابع جرب اور خارش کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ استعمال طلاہائے باردہ کے جو پلکوں پر بکثرت کیا ہو غلظ اجفان پیدا ہوتا ہے علاج اس کا یہ ہے کہ اجور دواور حجر ارمنی اور خستہ خرما جلا کر روغن ناردین میں آمیختہ کر کے اکتحال کریں اور حمام کا استعمال ہمیشہ کرتے رہیں اور پرہیز کریں نبیذ کے استعمال سے کبھی سلائی اور شیاف احمر لین سے چھیلتے ہیں اور چھیلنے سے کبھی رمد کا بھی علاج کیا

جاتا ہے جیسا کہ مرض سلاق میں بیان ہوا فصل پانچویں تہیج اجفان کے بیان میں کبھی تہیج اسباب خاص سے مثلاً مواد رقیق اور بخارات سے عارض ہوتا ہے خواہ ضعف ہضم اور بدہضمی سے عارض ہوتا ہے جیسے کہ سہر اور حمیات میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی اوائل استسقا میں خواہ سوء القینہ میں یا اورام باطنی میں جو رطوبت سے پیدا ہوں جیسے ذات الریہ اور لیثر غس وغیرہ ان میں بھی تہیج اجفان عارض ہوا ہے اگر ناقہین کے اجفان میں تہیج پیدا ہو جس بیماری سے ان کو نقاہت عارض ہوئی ہے اس کے نکس کا خوف ہوگا خصوصاً جس وقت تمام اعضا میں ضمور اور لاغری ہو اور آنکھ میں تہیج اور انتفاخ باقی ہو علاج تہیج اجفان کا قطع سبب سے کرنا چاہیے اور تکمید نخالہ گندم سے علاج عام ہے فصل چھٹی ثقل اجفان کے بیان میں کبھی ثقل اجفان بسبب تہیج اور اسباب تہیج کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت اجفان کے ثقل پیدا ہو خواہ سقوط قوت عارض ہو جس طرح دق میں اسی وجہ سے گرانی پلکوں میں عارض ہوتی ہے اور کبھی بوجہ خلط اور شرناق کے عارض ہوتا ہے اور کبھی ابتدائے نوائب حمیات میں ثقل اجفان پیدا ہوتا ہے اور استرخاء بھی عارض ہوتا ہے فصل ساتویں التصاق دونوں پلکوں کا نزدیک کویہ کے کویہ اور کنارے کے قریب خواہ اور کسی جگہ چسپیدہ ہونا اجفان کا کبھی عارض ہوتا ہے اور کبھی آنکھ کے ڈھیلے سے بھی پلکیں چسپیدہ ہوتی ہیں خواہ ملتحمہ سے یا قرنیہ سے خواہ دونوں سے اور کبھی کویہ کے ایک جانب سے منجملہ دونوں جانب کے اور وسط سے چسپیدہ ہوتی ہیں اور کبھی ساری پلک چسپیدہ ہو جاتی ہے سبب اس مرض کا یا قروح ہوتے ہیں جو حادث ہوں خواہ شگاف اور چھل جانا کسی پردہ کا آنکھ کے ڈھیلے سے جیسے سبل وغیرہ خواہ ناخنہ کے چھیلنے سے خواہ جرب جفن کے چھیلنے سے بشرطیکہ بعد چھیلنے کے داغ اس آلہ داغ سے نہ دیا گیا ہو جس کا بیان ہم ابواب سابق میں کر چکے ہیں اور بخوبی رعایت ان شروط کی جو چھیلنے کے بعد خواہ عین بروقت چھیلنے کے درکار ہے نہ کی ہو اور بخوبی سرانجام کار میں اہتمام نہ ہوا ہو فصل آٹھویں سدیہ کے بیان میں زیادتی لحمی ہے پھنسی

کی شکل پر آنکھ کے ڈھیلے پر پیدا ہوتی ہے اگر یہ زیادتی کویہ اور کنارے پر ہو تدبیر صائب یہی ہے کہ اس میں جراحت ڈال دیں اس کے بعد جو علاج غرب کا ہے وہی علاج کریں خواہ باسلیقون اور دوائے بنفسجی سے اور ادویہ ظفرہ خصوصاً شیاف زرنیخ جو اوپر مذکور ہو چکا اس سے علاج کریں اگر اس زیادتی لحمی میں سپیدی اور سیاہی ہو اس کا علاج ناخونہ کے علاج خاص سے کرنا چاہیے جیسا ہم نے بیان کیا ہے فصل نویں انقلاب جفن کے بیان میں اور اس کو شترہ کہتے ہیں پلکوں کا پلٹ جانا تین اقسام پر ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ پلک میں تقلص اور سمٹنا پیدا ہو کہ سپیدی چشم کو نہ چھپا سکے اس کا عروض کبھی براہ خلقت کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ قطع او برید کے جو عمل بالید سے کسی طرح کا ضرر پلکوں کو پہنچے پیدا ہوتا ہے اور ایسی آنکھ کو عین ارنبیہ کہتے ہیں دوسری قسم جو صنف اوسط ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ بعض مقدار کو سپیدی چشم کی قطع نہ کرے اور کھلی رکھیں اور اس کا نام قصر جفن ہے یعنی پلک چھوٹی ہو گئی ہو اس قسم کا سبب بھی بعینہ سبب قسم اول کا ہے مگر بہ نسبت اس کے اقل اور کمتر ہے اثر میں تیسری قسم یہ ہے کہ اوپر کی پلک نیچے والی پلک پر منطبق نہ ہو کبھی یہ تینوں قسمیں بوجہ تشنج عضلہ مطبقہ جفن کے عارض ہوتی ہیں یعنی جس عضلہ سے چسپیدہ ہونا پلک کا متعلق ہے اس میں تشنج پیدا ہو کر اس فعل کو ناقص خواہ باطل کر دیتا ہے فصل دسویں بردہ کے بیان میں بردہ ایک رطوبت ہے جو غلیظ اور متحجر ہو جاتی ہے اندرون جفن کے اور چونکہ مائل بسپیدی ہوتی ہے اسی وجہ سے مشابہ بردہ یعنی تگرگ خواہ اولہ کے ہوتی ہے علاج لطوخ کریں چرک اور میل سے کوزہ آہنگر ان کے اور گھریا وغیرہ کا چرک جو فلزات کے پگھلانے سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس پر روغن گل اور صمغ بطم اور انزروت زیادہ کرے استعمال کرتے ہیں خواہ اشق کہ سرکہ میں ہمراہ بارزو اور حلتیت کے پیس کر طلا کریں خواہ طلائے اور بیاسوس جو علاج شعیرہ میں مذکور ہے اس کو طلا کریں فصل گیارھویں شعیرہ کے بیان میں شعیرہ ایک ورم مستطیل کا نام ہے جو پلکوں کی باڑھ پر ظاہر ہوتا ہے مشابہ جو کے

شکل میں اور مادہ اس ورم کا اکثر خون ہوتا ہے علاج فصد اور استفراغ بذریعہ ایارج کے جیسا مکرر معلوم ہو چکا کرنا چاہیے اس کے بعد سکنجبین کو پانی میں گھول کر مقام مرض کو اس سے آلودہ کریں کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ ہے کماد ات شحم گداختہ اور آرو جو خواہ شورہ کے خواہ نیپر گرم کر کے مکرر اس پر پھیرنا بہت نافع ہے اسی طرح زیت مقطوف الراس یعنی سرتراشیدہ خواہ سرخراشیدہ خواہ پانی میں جوکو جوش دیں یا خون کبوتر یا خون دراشین اور شفانین سے کماد کریں خواہ تھوڑا سا بوراہ ارمنی اور بہت سا شورہ یکجا کر کے اور خاص شعیرہ پر رکھیں خواہ طلائے اور ربیا سیوس کا استعمال کریں نسخہ اس کا یہ ہے کندر مرکی مکد ایک جز و لاذن ربع جز و موم پھٹکری بورہ ارمنی مکد نصف جز و درد روغن سوسن میں لاکر طلا کریں فصل بارھویں شرناق کے بیان میں شرناق ایک فزونی شحمی ہے جو اوپر کی پلک میں پڑ جاتی ہے او اس فزونی کی وجہ سے آنکھ کے کھلنے میں دشواری ہوتی ہے اور پلک کو مثل عضو مسترخی کے کر دیتی ہے اور یہ زیادتی ملتحمی یعنی پر گوشت ہوتی ہے اور متحرک رہتی ہے جیسے سلعہ حرکت کرتی ہے اور اکثر عروض شرناق کا صبیان اور مرطوبین کی آنکھ میں ہوتا ہے خواہ جن لوگوں کی آنکھ میں دمعہ اور رمد بکثرت عارض رہے ان کی آنکھ میں شرناق عارض ہوتا ہے ایک علامت خاص شرناق کی یہ بھی ہے کہ جب اسے دو انگلیوں سے دبائیں اور پھر انگلیوں کو جدا کریں بیچ میں انتفاخ کے نتو اور بلندی زیادہ پیدا ہوگی علاج اس کا دستکاری اور عمل بالید سے اس طرح کریں کہ مریض کو سیدھا بٹھا کر اس کا سر پیچھے کی طرف کھینچیں اور پیشانی کی جلد آنکھ کے قریب سے اوپر کی طرف چڑھائیں کہ اوپر والی پلک بخوبی اٹھ جائے اور معالج پلک کو بیچ میں سبابہ اور انگشت میانہ لے کر تھوڑا سا دبائے پس مادہ مجتمع ہو کر دونوں انگلیوں کے بیچ میں آ جائے گا اور جلد کا سر اوسط حاجب سے باہر کی طرف کھینچیں جس وقت فزونی شرناق کی اونچی ہو کر بخوبی ظاہر ہو جائے جلد کو اس مقام کی بہت نزاکت اور سبکی سے کاٹیں کہ اثر قطع کا اندر تک نہ پہنچے اور احتیاط اسی میں ہے کہ جلد کو دو تین مرتبہ میں کاٹیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ دفعہ

واحد سے زخم گہرا لگ جائے اور ضرر پہنچے پھر چونکہ اصلی غرض اس زخم لگانے سے یہی ہے کہ جرم شرناق کا نمایاں ہو جائے اور پہلے ہی زخم میں کھل جائے اس سے بہتر کیا بات ہے ورنہ اور زیادہ چاک کریں تا اینکہ خوب کھل جائے جب شرناق کا جرم جدا ہو کر خوبی نمایاں ہو معالج کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں میں پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو نکال لے اور داہنے بائیں حرکت دے کر خوب ہلائے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور جگہ چھوڑ کر الگ ہو جائے اور بایں ہمہ اس کا بھی لحاظ رکھیں کہ جس قدر شرناق کا جرم داہنی خواہ بائیں جانب سے جدا ہو گیا اسی کو جدا کریں اور جس طرف متصل ہے اور جدا نہیں ہوا ہے اسے بحسبہ رہنے دیں کہ اس کا ازالہ تحلیل سے بذریعہ نمک کے کریں گے اس طرح پر کہ نمک اس پر چھڑک کر ایک کپڑا سرکہ میں تر کر کے اوپر رکھیں گے اسدن فقط یہی ترکیب کریں جب دوسرے دن کی صبح تک مریض رمد سے محفوظ رہے اور آشوب چشم اسے عارض نہ ہو ادویہ ملزقہ سے علاج کریں اور ان میں حضض اور شیاف مامیثا زعفران وغیرہ داخل کریں کبھی جو شرناق کہ جلد سے بعد ایسی تدبیر کے جدا نہ ہو بذریعہ بالوں کے اس طرح پر اسے چھیلتے ہیں اور الگ کرتے ہیں کہ بالوں کو ایک چھوٹی سی گدی کپڑے وغیرہ کی ہو اس میں گاڑ کر نیچے شرنابق کے رکھیں اور داہنے بائیں حرکت دیں غالبا جدا ہو جائے گا خواہ یہی ترکیب پر کی نوک سے کریں شرناق کے چاک کرنے میں اس کی احتیاط ضرور رہے کہ اندر تک اثر زخم کا نہ پہنچے اس لئے کہ چاک کرنے والا اگر پلپ کو زور سے کھینچے گا اور گہرا چاک کرکے کہ جلد اور جھلی جو شرناق کے نیچے ہے اس تک صدمہ اس کا پہنچے اور اس مقام کی چربی نمودار ہو جائے اور پھر جب انگلیوں سے شرناق کو چھوڑائے گا یعنی جن انگلیوں کو ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ سبابہ اور وسطی میں پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو جدا کرے گا بوجہ اشتباہ جرم شرناق اور اس چربی کے جو کہ جھلی کے اندر سے نمایاں ہوئی ہے تمام جرم شرناق جدا نہ ہو گی بلکہ کسی قدر بقیہ رہ جائے گا کہ اس کی جہت سے جذب مواد بذریعہ پیدا ہونے درد کے

ہوتا ہے ابتدا میں تھوڑی سی خارش پیدا ہو کر خشونت عارض ہوتی ہے اس کے بعد پلک سرخ ہو جاتی ہے اس کے بعد جرب تنی یعنی دانہ بشکل دانہ انجیر کے پیدا ہوتے ہیں اور یونانی میں ان کو سوقو نیس کہتے ہیں پھر اس کے بعد جرب صلب بروقت شدت انشقاق حکہ اور ورم کے پیدا ہوتی ہے علاج اگر جرب کے ہمراہ رمد بھی ہو پہلے رمد کا علاج کرنا چاہیے بعد ازاں جرب کا مداوا کریں گے لیکن رمد کے علاج کرتے وقت بھی رعایت جرب کی ضرور کرنی چاہیے اور یہی حال اور یہی حکم علی العموم جہاں پر دو مرض خواہ زیادہ مجتمع ہوں ملحوظ رہے کہ ابتدا علاج کی اشد اور اہم سے کریں اور اگر تقرح خواہ ورم پیدا ہو ہرگز استعمال ادویہ حادہ وغیرہ کا نہ کریں لیکن دوسری اور تیسری قسم جرب کی انواع مذکورہ بالا سے اس کے علاج میں حک یعنی چھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے خواہ بذریعہ لوہے کے چھیلیں خواہ ایسی ادویہ تیار کریں جو چھیلنے کی طاقت رکھتی ہوں جیسے زبد البحر خصوصاً وہ قسم زبد البحر کی جس کا نام قیسور ہے خواہ بورق الطین کے ذریعہ چھیلیں یا محک یعنی چھیلنے والی دوا شادنج زعفران ماقشیشا سے بنائیں اور شیاف کے طور پر تیار کر کے اس سے چھیل ڈالیں جو قسم اقسام مذکورہ بالا سے علاج دوائی قبول کر سکتی ہے اور اس کی شدت درجہ قسم دوم اور سوم تک نہیں پہنچی ہے علاج اولی اسی قسم کا یہی ہے کہ ہموار استفراغ مادہ کا کرتے ہیں اگرچہ ایک مہینے میں دو مرتبہ تنقیہ کی نوبت پہنچے اور ماقین کی فصد بعد تنقیہ کے کریں بعد اس کے فصد کلی اور رعام کا استعمال کریں اور مداومت استحمام کی اور ہر وقت گرد و غبار اور دخان سے آنکھوں کا بچانا اور صیاح یعنی چلانے سے اور درازی سجود سے پرہیز کرنا اور چیز مواد کو بطرف فوق کے اور بطرف چہرہ کے جذب کرتی ہے اس سے پرہیز کریں ابتدا میں شیاف احمر لین مفید ہوتا ہے اس کے بعد شیاف احضر لین مفید ہے اور اگر مرض زیادہ قوی ہو شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر حاد کا استعمال کرنا چاہیے اور طرحماطیقون اور کحل ارسطراطیس اور شیاف زعفران نافع ہو گا کبھی تلخہ گاگو اور تخلہ خوک اور نوشادر اور نحاس محرق اور قلقدلیس مجموعاً خواہ منفرد

مستعمل ہوتا ہے اور باسلیقون اور شیاف رمادی بہت عمدہ ہے ایضا دوای اراسطیس
بھی جید ہے ایک دوا جس کی صفت یہ ہے بہت نافع ہے کہربا ایک جزو قشور نحاس دو
جزو شہد میں ملا کر استعمال کریں دوسری ترکیب سے نحاس محرق دس مثقال فلفل آٹھ
مثقال اقلیمیا چار مثقال مرمکی دو مثقال زعفران دو مثقال زنگار پانچ مثقال صمغ عربی
بیس مثقال سب کو جمع کر کے آب باراں میں تیار کریں فصل سترھویں انتفاخ کے
بیان میں انتفاخ ورم بارد متحرک ہوتا ہے اور کبھی غالب اس ورم پر اور کبھی فضلہ بلغمی
رقیق مائی ہوتا ہے اور کبھی فضلہ سوداوی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے علامات انتفاخ ریحی
کے دفعتہً عارض ہوتا ہے اور بطرف کویہ کے مائل ہوتا ہے اور صورت اس کی ایسی ہوتی
ہے جیسے کسی شخص کو مکھی کاٹے اور وہ مقام خاص سوج کر متورم ہو جاتا ہے اور فصل
صیف میں او مشائخ کو عارض ہوتا ہے اور اس ورم میں ثقل اور گرانی نہیں ہوتی ہے اور
بلغمی بہت سرد اور ثقیل ہوتا ہے اور دبانے سے جو نشان اس میں پڑے ایک ساعت
بدستور اپنی شکل پر باقی رہتا ہے اور ملنے سے اثر دبانے کا نہیں رہتا ہے اور نہ اس میں
درد ہوتا ہے اور سوداوی اکثر تمام پلک کو شامل ہوتا ہے اور تمام آنکھ کو شامل ہوتا ہے اور
اس میں صلابت اور تمدد بھی ہوتا ہے جو حاجبین اور وجنتین یعنی دونوں رخساروں تک
پہنچتا ہے مگر اس ورم میں درد شدید معتد بہ نہیں ہوتا ہے اور رنگ اس کا تیرہ ہوتا ہے اور
اکثر بعد رمد کے لاحق ہوتا ہے خواہ بعد جدری کے یقیناً علاج واجب ہے کہ ابتدا علاج
کی استفراغ بدن اور تنقیہ سر سے کرنی چاہیے جو ورم مائل بلغمی مادہ کی طرف ہو ضماد خطمی
کا استعمال اس سے زیادہ قوی برگ بید البحیر پیس کر پھٹکری ملا کر لیپ کریں تکمید اسفنج
کو سرکہ میں بھگو کر اور گرم پانی سے کریں ایضا لطوخ صبر اور فیلزہرج اور شیاف مامیثا
اور فوفل اور زعفران آب برگ مکو میں تیار کریں کہ یہ نافع ہے فصل اٹھارھویں کثرت
طرف کے بیان میں زیادہ پلکوں کا جھپکنا کبھی آنکھ میں تنکا یا خس وخاشاک پڑنے
سے پیدا ہوتا ہے اور یہ خفیف ہوتا ہے اور کبھی بوجہ کٹ جانے کے بھی پلکیں جھپکتی ہیں

اور اکثر اصحاب تمدد جو آمادہ اور مہیا تمدد کے ہوتے ہیں انہیں اکثر یہ امر لاحق ہوتا ہے اگر پلکوں کا جھپکنا امراض حادہ میں عارض ہو منذر تشنج اور تمدد کا ہوتا ہے فصل انیسویں انتشار الشعر کے بیان میں پلکوں کے بال کبھی بوجہ مادہ کے منتشر ہوتے ہیں اور کبھی بسبب موضع اور مقام خاص کے سبب مادی یا اس طرح پر ہو کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جیسے آخر امراض حادہ میں بروقت ضعف کے یہ بات عارض ہوتی ہے خواہ فساد عارض ہو اس مادہ میں جو قریب منبعت شعر کے ہوتا ہے جیسے داء الثعلب اس کی صورت یہ ہے کہ باطن جفن میں رطوبت حار خواہ مالحہ یا بورقیہ پیدا ہو اور ظاہر جفن میں کوئی آفت محسوس نہیں ہوتی ہے مگر بالوں کو ضرر البتہ پہنچتا ہے جو انتشار شعر بوجہ موضع اور مقام کے ہوتا ہے اس میں یہ بات ہوتی ہے کہ آفت مقام خاص میں ظاہر ہوتی ہے خواہ صلابت اس مقام میں پیدا ہو جاتی ہے یا غلاظت اور گندگی ہو جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اسے راہ اور منفذ خروج کا نہیں ملتا ہے خواہ ورم یا تاکل پیدا ہتا ہے اور اس پر سرخی اور لذع شدید دلالت کرتی ہے علاج جو انتشار شعر بوجہ خصوصیت موضع کے ہو اس کا علاج پہلے یہی ہے کہ اسی آفت کا علاج کریں جو اس مقام خاص میں ظاہر ہو جیسے ہر ایک آفت کا جداگانہ علاج مقامات خاص میں مذکور ہے اور جس کا سبب مادہ نہ ہو اس میں انعاش بدن کا او تغذیہ کرنا چاہیے اور استعمال ادویہ جاذبہ کا جو مادہ بالوں کا پلکوں کی طرف جذب کریں اور وہ ادویہ جن کا ذکر ہم قرابادین میں خواہ الواح ادویہ مفردہ میں کریں گے اور کر چکے ہیں ان کا استعمال کریں اور جو انتشار بوجہ رطوبت فاسدہ کے ہو اس کے علاج میں توجہ تنقیہ سر اور تنقیہ عضو خاص کا کریں اس کے بعد علاج شعر کا کرنا چاہیے سرمے جو اس مرض میں نافع ہیں اس میں سے حجر ارمنی لاورد ہے اور مرکبات میں سرمہ خستہ خرمائے خشک ہمراہ لاذن کے جو قرابادین میں مذکور ہے خواہ خرمائے خام کی گٹھلی جلا کر سو درہم اور ناردین دو درہم دے کر سرمہ تیار کریں مجرب دوا ایک یہ ہے کہ سنبل اسود کو سرمہ سا پیس کر سلائی سے لگائیں ایضا

چوہے کی مینگنی جلا کر خواہ بدون جلانے کے شہد ملا کر استعمال کریں خصوصاً اگر بوجہ علاق کے انتشار شعر عارض ہوا ہو خواہ جس زمین میں انگور پیدا ہوا کی مٹی اور زعفران رومی جسے اقلیطی کہتے ہیں ساتھ ہی ہم وزن لے کر بطور سرمہ کے استعمال کریں اگر انتشار شعر کے ساتھ کھجلی اور سرخی اور تاکل بھی ہو اس کے واسطے یہ دوا مجرب ہے انار مسلم ایک عدو سرکہ میں جوش دیں سا آنکہ خوب مہرا ہو جائے اور اسی میں سے مقدار مناسب عضو ماؤف پر لگائیں جتنی چیزیں چسپاں کرنے کے لائق ہیں اس مرض میں علی العموم نافع ہیں ایضا اسی وجہ سے اقلیمیا قلقطار زاج ہم وزن لے کر پیسیں اور استعمال کریں منجملہ مجر بات کے یہ دوا ہے فضلہ سوختہ خرگوش آٹھ درہم مینگنی بکرے کی تین درہم دونوں سے اکتحال کریں خواہ مکھیوں کے سر کو جدا کر کے خشک کریں اور سرمہ بنائی خواہ ریٹھ کو جلا کر پیسیں اور گوسپند خواہ ریچھ کی چربی میں لت کر کے طلا کریں کہ اس دوا سے اچھی طرح بال اگ آتے ہیں اور سیاہ بھی کرتی ہے ایضا سرمہ بریان ایک جزو فلفل ایک جزو قلقل ایک جزو قلعی سوختہ مغسول چار جزو زعفرانچار جزو ناردین تین جزو ختہ خرما سوختہ دو جزو مجموع اجزا سے سرمہ تیار کریں اور لگائیں فصل بیسویں شعر منقلب کے بیان میں کبھی پلکوں میں کوئی بال پلٹ کر اور دوھرا ہو کر جم جاتا ہے خواہ کوئی بال زیادہ حد سے بڑھ کر پیدا ہوتا ہے اور ایذا دیتا ہے اس کا علاج پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے لازم ہے التزاق اور نظم بالا برہ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے اور کی داغ دینا اور نتف التزاق کے معنے چسپیدہ کرنے کے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو بال دوھرا ہوا ہے اسے اٹھا کر بذریعہ مصطگی راتیانج او صمغ اور دبق یعنی لاسہ جس سے چڑیمار چڑیا پکڑتے ہیں خواہ مویزک اصلی جس کے اندر ایک رطوبت چسپیدہ ہوتی ہے اور وہ سریش جو صدف کے اندر سے نکلتا ہے الغرض ایسی دواؤں سے درست اور برابر کر دیں خواہ صبر اور انزروت اور کتیرا اور کندر محلول سپیدی بیضہ میں اس کے ذریعہ سے چسپاں کریں ایک طریقہ التزاق کا عمدہ یہ ہے کہ روغن چینی سے الصاق

کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ غری جین جس کا ذکر قرابا دین میں ہوا ہے التزاق کریں نظم بالا برہ سے یہ مراد ہے کہ سوئی کے ذریعہ سے بال کی نوک جو دوھری ہونے سے پلک میں گھس گئی ہے اس طرح نکالیں کہ سوئی کو پلک کے اندر آنکھ کے باہر سے گڑ کر اس طرح پر داخل کریں کہ جہاں بال کی نوک گڑ گئی ہو ٹھیک اسی جگہ سوئی کی نوک پہنچے اور جب اس کے پہنچنے کا ٹھیک مطلوب جگہ پر یقین ہو جائے بال کو اس کی سمت میں کر کے سوئی کو دوسری طرف نکال لیں اور بال کو اٹھالیں تا کہ سیدھا ہو جائے پھر اگر دوسری طرف سوئی کی نوک وار پار کرنے میں دشواری ہو اور تکلیف زیادہ ہو سوئی کے ناکہ میں اس بال کو اسی طرح سے داخل کر کے سیدھا کر دیں تا کہ مثل اور بالوں کے سیدھا ہو جائے اور اگر دوبارہ سوئی کے داخل کرنے میں اضطرار ہو اور اس مقام خاص میں تکرار اس عمل کی نہ ہو اس لئے کہ دوبارہ گڑونا سوئی کا او ایک سوراخ میں دومرتبہ داخل کرنا موجب توسع ثقبہ اور پھیل جانے سوراخ کا ہوتا ہے او سوراخ کے وسیع ہونے سے بال کی گرفت اچھی طرح نہیں ہوسکتی بنظر اس دشواری کے چاہیے کہ دوبارہ کسی اور مقام میں سوراخ کریں تقصیر جفن بذریعہ قطع کے یہ غرض ہے کہ جو مقام روئیدگی اس بال کا پلک میں ہے اسے کاٹ ڈالیں بعض اطبا نے یہ تجویز کیا ہے کہ جس مقام کا نام اجانہ ہے یعنی پلکوں کی باڑھ کے قریب یہاں بال پلٹ کر چسپیدہ ہو گیا ہو اسی مقام کو چاک کر کے بال کو سیدھا کریں اور زخم کا اندمال کریں کہ نیا گوشت ضرور پیدا ہوگا اور اس گوشت سے بال کو کچھ تعلق نہ ہوگا اور اس زمانہ میں بال کو خوب درست کرتے رہیں اور خیال رکھیں کہ پھر دوھراہ ہونے پائے داغ دینا عمدہ وہی ہے کہ ٹیڑھی اور خمدار سوئی سے ہو اور وہ سوئی سونے کی بنی ہوئی ہو جس کا بیان سابقا ہو چکا ہے پس لازم ہے کہ پلک کو کھینچ کر دراز کریں اور اسی سوئی سے مقام روئیدگی شعر کو داغ دیں پھر عود نہ کرے گا اور کبھی ایک مرتبہ داغ دینے پر کفایت نہیں ہوتی لہذا دومرتبہ خواہ تین مرتبہ داغ دیتے ہیں کہ پھر ہرگز انقلاب شعر کا عود نہیں ہوتا نتف یعنی بال اکھیڑنا جو مانع

روئیدگی ہے اس کا دستور یہ ہے کہ بال اکھیڑ کر مقام خاص پر دوائیاں جو مانع ان کے بالوں کی ہیں استعمال کریں خصوصاًوہ ادویہ جو خاص پلکوں کے بال اگنے کی مانع ہیں اور ادویہ فردہ کے الواح میں مذکور ہو چکی ہیں اور شعر زائد کے علاج میں مذکور ہوتی ہیں ا ن سے علاج کریں۔

فصل اکیسویں شعر زائد کے بیان میں

شعر زائد کی پیدائش کثرت رطوبت متعفن سے ہوتی ہے جو اجفان میں یکجا ہو جاتی ہے علاج پہلے تنقیہ بدن اور سر اور آنکھ کا کریں اسی طرح پر جو معلوم ہو چکا ہے بعد اس کے استعمال تیز سرمون کا جن سے تنقیہ پلکوں کا رطوبت سے ہو جائے کرنا چاہیے جیسے باسلیقون اور روشیانا احمر حاد اور اخضر حاد اور شیاف ہلیلجی خصوصاً اگر ذمعہ یعنی ڈھلکا بھی ہو خواہ کوئی اور عارض اعراض اخلاط سے پیدا ہوا گر یہ تدبیرات کارگر نہ ہوں بال جو زائد ہے اسے اکھیڑ ڈالیں اور جہاں یہ بال پیدا ہوا تھا اس مقام پر ساہی کا خون خواہ اسی کا پتہ خواہ تلخہ حمالاون یا تلخہ نسر یعنی گد کا تلخہ خواہ تلخہ گوسپند کو جدا جدا استعمال کریں اور کبھی یہ سب پتے معہ خون کے جند بیدستر میں ملا کر بطور شیاف کے تیار کیے جاتے ہیں بشکل فلس ماہی کے اور بروقت حاجت کے استعمال کیے جاتے ہیں اس طرح پر کہ اس کو چھیل کر لعاب دہن انسان سے تر کر کے پلک پر چسپاں کرتے ہیں اور نصف ساعت تک صبر کرتے ہیں کہ دوا خوب اثر کرے منجملہ معالجات جید کے یہ دوا ہے کہ تلخہ قنفذ اور تلخہ حمالاون اور جند بیدستر ہم وزن لے کر کبوتر کے خون میں ملا کر استعمال کریں قراد یعنی کلنی جو چیچڑ چیچڑے کیڑے بدن میں پڑتے ہیں خصوصاً کتے کی کلنی کا خون اس کے واسطے بہت نافع تجویز کیا ہے اور مینڈک کا خون بھی اسی طرح مفید کہتے ہیں مگر تجربہ کرنے سے کچھ اس کا فائدہ ظاہر نہ ہوا بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ قطران سے مخلوط کر کے استعمال کریں تو خطا نہ ہو یہ بھی ایک ترکیب لوگوں نے لکھی ہے تلخہ نبر یعنی گد کو خاکستر یا نوشادر یا عصیر کراث میں ملا کر استعمال کرنا چاہیے

اور خصوصاً اگر دونوں آگ پر بھنتے وقت ملائے جائیں اور رگ کر خشک ہو جائیں اور خاکستر صدف کی اگر ملے بہت ہی عمدہ ہے زنگ آلودہ لوہے کے چرک کو آب دہن انسان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے اگرچہ درد بھی پیدا کرے آرمینیہ اور نوشادر ملا کر بھی مجرب ہے خصوصاً گدھے کا سم جلا کر پرانے سرکہ میں داخل کریں اسی طرح ربد البحر اسفیوش کے پانی میں بوجہ تخذیر اور تبرید مقام کے پر بال کے اوگنے کو روکتا ہے فصل بائیسویں التصاق اشفار کے بیان میں یعنی پلکوں کی چڑ جو بطور باڑھ کے ہے اس کا چپٹ جانا اکثر بعد رمد کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے انزروت اور شکر طبرزد ہم وزن دونوں لے کر ربع جزو زبد البحر ملا کر پیسیں اور موضع اشفار پر چھڑکیں بہت نافع ہوگا مقالہ چوتھا احوال قوت باصرہ اور افعال میں اسی قوت کے اور اس مقالہ میں چند فصلیں ہیں فصل اول ضعف بصر اور رقت بصر کے بیان میں موجب اور سبب اس کا کبھی مزاج عام جو تمام بدن میں ہوتا ہے خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن میں ہوتا ہے خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص اٹھتی ہو یا برودت مادہ خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص اٹھتی ہو یا برودت مادی خواہ ساذج خواہ حرارت مادی یا غیر مادی سبب اس مرض کا ہو اور پھر یہ کیفیات تابع کسی دماغی سبب کے ہوں جو امراض دماغیہ مشہورہ سے ہو اور وہ مرض خاص جو ہر دماغ میں پیدا ہوا ہو یا تمام بطن مقدم میں یہ مرض مثل ضربہ وغیرہ کے عارض ہو کہ اس کی وجہ سے تنگی اس بطن میں پیدا ہوئی ہو اور بصارت چشم کی متضرر ہو گئی ہو یا جزء مقدم میں بطن مقدم کے یہ فتور عارض ہوا ہو اکثر یہ ضرر بطن مقدم میں خواہ یہ ضرر آنکھ میں بوجہ غلبہ رطوبت خواہ یبوست کے ہوتا ہے جو بعض امراض اور حرکات مفرطہ بدنی اور نفسانی کے خواہ بعد استفراغ کے مفرط کے جن سے

سقوط اور خشکی مادہ بصر میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت کسی ایسے امر کے جو خاص روح
باصرہ سے یا جو چیزیں متصل دماغ باصرہ کے از قسم اعصاب وغیرہ ہیں ان کے ضرر
سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے جیسے عصبہ مجوفہ میں کوئی خلل پیدا ہو خواہ رطوبات اور طبقات
میں حادث ہو روح باصرہ کو کبھی یہ خلل عارض ہوتا ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور کبھی غلیظ
ہو جاتی ہے اور کبھی کم ہو جاتی ہے لیکن اگر روح باصرہ میں کثرت پیدا ہو اس سے افضل
کوئی شے نہیں او سوائے نفع کے ضرر کا احتمال کثرت روح باصرہ سے نہیں ہوتا ہے رقت
روح باصرہ کی اکثر بوجہ یبوست کے ہوتی ہے اور کبھی بوجہ شدت تفریق بطر کے جو
بروقت نظر کرنے اور دیکھنے کے طرف آفتاب وغیرہ اشیاء مشرقہ کے عارض ہوتا ہے
رقت بصر پیدا ہوتی ہے اور کبھی تفریق بصر سے چونکہ اجتماع مفرط عارض ہوتا ہے لہذا
نوبت احتقان محلل کی پہنچتی ہے اسی وجہ سے پہلے تکثیف پیدا ہوتی ہے اس کے بعد
دوبارہ زیادہ رقت پیدا ہوتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے تاریکی میں زیادہ دیر تک
ٹھہرنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہے غلظ روح باصرہ میں بوجہ رطوبت کے عارض
ہوتا ہے اور اجتماع شدید اس درجہ کا کہ وہاں استعمال مزاج رقیق کا نہ ہو سکے ایضا
باعث غلیظ کا ہوتا ہے کبھی سبب رقت اور غلظ دونوں کا اصل خلقت میں اور کبھی بیماری
سے ہوتا ہے اور کبھی شدت یبوست اور کثرت استفراغ اور ضعف مقدم دماغ سے اور
صعوبت سے مرض کے ہوتا ہے اور قرب موت میں جب تحلل روح کا ہو اس وقت
بھی یہی ضرر آنکھ میں پیدا ہوتا ہے خواہ ضعف کی وجہ سے قرب موت میں یہ امر عارض
ہوتا ہے جو آفت بسبب طبقات ۔۔۔ کے بدون شرکت طبقات اندرونی کے عارض ہو
اس کی بھی وجہ یا جو ہر طبقہ کے فساد سے ہوتی ہے خواہ جو منفذ اس میں ہے اس کے خلل
سے پیدا ہوتا ہے پھر جو آفت بوجہ مثل طبقات کے عارض ہو اس کا کبھی تو ایک مزاج
ردی ہوتا ہے اور اکثر یہ بوجہ احتباس بخارات کے اسی طبقہ میں خواہ کوئی رطوبت فضلی
اس کے مخالط ہوتی ہے خواہ جفاف اور خشکی اور سوختگی اور تخسف یعنی اندر گھس جانا جو اس

چر کناک ہو جائے یا اپنے مکان طبعی سے الگ ہٹ جائے یہ انحراف غیر طبعی قبول ضوء اور الوان کے دیکھنے کو مضر ہوگا رطوبت بیضیہ میں اگر کثرت بیش از حد پیدا ہو یا غلیظ ہو جائے اور اس کے وسط میں سامنے ثقبہ کے ہو خواہ اگر وسط کے ہو یا جمیع اجزا میں اس رطوبت کے غلظ پیدا ہوں ان سب صورتوں میں سبب قلت اشفاف کا ہوگا خواہ کچھ رطوبات اور انجرہ اس کے مخالط ہوں اور اشفاف کو بدل دیں اس لئے کہ بخارات اور ادخنہ غریب جو خارج سے اٹھتے ہیں فقط ان کے اٹھنے سے اس رطوبت کو ایذا پہنچتی ہے چہ جائیکہ اس میں داخل ہو جائیں اور آمیختہ ہوں جتنے جبوب از قسم بقول اور غلہ وغیرہ کے ایسے ہیں کہ نفخ پیدا کرتے ہیں اور منجر ہیں ان سے ثقل بطر بھی ضرور پیدا ہوتا ہے رطوبت زجاجی کی مضرت قوت ابصار میں اولی اور بالذات نہیں ہے بلکہ چونکہ اس رطوبت کی خرابی سے جلیدیہ کو ایسا ضرر پہنچتا ہے کہ اعتدال سے جاتی رہتی ہے بوجہ اس کے کہ۔۔۔۔پر غذائے معتدل وارد کرتی ہے لہذا ابصار کو بالعرض مضر ہوتی ہے جو آفت بوجہ عصبہ مجفہ کے پیدا ہوتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ سدہ عارض ہو خواہ ورم یا انتہاک اور ناتوانی پیدا ہو علامات یہ مرض اکثر بوجہ شرکت تمام بدن کے عارض ہو اس کی علامت وہی ہے جو تمام بدن کے مزاج پر دلیل ہو اور اگر فقط بشرکت دماغ کے عارض ہو کوئی علامت ان علامات سے ہوگی جو دماغ کی آفت پر دلیل ہوتے ہیں او اس کے ہمراہ تمام حواس بھی آفت رسیدہ ہوں گے اس علامت سے دماغ کی شرکت بخوبی پہچانی جاتی ہے بعض قسم کے ضرر ایسے ہیں کہ انہیں خصوصیت قوت شامہ سے بہ نسبت سامعہ کے زیادہ ہے جیسے چوٹ ایسی لگے جو تنگی چشم جزء مقدم دماغ میں پیدا کرے کہ ساعت اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہے اور آنکھ کھلی رہتی ہے کہ اس کا بند کرنا ممکن نہیں ہوتا اور باوصف کھلے رہنے کے کچھ نظر نہیں آتا علامت اس ضرر کی جو خاص روح باصرہ میں پہنچ کر موجب ضعف ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر روح باصرہ رقیق اور قلیل ہوگی نزدیک شے ہر شے کو پورا اور بخوبی دیکھے گی اور دور سے بخوبی دیکھ نہ سکے گی اور

اگر رقت کے ساتھ مقدار میں کثرت بھی ہوگی اس وقت قریب اور بعید دونوں کو پورا دیکھے گی اور لیکن رقت زیادہ ہوگی روشن اور منیر چیز کے دیکھنے پر زیادہ قادر نہ ہوگی بلکہ ضو اور چمک جسم منیر روح کو جدا کر دے گی اور تفریق پیدا کر دے گی اور اگر روح باصرہ زیادہ غلیظ ہوگی دور کی چیز بعد تامل کے بخوبی دیکھے گی اور قریب کے شے اچھی طرح نظر نہ آئے گی سب ان امور کا ان لوگوں کے نزدیک جو قائل مخروج شعاع ہیں اور کہتے ہیں کہ ابصار اسی طرح سے ہوتا ہے کہ خطوط شعاعی آنکھ سے نکل کر شے مبصر سے مل جاتے ہیں او مخروط شعاعی کا قاعدہ شے مبصر پر منطبق ہوتا ہے اور اس مخروط مذکور آنکھ میں ہوتا ہے الغرض ان کے مذہب پر اس طرح درست ہوتا ہے کہ جو حرکت اس شعاع کی مکان بعید میں ہوتی ہے اس وقت رطوبت غلیظ کی تلطیف او تعدیل قوام ہو جاتی ہے۔ جیسے اکثر حرکت مسافت بعید کی بروقت کم ہونے روح باصرہ کے تحلیل روح کی کر دیتی ہے پس کسی قدر نظر نہیں آتا اور جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ شج مرئی کے بذریعہ مشف آنکھ میں پہنچتی ہے خواہ او رمذاہب کی بنا پر سبب اس مرض کا یہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جلیدیہ کی حرکت بعید شے کی دیکھنے میں شدید ہوتی ہے اور شدت حرکت سے ترقیق روح غلیظ کی پیدا ہوتی ہے جو اسی جلید ذیہ میں جاگزین ہے لہذا روایت بعید کی بخوبی ہوتی ہے اور روح رقیق کی تحلیل ہو جاتی ہے خصوصاً اگر باوجود رقت کے قلت بھی ہو پھر اس وقت کچھ نظر نہ آئے گا ان دونوں تجویزوں میں تحقیق رائے صائب کی حکمائے طبعیین کے ذمہ پر ہے اطبا کا منصب اس کے تحقیق کا نہیں شناخت اس ضعف بصر کی جو بوجہ آفت رسیدہ ہونے طبقات اور ان رطوبات کے پیدا ہو جو اندرون طبقات چشم کے غائر ہیں البتہ کسی قدر دشوار ہے بشرطیکہ سوائے اسی آفت کے جو محض طبقات رطوبات مذکورہ میں پیدا ہوئی ہو اور کوئی شے موجب آفت نہ ہو لیکن ایسے وقت کبھی طبقات کے رنگ کی طرف خیال کر کے شناخت مرض کرتے ہیں اور کبھی طبقات کا چھوٹ ہونا اور تمدد اور سمٹنا خواہ خشکیدہ ہونا اور انہیں وجوہات سے

چھوٹا پڑ جانا بھی معین شناخت پر ہوتا ہے اور اسی طرح وہ رطوبت رقیق ہو کر طبقات پر ظاہر ہوتی ہے خواہ کوئی ایسی شے از قسم رطوبات مشابہ قوس قزح کے متخیل ہوتی ہے اس سے بھی شناخت پر ہو جاتی ہے اور کبھی طبقات میں ایک قسم کی یبوست اور کدورت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ آنکھ کے باہر سے تو نظر آتی ہے اور نہ پتلی آنکھ کی اس وجہ سے دکھائی دیتی ہے اور نہ کسی شخص کی صورت عکسی اس پتلی میں نظر آتی ہے کبھی یہی خرابی جو بوجہ یبوست اور کدورت مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہے خرابی حال قرینہ پر دلیل ہوتی ہے اور کبھی رطوبت بیضیہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہے جس کی آنکھ میں یہ کدورت خواہ یبوست پیدا ہوتی ہے اسے اپنی آنکھ مکھی کی ایسی صورت نظر آیا کرتی ہے پھر اگر یہی کدورت سامنے ثقبہ کے نظر آئے اور سب اجزا قرینہ کے مکدر نہ ہوں اوقت یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ کدورت فقط رطوبت بیضیہ میں پیدا ہوئی ہے اور رطوبت بیضیہ اپنی صفائی پر باقی نہیں رہی ہے اور اگر تمام اجزائے قرینہ میں کدورت مذکورہ پھیل جائے اور سب اجزا قرینہ کے مکدر ہو جائے اس وقت اتنی بات تو متیقن ہوگی کہ یہ کدورت قرینہ میں ضرور ہے مگر اس میں شک رہے گا کہ بیضیہ میں بھی یہ کدورت پہنچی ہے یا نہیں کبھی یہ خشکی بیضیہ میں عارض ہوتی ہے اور کبھی اسی یبوست کی وجہ سے جس وقت بعض اجزائے رطوبت مجتمع ہو کر تکاثف پیدا کرتے ہیں اور ان کی متفاقی زائل ہو جاتی ہے اور اس وقت آنکھ کے سامنے ایک روزن خواہ بہت سے سوراخ نظر آتے ہیں اور کبھی یہ آثار بطور پوشیدہ ثبور کے قرینہ میں ایسے متخیل ہوتے ہیں جیسے خیالات پانی اترتے وقت پیدا ہوا کرتے ہیں اور اکثر براہ غلطی یہی گمان کیا جاتا ہے کہ یہ خیالات وہی ہیں جو پانی اترنے سے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ ان سے یہ الگ ہیں تنگی ثقبہ کی اور کشادہ ہونا اس کا اور پانی اترنا خواہ دیگر حالات عصبہ مجوفہ کی وجہ سے جو ضعف بصارت میں پیدا ہوتا ہے اس کے بیان میں ہم کو تاخیر کرنی چاہیے کہ اپنے اپنے مقامات میں آئندہ بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو فساد بوجہ یبس اور خشکی کے پیدا

ہوتا ہے بروقت بھوک اور ریاضت محللہ کے اس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور بروقت استفراغ اور خالی ہو جانے کسی خلط بدنی کے اور ٹھیک دوپہر اور گرمی کے وقت اس میں شدت ہوتی ہے اور جو فساد بوجہ رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اس کی شدت کے اوقات برخلاف اوقات مذکورہ بالا ہیں یعنی جو اوقات زیادہ ہونے رطوبات کے ہیں انہیں اوقات میں شدت ہوتی ہے معالجات اگر ضعف بصارت کا سبب یبوست ہو ماء الجبن اور مرطبات اور مرطب دوائیں مفید ہوتی ہیں اور دودھ سر پر دوہانا اور پینے میں بھی استعمال دودھ کا کرنا فائدہ بخشے گا اور جتنے روغن مرطب ہیں ان کو سر پر لگانا خصوصاً اگر ضعف بصر ناقہین میں پیدا ہوا ہو اور نوم کا استعمال اور مرطب سعوطات کا خصوصاً روغن نیلوفر زیادہ سودمند ہے جو ضعف بصر بوجہ یبوست کے کسی طبقہ میں پیدا ہو اس کا علاج البتہ دشوار ہے اگر یہ ضعف بصر بوجہ رطوبت کے پیدا ہوا ہو استعمال ایسی چیزوں کرنا چاہیے جو محلل ہیں اور موقع ایسی چیزوں کے استعمال کا بعد استفراغ کے ہے قے کرنے سے بھی کسی قدر نفع ہوتا ہے بشرطیکہ یہ رفق اور نرمی سے کی جائے خصوصاً مشائخ کو زیادہ مفید ہے اور دشواری سے خواہ عنیف قے زیادہ مضر ہوتی ہے غرغرہ اور صنخوطات اور عطوسات بھی نافع ہیں منجملہ استفراغات نافعہ کے ضعف بصارت میں یہ ہے کہ روغن بید انجیر کا استعمال کریں جو چیز سر پر بخارات کے چڑھنے کو منع کرتی ہے ان کے استعمال کا بھی لحاظ رہے جیسے اطریفل خصوصاً سوتے وقت استعمال ایسی چیزوں کا ضرور ہے یہ مرض نیچے کے بدن سے جس قدر ریاضتین ہوتی ہیں ان سے بھی منتفع ہوتا ہے اسی طرح نیچے کے اعضا کی مالش بھی اسے مفید ہے پھر اگر سبب مرض کا مادہ غلیظ ہو اس کا علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جو خراش جلد میں پیدا کریں اور آنکھ کی لوح یعنی نقشہ جو ادویہ مفردہ کی جلد میں ہے اس میں تلاش کریں اور جس وقت ادویہ حادہ کا استعمال کیا جائے ضرور ہے کہ اس کے ہمراہ ادویہ قلاضہ بھی استعمال میں رہیں ایسے موقع پر توتیائے مغسول کا استعمال جو پروردہ ہو ہمراہ آب

مرزنجوش خواہ آب رازیانہ خواہ آب بادروج اور عصارہ فراسیون کے بھی مفید ہے اور سرکہ کی مداومت ہمراہ حضض کے آنکھ کو نافع ہے اور مدت دراز تک اس کی قوت کو محفوظ رکھتی ہے تراشہ ہلیلہ ہمراہ گلاب کے بھی بہت نافع ہے جس وقت رطوبات رقیق ہوں اور آنکھ میں خارش بھی پیدا ہو منجملہ اکحال کے ایسے وقت میں مرارات یعنی تلخوں کا استعمال بھی مفید ہے تنہا کسی ایک جانور کا تلخہ ہو جیسے تلخہ کبک اور تلخہ آہو یا تلخہ شبوط یعنی مار ماہی خواہ تلخہ رخمہ جسے موش گیر بھی کہتے ہیں اور تلخہ سگ بازاری اور کیش کوہی وغیرہ اور تلخہ حبارا یعنی چرز کو اس باب خاص میں خاصہ عجیبہ ہے اور چاہیں انہیں تلخوں کو مرکب کرلیں روغن جو اس مرض میں بکار آمد ہیں از انجملہ ہے بید انجیر اور روغن نرجس روغن حب الغار روحن ترب روغن حلبہ روغن سوسن اور روغن مرزنجوش روغن بابونہ روغن اقحوان بادروج کے پانی سے اکتحال بہت زیادہ مفید ہے منجملہ ادویہ جیدہ اور معدلہ کے ایک دوا یہ ہے کہ دو عدد جوزا اور تین گٹھلیاں ہلیلہ زرد کی جلائیں اور خاکستر سیاہ ان کی لے کر پیسیں اور ایک مثقال مرچ سیاہ بدون جلائے ہوئے اس پر اضافہ کریں اور اسی کا سرمہ بنا کر اکتحال کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ ہے کہ عضارہ انار میخوش کو پکائیں تاکہ نصف جل جائے باقی ماندہ کا نصف وزن شہد خالص ملا کر دھوپ میں رکھیں اور استعمال کریں اسی طرح اگر آب انارین دو مہینہ گرمیوں کی دھوپ میں رکھیں اور صاف کر کے اس میں صبر اور دار فلفل اور نوشادر اور کبھی بدون آمیزش نوشادر کے نرم نرم پیسیں اور پسی ہوئی دوائیں فی رطل آب انارین بقدر تین درہم کے ملائیں اور بحفاظت رکھ چھوڑیں کہ جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی فائدہ زیادہ بخشے گا اور اجود ہوگا منجملہ ادویہ نافعہ کے ایسے وقت میں وج ترکی اور مامیران سرمہ سا پیس کر استعمال کرنا اسی طرح سے آب پیاز ہمراہ شہد کے مفید ہے اور شیاف تلخوں کا قوی تر ہے اور زیادہ قوت اور تلخہ باز اور گدکا ہے اور اگر ایک کھرل معہ بٹہ تانبے کا ہو اور اس میں چند قطرے سرکہ کے اور ایک قطرہ شہد کا ڈالیں اور پیسیں یہاں تک کہ سیاہ ہو جائے اور

بعد اس کے اس سے اکتحال کریں نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چربی بھنی ہوئی خواہ پختہ اور مطبوخ کر کے کھانا اس قدر مقوی ہے کہ ضعف بصر مزمن کو زائل کر دیتی ہے اور جو شخص سانپ کے گوشت کھانے پر قادر ہو یعنی سمیت سانپ کی اسے مضر نہ ہو اور وہ گوشت اسی ترکیب سے پختہ کرتا ہو جس طرح تریاق کے نسخہ میں پختہ ہوتا ہے اور اس ترکیب کی تفصیل باب جذام میں اچھی طرح مذکور ہوئی ہے اس کی آنکھ ضعف سے محفوظ رہے گی اور کمال حفظ صحت چشم اس شخص کو نصیب ہوگا منجملہ ادویہ جیدہ کے واسطے مشائخ کے اگر ان کی آنکھ میں ضعف پیدا ہوا ہو بوجہ کثرت جماع کے خواہ اسی قسم کے اور استفراغ اخلاط اور مواد کی وجہ سے یہ دوا ہے چھ قیراط توتیائے مغسول شراب بقدر حاجت داخل کر کے روغن بلسان توتیا سے اتنا زیادہ کہ توتیا اس میں گھل جائے پہلے توتیا کو پیسیں اس کے بعد روغن بلسان ملائیں بعد ازاں شراب داخل کریں پھر جیسا چاہیے اسی طرح پیسیں اور اٹھا رکھیں دوائے آخر کہ اسے اطبا نے عظیم النفع تجویز کیا ہے حتی کہ اگر اسے لگا کر آفتاب کی طرف نظر کریں تو ہرگز کسی طرح کا ضرر آنکھ کو نہ پہنچے گا حجر ساعس اور حجر مقناطیس اور حجر اجاطیس یعنی یشب ابیض اور شادنج اور بابونہ اور فودنج عصارہ کندش ہر واحد ایک جزو تلخ افعی ہر واحد ایک جزو یہ سب لے کر استعمال کریں سر میں کنگھی کرنا خصوصاً مشائخ کو بہت نافع ہے پس چاہیے کہ ہر روز چند مرتبہ سر میں کنگھی کیا کریں اس لئے کہ بخارات کو اوپر کی طرف جذب کرتی ہے اور آنکھ کی جہت سے جداگانہ جہت میں جذب کرتی ہے صاف پانی خواہ کبود رنگ پانی میں ڈوبنا اور غوطہ لگانا اور آنکھ اس میں کھولنا اس قدر کہ ممکن ہو یہ آنکھ کی حفظ صحت ہے خصوصاً جوانوں کی آنکھوں کے لئے زیادہ درکار ہے اور قبل طعام کے طبیخ افسنتین اور سکنجبین عنصلی کا استعمال کرنا یا کوئی اور ایسی دوا جو ملین ہو اور فضول معدہ کو قطع کرے ہر ایک شخص کو ضرور ہے خصوصاً جو شکایت صعود بخارات کی معدہ سے طرف سر کے کرتا ہو اور رطوبت سے اس کو ضرر پہنچتا ہو اس کو نہایت ضرور ہے بصارت کی مضر چیزیں جتنی

چیزیں بصارت کو مضر ہیں ان میں سے کچھ تو افعال و حرکات ایسے ہیں کہ ان سے بصر کو ضرر پہنچتا ہے اور چند غذائیں بھی مضر ہیں اور چند تصرف اور تدبیرات غذائیہ ایسے ہیں اگرچہ وہ غذا فی نفسہ مضر نہیں ہے لیکن ایسے برے طور سے استعمال اس کا ہوتا ہے کہ مضر بصارت کو ہوتی ہے افعال اور حرکات مضر بصارت کی عام شناخت یہ ہے کہ جو فعل اور جو حرکت مجفف ہو اور خشکی پیدا کرے وہ ضرور بصارت کو مضر ہوتی ہے مثلاً بکثرت جماع کرنا خواہ مشرقات یعنی روشن اور چمکتی ہوئی چیزوں کو دیر تک دیکھنا باریک خط کو اکثر پڑھنا کہ ایسے حرکات اور افعال کی کثرت مضر ہے اور توسط اور انداز معین پر ایسے افعال باصرہ کو نافع ہوتے ہیں اسی طرح باریک اعمال اور کاریگری جیسے درزی اور رفو گر خواہ اور پیشہ ور جو باریک کام بناتے ہیں کہ ان کی آنکھوں کو بھی بہت ضرر پہنچتا ہے جب حد اعتدال سے ان کی محنت بڑھ جائے اسی طرح اکثر بروقت امتلائے معدہ کے خواہ حالت گرسنگی میں سونا اس سے بھی ضعف بصر زیادہ ہوتا ہے بلکہ جس شخص کو ضعف بصر کی شکایت ہو اس پر واجب ہے کہ بعد غذا کے اتنا صبر کرے کہ ہضم اول طعام کا ہو جائے پھر سورہے اسی طرح ہر ایک قسم کی امتلا غذائی یا خلطی وہ بھی بصارت کو مضر ہے اسی طرح جس چیز سے طبیعت میں جفاف اور خشکی پیدا ہوتی ہے وہ بھی مضر ہے اور جس چیز سے عکر یعنی تلچھٹ خون میں زیادہ پیدا ہو جیسے نمکین چیزیں اور تیز مثل مرچ وغیرہ کے وہ بھی مضر ہے اور سکر یعنی مستی شراب وغیرہ کی بھی مضر ہے قے کرنا اس لحاظ سے کہ معدہ کو پاک کرتی ہے بصارت کو بھی مفید ہے اور مضر اس وجہ سے ہے کہ مواد دماغی کی تحریک کر کے انہیں بطرف آنکھ کے دفع کرتی ہے پھر اگر ایسی ہی ضرورت ہو کہ بدون قے کرنے کے چارہ نہ ہو مناسب یہ ہے کہ بعد طعام کے بہ نرمی قے کرائی جائے استحمام بھی بصارت کو مضر ہے اور بہت زیادہ سونا اور زیادہ رونا اور بکثرت فصد کا استعمال اور خصوصاً پے در پے پچھنے لگانے بھی مضر ہیں غذاؤں میں نمکین غذا اور تیز اور مبخر اور اسی طرح جو غذا فم معدہ کو ایذا دے اور شراب غلیظ جو با

کدورت ہو اور کراث یعنی گندنا اور بصل یعنی پیاز اور بادروج کا کھانا اور زیتون خام اور سویا اور کربتہ اور عدس یعنی مسور عشا کا بیان فارسی زبان میں شبکوری اور ہندی میں رتوندھی کہتے ہیں کیفیت اس کی یہ ہے کہ رات کو مطلق نظر نہیں آتا اور دن کو نظر آتا ہے مگر آخر روز سے بصارت میں ضعف شروع ہوتا ہے سبب اس مرض کے پیدا ہونے کا کوئی رطوبت ہے رطوبات چشم سے یا غلیظ ہوجانا رطوبت کا یا رطوبت روح باصرہ کی خواہ اس کا غلیظ ہونا اکثر یہ مرض انہیں لوگوں کو ستاتا ہے جس کی آنکھ سرمہ گون اور ازرق نہیں ہے خواہ جن لوگوں کے حدقہ چشم چھوٹے ہیں خواہ جو لوگ رنگین چیزوں کو بکثرت دیکھا کرتے ہیں یا ریح اس کی آنکھ میں زیادہ ہو اس لئے کہ اس کو دلالت ہے اسبات پر کہ روح باصرہ اصل خلقت میں کم پیدا ہوئی ہے کبھی شبکوری کے حدوث کا سبب کوئی اور مرض آنکھ کا ہوتا ہے اور کبھی بشرکت معدہ اور دماغ کے بھی شبکوری پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک قسم کی شاخت انہیں علامات سے ہوتی ہے جنہیں ہم نے بیان کیا ہے اور امراض چشم کے ابواب میں دیکھو علاج شبکوری کا اگر خون کی زیادتی ہو قیفال کی فصد خواہ ماقین کی فصد کرنی چاہیے اور جتنی چیزیں مستفرغ اوپر مذکور ہوچکیں جن سے استفراغ مادہ بخوبی ہوتا ہے اور معروف اور مشہور ہیں ان کا استعمال کریں اور مکرر یہی کرتے ہیں تاکہ وہ کثرت خون کی جو مظنون تھی نہ رہے اکثر سقمونیا اور جندبیستر سے اگر استفراغ کیا گیا تو مفید ہوا ہے اور قبل طعام کے شراب زوفا خواہ زوفا اور سداب خشک سفوف بنا کر استعمال کریں اور بعد ہضم طعام اور قبل ہضم کے تھوڑی سی شراب کہنہ پلانی چاہیے منجملہ ادویہ مجربہ کے وہ پانی ہے جو بکری کی کلیجی سے ٹپکے اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کلیجی کو چھری وغیرہ سے گودیں اور بعد اس کے کوئلے کے انگاروں پر اسے رکھیں جب اس میں سے پانی ٹپکے اسے لے کر نمک ہندی اور دار فلفل اس پر چھڑک کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں بعض آدمی ان دواؤں کو چھڑک کر کلیجی کو آگ پر رکھتے ہیں اور جو پانی ٹپکتا ہے اسی کو بعینہ استعمال کرتے ہیں اس سے بھی وہی فائدہ پیدا ہوتا ہے

طرح کے رنگ آسمان کے سامنے اس طرح نظر آتے ہیں جیسے جو مساء میں وہ الوان پھیلے ہوئے ہیں اس مرض کا نام خیالات رکھا گیا ہے سبب اس مرض کا یہی ہے کہ ایک چیز غیر شیاف جلیدیہ او مبصرات کے بیچ میں ٹھہر جاتی ہے اور یہ شے یا تو ایسی ہے کہ اس کی مثل براہ عادت مبصرات میں نہیں دیکھی گئی ہے اور سوائے ایسے شخص کے جو قوی البطر ہو اور خارج از عادت کے چیزیں دیکھ لیتا ہو اور کسی کو وہ شے نظر نہ آئے یہ ہرج اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب آنکھ کی قوت اوسط درجہ کی ہو اگرچہ غایت درجہ کی ذکاوت حس پر نہ ہو بلکہ مجری عادت پر ہو اور پہلی قسم کی آنکھ یعنی جو عادت سے بڑھ کر دیکھ سکتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آنکھ قوی ہوتی ہے تو ضعیف اور پوشیدہ چیزیں جو ہوا میں ہیں انہیں بھی بروقت قریب آنے بصر کے دیکھ لیتی ہے حتی کہ وہ چھوٹے چھوٹے ذرے جو ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں جب ایسے ذرات قریب ایسے قوی النظر کے آجاتے ہیں دیکھ لیتی ہے اور چونکہ وہ ذرات قریب آنکھ کے آجاتے ہیں اور ضو اور روشنی ان میں ہوتی ہے حدید النظر پر پوشیدہ نہیں رہتے اسی طرح جو شخص کہ حدید البطر ہے اس کے جسم کے اندر جو انجرہ قلیل ہر وقت اٹھتے رہتے ہیں اور کوئی بدن صحیح اور علیل اور کوئی مزاج اور طبیعت اس سے خالی نہیں ہے وہ انجرہ بھی ایسے تیز نظر کے سامنے آنکھ کے نظر آتے ہیں اس وجہ سے کہ اس کی نگاہ اوسط درجہ سے زیادہ ہے البتہ جو لوگ نہایت درجہ کے ذکی الحس نظر میں نہیں ہیں ان کو یہ دونوں چیزیں یعنی ذرات جو اور بخارات اندرون جسم کے نظر نہیں آتے حدید البصر کو البتہ دکھائی دیتے ہیں اور ایسی غیر عادی چیزوں کا دیکھنا مرض میں داخل نہیں ہے اور نہ آنکھ کے مضرت کی یہ بات ہے دوسری قسم خیالات کے پیدا ہونے کی یہ ہے کہ سبب اس کا یا طبقات چشم میں ہو یا رطوبت چشم میں ہو اگر طبقات چشم میں ہو اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ طبقہ قرینہ میں نہایت چھوٹے چھوٹے اور پوشیدہ نشان اور آثار جدری یا رمد کے خواہ اور بثور کے آثار باقی رہ گئے ہیں کہ آنکھ سے باہر تو کچھ نظر نہیں آتا اور اندر آنکھ کے جہاں وہ

نشان باقی ہیں خود صاحب چشم کو نظر آتے ہیں اور جتنی مقدار ہوائے شفاف کی خواہ اور محسوسات کی ان نشان اور آثار کے سامنے خارج از چشم کے مقابل اس حصہ کے ثقبہ عنبیہ سے ہوتی ہے جو مقابل اس نشان کے پڑا ہے وہ مقدار نظر نہیں آتی اسی وجہ سے کہ وہ داغ چیچک وغیرہ کا بمنزلہ حاجب کے ہے اور بعوض شے مرئی کے خود وہ داغ نظر آتا ہے اگر داغ خواہ نشان نہ ہوتا تو ضرور وہ مقدار جواب نظر نہیں آتی ہے نظر آتی اور اگر سبب مرض خیالات کا طبقات چشم میں ہے اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک قسم تو یہ ہے کہ خود جوہر رطوبت چشم کا بطرف اس جوہر غریب کے مستحیل ہو گیا ہے مراد یہ ہے کہ رطوبت چشم کی ہیئت بدل گئی ہے اور کسی دوسری خراب ہیئت کی طرف بدل گیا ہے جس سے خیالات پیدا ہوتے ہیں دوسری قسم یہ ہے کہ اصلی رطوبت پر کوئی جوہر غریب خارج سے وارد ہو کر بڑھ گیا ہے اور عمدگی میں فرق پیدا کیا ہے پہلی صورت یعنی استحالہ رطوبت اصلی میں کبھی تو یہ بات ہوتی ہے کہ رطوبت اصلیہ کے کسی جزو کو سوء مزاج ایسا عارض ہو کہ اس کے لون میں تغیر پیدا کرے اور اس کی شفافی کو زائل کر دے پس ہم نے جزو کے مقابل کی شے مرئی خوب شفاف ہو کر اس کی صورت آنکھ میں منطبع نہ ہو سکے گی اور یہ تغیر یا بوجہ غلبہ برودت کے رطوبت اصلیہ پر پیدا ہو خواہ رطوبت کا غلبہ ہو جائے یا کسی قسم کی حرارت اس مقدار خاص کو غلیان اور جوش میں لائے اور اس کی وجہ سے ہوائیت میں انتشار پیدا ہو جائے اس لئے کہ ہوائیت کی شان سے یہ بات ہے کہ جب کسی رقیق اور شفاف شے سے ملتی ہے اس کے رنگ کو کثیف کر دیتی ہے اور زبدیت اور غیر شفافی اس پر غالب کر دیتی ہے اور یبوست کا مکثف ہونا تو ایک امر یقینی ہے جس چیز کو ہوائیت اس حصہ رطوبت میں مضر ہوتی ہے اور جوش اور غلیان اسی چیز کا کسی اور غیر سے حاصل ہوتا ہے اس کا حال دو امر سے خالی نہیں یا تو وہ شے عرض ناپائدار اور غیر متمکن ہو جیسے وہ بخارات جو تمام بدن سے خواہ بالخصوص معدہ سے بطرف دماغ کے صعود کرتے ہیں خواہ نفس دماغ سے وہ بخارات اٹھتے ہیں اور جس

ضرر عظیم تک متادی جو قسم خیالات کی بسبب بخارات معدہ کے خواہ اور بدنی بخارات کے عارض ہو اس کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ بروقت استعمال منجرات کے خواہ بروقت امتلا یا بروقت ہضم کے اور بروقت حرکات اور دوار کے اور سدر کے پیدا ہوتی ہے اور یہ خیالات حال واحد پر ثابت نہیں رہتے بلکہ اس میں زیادتی اور نقصان ہوا کرتا ہے اور کسی ایک آنکھ سے اس کو خصوصیت نہیں ہوتی ہے بلکہ دونوں آنکھوں میں ہوتے ہیں اگر ان خیالات کے ہمراہ متلی اور غشیان بھی ہو پھر اس کے بخارات سے پیدا ہونے کا یقین کامل ہو جائے گا اسی طرح اگر اس کے ہمراہ قے بھی ہو ایسے خیالات کا ازالہ فقط اس تدبیر سے ہوتا ہے کہ استفراغ بذریعہ ایارج کے کریں اور تلطیف غذا اور ہضم غذا کی طرف زیادہ توجہ کی جائے ایسی تدبیروں سے اول تو یہی ہے کہ زائل ہو جائے اور نہیں کمی تو ضرور ہو جائے گی جہاں ہم نے ضعف بصر کا ذکر کیا ہے وہاں اس بات کا ذکر کر دیا ہے کہ جو ضعف بوجہ یبس رطوبت بیضیہ وغیرہ کے ہوتا ہے انہیں اسباب سے ان خیالات کی بھی شناخت کرنی چاہیے جس شخص کو چھ مہینے تک مرض خیالات کا عارض رہے اور آنکھ اس کی اور امراض سے صحیح رہے اور کسی قسم کا ضرر سوائے خیالات کے اسے نہ پہنچے اکثر ایسا شخص امن و امان میں رہے گا اور جو قسم خیالات کی مقدمہ نزول الماء کا ہے اس کا یہ حال ہے کہ رفتہ رفتہ کدورت بصر کی زیادہ کرتی جاتی ہے تا اینکہ پانی اتر آتا ہے خواہ دفعتہً پانی اترتا ہے اور چھ مہینے سے زیادہ تجاوز نہیں ہوتا ہے اگر خیالات کا یہ حال ہو کہ جاتے رہیں اور پھر عود کریں اور زیادہ ہوں اور پھر کم ہوں اس وقت یقین کرو کہ یہ وہ قسم نہیں ہے جو مقدمہ نزول الماء کی ہوتی ہے اگر مائیت دیرپا ہو اور ضعف بصر پیدا کرنے میں اس کو استمرار نہ ہو اس وقت بھی وہ خیالات مقدمہ نزول الماء نہ ہوں گے علاج خیالات اور ابتدا نزول الماء کا زیادہ تر لائق اہتمام کے علاج میں وہی قسم خیالات کی ہے جو مقدمہ نزول الماء کی ہو کہ اس کے علاج کی طرف متوجہ ہوں اور باقی ماندہ اقسام جو بوجہ یبوست کے عارض ہوتے

ہیں اس میں کبھی فقط مرطبات معلومہ مفید ہوتے ہیں اور اگر خیالات رطوبت وغیرہ کی
وجہ سے پیدا ہوئے ہوں اور خلاصہ یہ ہے کہ یبوست کی وجہ سے عارض نہ ہوئے ہوں
ایسے خیالات کو جو دوا جلا پیدا کرتی ہے سرمہ وغیرہ سے مفید ہوتی ہے اور جو قسم خیالات
کی نزول الماء کا مقدمہ ہے اس کے علاج میں ابتداء تنقیہ بدن سے کرنی چاہیے
خصوصاً معدہ کا تنقیہ اور بعد ازاں تنقیہ سر کا خاص طور پر کریں یعنی غرغرہ اور سعوط اور
مضوغات یعنی چبانے کی دواؤں سے اور عطوسات کا استعمال بغرض ازخاء کے لازم
ہے اور ان سے تنقیہ بھی ہو جاتا ہے اور چونکہ تحریک ان کی تحریک ماء پر ہوتی ہے خصوصاً
جب پانی قریب عصبہ کے ہو اور عصبہ کو مضر ہو باین لحاظ مضر ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ ایارج فیقرا ایسی قسم کے خیالات میں جلیل النفع ہے اسی طرح حب الذہب بھی
نافع زیادہ ہیں اور ادویہ میں سے قنطوریوں اور قثاء اور مرکی ہے ابواب علاج راس
میں اور مقام تنقیہ راس میں ایسی ایسی دواؤں کا ذکر ہو چکا ہے جس پر اعتماد ہو سکتا ہے
لازم ہے کہ تنقیہ ایارج فیقرا اور حب الذہب سے بطور حبوب شبیار کے متواتر اور علی
الاتصال کیا جائے اور ادویہ ملطفہ خواہ ادویہ جالیہ کا بطور اکتحال کے استعمال کرنا بدون
تنقیہ کے جائز نہیں ابتدا نزول الماء میں فصد اس شریان کی جو پس گوش ہے مفید ہے
مناسب ہے کہ ابتدا معالجہ ادویہ لینہ سے کی جائے جیسے آب رازیانہ ہمراہ شہد اور زیت
ازیں قبیل یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرزنجوش کا سونگھنا مفید ہے اس کو جسے خوف پانی اترنے
کا آنکھ میں ہو اسی طرح روغن مرزنجوش کا استنشاق کرے یہ بھی کہتے ہیں کہ دونوں
کنپٹیوں پر جونک لگانے سے ابتدا نزول میں نفع ہوتا ہے نیل کے بیج کا سرمہ لگانا اس
کی بھی بڑی مدح کرتے ہیں اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ بزرقطم کے اکتحال سے نزول
الماء بالکل زائل ہو جاتا ہے اور تمام پانی جس قدر اتر آیا ہے تحلیل کر دیتا ہے اور یہ
نہایت درجہ کی مفید دوا ہے بعد آں خفیف تدبیرات کی پھر رفتہ رفتہ ادویہ مرکبہ کی
طرف توجہ کرنی چاہیے اور جو ادویہ سکبینج وغیرہ سے مرکب ہوں ان کو استعمال کریں اس

طرح کہ سکبینج تین قوطولی اور حلتیت اور سفید کتکی ہر ایک آٹھ قوطولی مجربات ادویہ سے یہ ہے کہ خطاف کا سر جلا کر شہد کے ہمراہ آنکھوں میں لگائیں شیاف اصطیقان اور جملہ تلخہ ہائے مذکورہ جو باب ضعف بصر میں مذکور ہو چکے اقوی سب سے مرارات کا شیاف ہے جو آب سمانی سے تیار کیا جائے ایضاً کحل او قلاو اور سارو س اور مرو خو بیو ن ہے اور روغن بلسان بھی نافع ہے ابتدا میں جو ادویہ مفید ہوتی ہیں ان میں سے یہ بھی دوا ہے تلخہ نر گاؤ جوان اور صحیح البدن کا لے کر کسی برتن میں تانبے کے رکھیں اور دس روز تک رہنے دیں بعد ازینکہ خوب اثر تانبے کا اس میں آ جائے اور زعفران سائیدہ اور تلخہ سنگ پشت نہری اور روغن بلسان ملکہ دو درہم اس میں اچھی طرح سے ملائیں جب خوب مل کر ایک ایک ذات ہو جائے اسی کا اکتحال کریں ایضاً خربق ایک جزو اور حلتیت ایک جزو سکبینج تین عشر کزو کا یعنی ۳/۱۰ کا شیاف تیار کریں ایضاً خربق سفید اور فلفل ہر واحد ایک جزو اشق تین جزو مولی کے عصارہ میں اس کا شیاف تیار کریں اور استعمال کریں واجب ہے کہ مچھلی سے اور غلیظ اقسام غذا سے اور جو چیزیں منجر ہیں اور زیادہ مقدار سے شراب کی اور زیادہ پانی پینے سے پرہیز کریں متواتر قصد اور حجامت سے اجتناب کریں جب تک ممکن ہو ہاں اگر حاجت اخراج خون کی زیادہ ہو اور بخوبی وثوق اس امر کا ہو کہ خون گرم کی بدن میں کثرت ہے پھر مجبور ہے انتشار یہ وہ مرض ہے کہ ثقبہ یعنی سوراخ آنکھ کا پھیل جائے بہ نسبت خلقت اصلی کے کبھی یہ مرض بعد دردسر کے ہوتا ہے خواہ کسی صدمہ خارجی اور چوٹ وغیرہ کے لگنے سے عارض ہوتا ہے کبھی کچھ اسباب خاص حدقہ چشم میں ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے مرض پیدا ہو جاتا ہے یا تو وہ اسباب بیضیہ میں پیدا ہوں خواہ عنبیہ میں اس لئے کہ بیضیہ جس وقت اس میں زیادہ مقدار مناسب سے رطوبت آ جاتی ہے عنبیہ کی مزاحمت کرتی ہے اور اس کو بطرف کشادہ اور پھیل جانے کے متحرک کرتی ہے اگر یبوست بیضیہ کی بالذات موجب اتساع نہیں ہوتی ہے بلکہ بالعرض موجب اتساع ہوتی ہے اس لئے

بلسان نو مثقال اشق ایک مثقال آب رازیانہ میں اشق کو گھول کر اس پر روغن بلسان ڈالیں اور شہد ملا کر تیار کریں کہ یہ دوا بہت عمدہ ہے نزول الماء کا بیان آنکھ میں پانی اترنے کا مرض سدہ سے پیدا ہتا ہے اور ایک رطوبت بیکار سی جو ثقبہ عنبیہ میں آ کر درمیان رطوبت بیضیہ اور اس جھلی کے جو قرینہ کی ہے ٹھہر جاتی ہے پس اشباح کے نفوذ کو آ کھ تک منع کرتی ہے اور کچھ نہیں نظر آتا یہ بیکار رطوبت مقدار اور کیفیت دونوں میں مختلف ہوتی ہے مقدار میں اختلاف کے یہ صورت ہے کہ کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ثقبہ کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہے پھر آنکھ سے کچھ نہیں نظر آتا اور کبھی تھوڑی ہوتی ہے اور اتنی کم ہوتی ہے کہ پورا ثقبہ نہیں بھرتا ہے پس جس طرف یہ رطوبت ہوتی ہے ادھر سے نظر نہیں آتا اور جدھر یہ رطوبت نہیں ہوتی ادھر کچھ کچھ دکھائی پڑتا ہے اس طرح پر کہ جو دیکھنے کی چیز سامنے ثقبہ کے اس سوراخ کی ہو جدھر یہ رطوبت بھری ہے ادھر کچھ نہیں نظر آتا ہے اور جدھر یہ رطوبت نہیں ہے اور ثقبہ کھلا ہوا ہے ادھر سے نظر آتا ہے کبھی آنکھ کسی چیز کی نصف مقدار خواہ اس سے کم و بیش دیکھتی ہے اور باقی کو نہیں دیکھتی ہاں اگر حلقہ چشم کو داہنے بائیں ہٹادیں اس وقت دیکھ لیتی ہے اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک چیز کو پورا پورا ایک مرتبہ دیکھ لیتی اور دوبارہ نہیں دیکھ سکتی اور یہ بات بحسب مقام اس شے کے ہوتی ہے یعنی اگر وہ شے پوری پوری مقابل سدہ کے ہوگئی نظر نہ پڑے گی اور اگر مقابل ثقبہ کے اس حصہ کے ہوئی جو کھلا ہوا ہے سب نظر آئے گی یہ سدہ ناقصہ کبھی ثقبہ کے اوضر کی طرف پڑتا ہے اور کبھی نیچے کی طرف اور کبھی نیچے اوپر دونوں میں ساتھ ہی پڑتا ہے اور کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ٹھیک بیچ میں ثقبہ کے سدہ پڑتا ہے اور اس کے اردگرد کھلا رہتا ہے ایسا بیمار ہر شے کے کناروں کو دیکتا ہے اور بیچ کسی شے کا اس کو نظر نہیں آتا بلکہ بیچ میں ہر شے کے ایک خالی خالی گڑھا سا نظر آتا ہے اور اسی طرح ج اسے نہیں نظر آتا ہے تو ایک تاریکی اس کو متخیل ہوتی ہے کیفیت میں اس رطوبت کا اختلاف یوں ہوتا ہے کہ کبھی اس کا قوام پتلا اور صاف ہوتا ہے کہ روشنی

ہر شے کی اور دھوپ کو نہیں پوشیدہ کرتی ہے اور بعض رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہے رنگ میں بھی اس کے اختلاف اس طرح پر ہوتا ہے کہ بعض رطوبت کا رنگ ہوائی ہوتا ہے شفاف اور بعض رطوبت کا رنگ سفید مثل چونے کے ہوتا ہے اور بعض رطوبت کا رنگ سفید جیسے موتی اسی کو موتیا بند کہتے ہیں اور رطوبت کا رنگ سفید مائل بہ کبودی اور فیروزئی خواہ سنہری ہوتا ہے اور بعض رطوبت زرد اور ایک قسم اس کی سیاہ ہے اور بعض کا رنگ مثل غبار کے ہوتا ہے قابل علاج کے وہی پانی ہے جس کا رنگ شفاف ہوائی ہو خواہ سفید مثل موتی کے یا وہ سفید جو تھوڑا سا مائل بہ کبودی ہو خواہ وہ فریوزئی ہو لیکن وہ رطوبت جس کا رنگ چونے کا سا ہو خواہ سبز ہو خواہ مثل غبار کے مکدر ہو خواہ زیادہ سیاہ ہو یا زرد ہو یہ قابل علاج نہیں ہے غلیظ رطوبت کے اقسام میں سے ایک وہ بھی ہے جو نہایت سخت ہوتی ہے اور پانی نہیں رہتا بلکہ بستہ ہو کر مثل پتھر کے ہو جاتی ہے اس کا علاج کچھ نہیں ہے قوام کی راہ سے وہی رطوبت قابل علاج ہے جو پتلی ہو اور ایسی ہو کہ جس وقت اس کو چٹکی سے پکڑ کے دبائیں یا ہٹائیں جلدی متفرق ہو جائے اور پھر سمٹ کے یکجا ہو جائے یہ رطوبت ایسی ہے جس کے نکل جانے کی امید بہبود قدح کرانے سے ہو سکتی ہے مگر اس کا بھی خیال رہے کہ ہمیشہ اس طرح کا امتحان کرنا برا ہے اس رطوبت کو مشوش کر دیتا ہے یا اس کے قدح کرنے میں دشواری ہوتی ہے آنکھ کے کھولنے والے قداح لوگوں نے ایک اور طریقہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ آنکھوں پر ایک روئی کا گالا رکھیں اور رکھ کر خوب زور سے پھونکیں اور پھر اس کو ہٹالیں اور جلدی سے دیکھیں کہ آنکھ کا پانی ہل رہا ہے یا نہیں اگر ہلتا ہے تو قابل قدرح کرانے کے ہے ورنہ قابل کھلوانے کے نہیں ہے اسی طرح اگر ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کا پانی پھیل جاتا ہو جب بھی قدح کے قابل ہے جو نزول الماء بعد چوٹ لگنے کے یا کسی مرض دماغ سے پیدا ہوا ہو اس کا علاج بہت دشوار ہے علامات جن علامتوں سے پانی اترنے کا خوف ہوتا ہے اور جو خیالات اور پتنگے اڑتے آنکھوں کے سامنے کسی اور

ہے اور زیادہ پانی پینے سے اور جماع سے پرہیز کرے اور بقدر واجب اور باندازہ مناسب بوقت دوپہر دن کے استعمال آب وغذا وغیرہ کا کرتا رہے مچھلی اور فواکہ اور گوشت ہائے غلیظ کو بالخصوص چھوڑ دے تے کرنے کا یہ حال ہے کہ براہ تنقیہ اور پاک کرنے معدہ کے مفید ہوتی ہے مگر خاص نزول الماء کی وجہ سے مضر ہوتی ہے ہم نے نزول الماء کا قانون دوائی باب خیالات میں بیان کر دیا ہے یہاں پر چند مجربات کا ذکر کرتے ہیں حب الغار مقشروس جزو صمغ ایک جزو دونوں کو پسر نابالغ کے پیشاب میں پیسیں نزول الماء کے واسطے اور ضعف بصر کے واسطے خالص پانی سے پیس کر استعمال کریں کیموس امدی کو تلخہ مار اور شہد ملا کر آنکھوں میں لگائیں کہ نہایت عمدہ ہے میں کہتا ہے کہ بہت سے آدمی ذی علم نے تجربہ کیا ہے کہ تلخہ مار مین فعل سمیت نہیں ہے اور یہ تجربہ نقیض اس حکم کلی کی ہے جو کہتے ہیں کہ استعمال مرارات افعی خواہ استعمال افعی سے اجتناب کرنا واجب ہے مترجم کہتا ہے اب تو یہ بات بخوبی تحقیق ہو چکی کہ سانپ کا زہر فقط ایک چھالا اس کے منہ میں ہوتا ہے اسی میں ہے اور اسی وجہ سے سانپ کے پالنے والے جب اس چھالے کو نکال ڈالتے ہیں کچھ بھی اثر اس کے کاٹنے کا نہیں ہوتا پس سانپ وہی زہریلا ہے جس کا چھالا ٹوٹ نہ گیا ہو البتہ بعض اقسام سانپ کے جس کو دھامن کہتے ہیں ان کے دم میں بھی زہر ہوتا ہے پس مرارہ افعی میں سمیت نہ ہونے سے حکم کلی وجوب احتراز کا کیوں منتقض ہوگا متن دوسرا نسخہ مجرب عصارہ اس دانہ کا جو جزیزہ منقلدلیس سے آتا ہے اور کماذریوں اور بسد ہر واحد ایک مثقال آب رازیانہ میں پیس کر استعمال کریں قدح کا بیان آنکھوں کے کھلوانے سے پہلے واجب ہے کہ تنقیہ عام تمام بدن کا کریں پھر خاص تنقیہ سر کا پھر اگر احتیاج ہو تو فصد بھی کھولی جائے پھر اس کی رعایت کریں کہ جس کی آنکھ کھولی جاتی ہے اس کو دردسر تو نہیں ہے تاکہ اس بات سے اطمینان ہو جائے کہ طبقات چشم میں ورم پیدا ہوگا اور اس کا بھی لحاظ کریں کہ اس شخص کو مرض سل تو نہیں ہے یا زیادہ دل تنگ رہتا ہے یا بہت جلد غصہ

کے ساتھ رطوبت بیضیہ بھی نکل آئے گی بطلان بصر نگاہ کا باطل ہونا چند اسباب سے پیدا ہوتا ہے کبھی اسباب ضعف بصر کے جب بافراط ہو جائیں اس سے بھی بطلان بصر عارض ہوتا ہے اس بطلان بصر کو ضعف بصر کے بیان میں دیکھنا چاہیے مگر ہم پھر از سر نو اس تقریر کو شروع کرتے ہیں اور اس قسم کو بطلان بصر کی یہاں نہ بیان کریں گے جو مشارکت دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا اس لئے کہ یہ قسم اسی مقام کے دیکھنے سے سمجھ میں آ جائے گی بطلان بصر یا اس طرح پر ہو کہ اجزائے ظاہری آنکھ کے سلیم ہوں یعنی ان میں کوئی خرابی نہ ظاہر ہوتی ہو یا بطلان بصر کے ہمراہ اجزائے چشم میں بھی کوئی فتور آ گیا ہو مثلاً پانی زیادہ بہتا ہو یا کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہو اس وقت کلام ہمارا پہلی قسم میں ہے کہ اجزا آنکھ کے سلیم ہوں لیکن اجزائے چشم کو کوئی آفت مخفی ایسی پہنچی ہو جو عام لوگوں کی نظر سے مخفی ہو اس وقت میں یا ثقبہ اپنی حالت صحت پر ہوگا یا نہ ہوگا اگر ثقبہ بھی اپنی حالت صحت پر ہے پھر یا تو اس جگہ پر سدہ مائی پڑ گیا ہے یا سدہ اس مقام پر تو نہیں بلکہ عصبہ مجوفہ میں ہے یا یہ کہ کوئی چیز عصبہ کے انبوبہ یعنی نفے میں ٹھہر گئی یا اس میں چسپیدگی عارض ہوئی ہے خشکی کی وجہ سے خواہ استرخا ہو گیا ہے اور اس میں ورم آ گیا ہے یا خود اس کے عضلات میں ورم آ گیا ہے یا وہ ورم خود اس میں تو نہیں مگر تابع ورم مقدم دماغ کے ہے چنانچہ اس کو ہم نے اوپر بیانات میں لکھ دیا ہے یا عصبہ مجوفہ میں انتہاک یعنی لاغری وغیرہ پیدا ہوگئی ہے یا رطوبت جلیدیہ کی محاذات ثقبہ سے جاتی رہی ہے یا زاج رطوبت جلیدیہ کا بگڑ گیا ہے کہ اب اس میں قابلیت ابصار کی نہیں ہے اکثر یہ خرابی رطوت جلیدیہ میں غلبہ سے رطوبت غریبہ کے پڑتی ہے جو اس پر زیادہ غالب ہو جاتی ہے یا بسبب یبوست کے پڑتی ہے جو رطوبت جلیدیہ پر غالب آ کر اس کو یکجا کر دیتی ہے اور اس میں خشکی پیدا کر دیتی ہے اس مرض کو علقوما کہتے ہیں اس کی کچھ دوا نہیں ہوسکتی آنکھ اس بیماری میں سوکھی سی ہو جاتی ہے جیسے کسی نے اس کی رطوبت نچوڑ لی یا ہر وقت بہا کرتی ہے پھر بھی آنکھ میں اگر رطوبت غریبہ کا غلبہ ہے

حد سے زیادہ پھیل جاتی ہے اور اگر یبوست کا غلبہ ہے نہایت تنگ اور چسپیدہ ہو جاتی ہے علامات پانی اترنے کی علامت اور پھیل جانے کی اور تنگ ہو جانے کی خواہ اور اسباب کی یبوست تو اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکیں وہ بطلان بصر جس کا سبب عصبہ مجوفہ ہو اس کو بخوبی جان لینا نزول الماء کے بیان میں سے مجملا ہو سکتا ہے مگر تفصیل اس کی دشوار ہے اور شاید علم بشر اس کا احاطہ نہ کر سکے اگر بطلان بصر کے ساتھ تپک اور سرخی بھی ہو خوب جاننا چاہیے کہ عصبہ میں ورم گرم ہے پھر اگر ثقل ہو اور حرارت ملمس کم ہو ورم بارد ہو گا اور اگر ثقل زیادہ ہو اور آنکھ پہلے پتھرا جائے بعد اس کے پھر پلٹیں اور پتلی نظر نہ آئے معلوم کرنا چاہیے کہ عصبہ ناپدید ہو گیا ہے کبھی آنکھوں کو روشنی ناگوار ہوتی ہے یہ امر محض روح باصرہ کے گرم ہو جانے پر اور اس کے رقیق ہو جانے پر دلالت کرتا ہے اور اکثر یہ مرض قرانیطس کے حادث ہونے کی خبر دیتا ہے یعنی سرسام ہونے والا ہے ہاں اگر پلکوں کی کھجلی اور خارشت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اس وقت سرسام کی خبر نہ دے گا علاج اس کا معروف ہے اور اوپر بیان بھی ہو چکا ہے قمور کا بیان کبھی زیادہ روشنی کی طرف دیکھنے سے یا نہایت سفید چیز کی طرف دیکھنے سے آنکھوں کو ایک تعب عارض ہوتا ہے برف کی طرف بھی ہمیشہ نظر کرنے سے یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے یا تو کوئی چیز دکھائی نہیں پڑتی یا نزدیک کی چیزیں تو نظر آتی ہیں اور دور کی چیزیں نہیں دکھائی دیتیں اس لئے کہ روح باصرہ ضعیف ہو جاتی ہے پھر جب اور قسم کی رنگین چیزیں دیکھتا ہے اس کو ایسا نظر آتا ہے کہ اس پر سپیدی دوڑی ہوئی ہے علاج ایسے آدمی کو حکم دینا چاہیے کہ ہر وقت سبز اور آسمانی رنگ کو دیکھا کرے اور سیاہ رنگ کا کپڑا اس کی آنکھ کے سامنے لٹکا رہے اور اگر برف سفید سے کمی بصارت کے ہمراہ سردی برف کی بھی آنکھ کو پہنچ گئی ہو آنکھ میں ایسا پانی ٹپکانا چاہیے کہ جس میں سبوس گندم کو جوش دیا ہو اور یہ پانی نیم گرم آنکھ میں ٹپکایا جائے کہ ایذا نہ دے کبھی شہد اور لہسن کے پانی کو بھی آنکھ میں لگاتے ہیں ایضاً سنگ آسیا کو گرم کر کے نبیذ اس پر

ٹپکانے سے جو بخار اٹھے اس سے آنکھ کو سر جھکا کر کھول دیتے ہیں خواہ اور اسی قسم کی دواؤں کو پانی میں جوش دے کر اس کے بخار کی گرمی آنکھ کو پہنچاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہے فن تیسرا امراض چشم کا یہاں تک تمام ہوا اکثر امراض کا بیان اس فن میں جیسا چاہیے ویسا نہیں ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اطبا خاص کر ہمارے زمانہ کے اطبا معالجہ امراض چشم میں درماندہ ہو گئے ہیں اور چونکہ اکثر امراض چشم کے معالجہ میں دستکاری کی حاجت پڑتی ہے اسلئے اور بھی ہماری ہمت توڑ دی شیخ الرئیس کے حالات بھی امراض چشم کے معالجہ میں اس فن کے دیکھنے سے معلوم ہو گئے زیادہ کیا لکھوں۔

فن چوتھا کانوں کے احوال میں

اور اس فن میں ایک ہی مقالہ ہے تشریح گوش کی کان ایک عضو خاص ہے جو سننے کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اس کے واسطے ایک شکل مثل صدف کے بنائی گئی ہے تا کہ ساری آواز اس میں بھرے اور سب کا احساس کرے اور آواز کی طنین خواہ جھنکار اسی صدف کی وجہ سے پیدا ہو اور سوراخ ہائے گوش عظیم حجری تک پہنچے ہوئے ہیں اور ان میں تو ریب بھی ہے اور ترچھے رکھے گئے ہیں اور اس سوراخ کے ترچھے ہونے کی وجہ سے مسافت اس ہوا کی جو اندر کان کے پہنچتی ہے طولانی ہو گئی ہے کہ باوجود چھوٹی ہونے جگہ کے جہاں وہ پٹھہ آتا ہے اور سیدھا نفوذ کرتا ہے اس میں گھماؤ اور ترچھا پن کر دیا گیا تا کہ مسافت بڑھ جائے اور تطویل مسافت کی تدبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ حرارت اور برودت جو بحد افراط ہوں دفعتہً باطن گوش تک نہ پہنچیں بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج وہاں تک ان کی رسائی ہو کان کے سوراخ ایسے بنائے گئے کہ ہوا کو اس میں ٹھہرالیں اور بستہ ہو کر ہوا اس میں گونجنے لگے سامنے والے سطح گوش میں فرش کیا گیا ہے لیف اس عصب کی جسے عصب سامع کہتے ہیں اور وہ عصب زوج پنجم ازواج اعصاب دماغی سے اترا ہے اور سختی میں اس عصب کی خواہ سطح ان سی کے زیادہ اہتمام

اس واسطے کیا گیا ہے تا کہ بوجہ نرمی اور ضعف کے ہوائے خارج کے قرع سے منفعل نہ ہو اور نہ کیفیت سے ہوائے مذکور اور اس کے اثر حرارت برودت سے گزند رسیدہ ہو جس وقت موج صوتی عصب سامع تک پہنچتی ہے سمع اسے ادراک کرتا ہے اس عصبہ کا امر احوال سمع میں وہی ہے جو حال جلید یہ کا ابصار میں ہے اسی طرح تمام اعضائے گوش کا وہی حال ہے جو حال ان چیزوں کا ہے جو گرد جلید یہ کے رطوبات اور طبقات سے ہیں یعنی وہ رطوبات اور طبقات جو واسطے خدمت گزاری جلید یہ کے مخلوق ہوئے ہیں خواہ اس کی اعانت کرنے کے واسطے صماخ یعنی سوراخ گوش کی مثال ایسی ہے جیسے ثقبہ عنبیہ کی خلقت گوش کی غضروفی ہے اس لئے کہ اگر یہ عضو لحمی یا غشائی بنایا جاتا وہ شکل تقعیری اور ترچھی جو اس کے مناسب ہے بوجہ نرمی کے اس کی حفاظت نہ کرسکتا اور اراس کی خلقت محض ہڈی کی ہوتی ہر ایک صدمہ سے متاذی ہوتا اس وجہ سے اس کی خلقت غضروفی ہوئی تا کہ باوجود محافظت شکل کے پھرنے اور پیچیدہ ہونے میں نرم بھی ہو دونوں طرف دو کان اس واسطے پیدا کئے گئے کہ مقدم سر بصر کے واسطے مناسب تھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا پس وہی مقدم سر آنکھوں کی جگہ بنا دیا گیا بالوں کے اور گنے کے نیچے اس واسطے کانوں کی خلقت تجویز ہوئی خاص انسان کے جسم میں تا کہ بالوں کے پردہ آڑ میں کپڑے وغیرہ کے جو سر پر پہنا اوڑھا جاتا ہے کانوں کا مقام نہ ہو کان کو چند اصناف کے امراض لاحق ہوتے ہیں اور کبھی اوجاع گوش اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ نوبت بہ ہلاکت پہنچی ہے اور اکثر اس کے امراض کی وجہ سے اقسام حمیات عارض ہوتے ہیں حفظ صحت گوش اس عضو کی حفظ صحت کی طرف توجہ ضرور ہے اس طرح کہ برودت اور حرارت اور سخت ہواؤں اور اشیاء غریبہ سے کانوں کو بچانا چاہیے اور اس امر کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے کہ اس میں مضر پانی اور حیوانات از قسم حشرات وغیرہ کے نہ پڑیں اور چرک گوش کی صفائی ہمیشہ کرنی چاہیے اور ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ روغن بادام تلخ کان میں ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب النفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور

ہے کہ اس میں اورام اور بثور اور قروح پیدا نہ ہونے پائیں کہ ان کی وجہ سے فساد سماعت میں بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اگر کسی ذریعہ سے دریافت ہو جائے کہ بثور خواہ اورام اس میں پیدا ہونے والے ہیں لازم ہے کہ قطور شیاف مامیثا اندرون گوش کے ٹپکایا جائے قطور شیاف مامیثا ہر ایک ہفتہ میں اگر ایک مرتبہ استعمال کیا جائے تو نوازل کے اترنے سے امان حاصل ہوتی ہے منجملہ ان چیزوں کے جو کان کو اور اکثر حواس کو مضر ہیں تخمہ اور امتلا خصوصا امتلا کی حالت میں سونا کہ یہ بھی مضر ہے آفات سمع جس طرح اور افعال آفت رسیدہ ہوتے ہیں سماعت بھی آفت رسیدہ ہوتی ہے اس لئے کہ ہر ایک فعل کا آفت رسیدہ ہونا یہی ہے کہ وہ فعل باطل ہو جائے کبھی براہ فطرت اور خلقت کے بطلان سمع ہوتا ہے نظیر اس کی اس مقام پر یہ ہے کہ نقصان ہو جائے اس چیز میں جو ناقص نہ ہو جیسے کان میں دوی اور طنین اور صفیر پیدا ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آفت گوش اگر اصلی اور خلقی ہوگی اس سے صمم اور طرش پیدا ہوں گے یا وقر عارض ہو کر آفت گوش عارض ہوگی اور صمم کے معنی اور ہیں اور طرش کے اور ہیں صمم تو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ صماخ یعنی سوراخ گوش کا باطن ٹھوس مخلوق ہو کہ اس میں تجفیف نہ ہو یعنی وہ تجفیف جو مثل تھیلی خواہ جامہ دان کے واسطے ٹھہرنے ہوا کی ہوتی ہے جس کا بیان اوپر ہم نے ابھی تشریح میں اچھی طرح کیا ہے اگر وہ تجویف ہوا اور اکد آنے واسطے مخلوق ہوئی ہے کہ اسی مقام پر تموج ہوا کا جب ہوتا ہے آواز سنائی دیتی ہے طرش کا بیان اور اسی کو وقر بھی کہتے ہیں۔ اور ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ روغن بادام تلخ کان میں ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب النفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور ہے کہ اس میں اورام اور بثور اور قروح پیدا نہ ہونے پائیں کہ ان کی وجہ سے فساد سماعت میں بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اگر کسی ذریعہ سے دریافت ہو جائے کہ بثور خواہ اورام اس میں پیدا ہونے والے ہیں لازم ہے کہ قطور شیاف مامیثا اندرون گوش کے ٹپکایا جائے قطور شیاف مامیثا ہر ایک ہفتہ میں اگر ایک مرتبہ استعمال کیا جائے تو نوازل کے اترنے سے

ہے مفقود ہونا سماعت کا بعض لوگوں کو ابتدائے ولادت سے عارض ہوتا ہے اور یہ بات خلقت اور طبیعت میں داخ ہوتی ہے اس کا علاج ممکن نہیں ہے اسی طرح تمام اقسام وقر کے بھی لاعلاج ہیں اور اسی طرح طرش طبعی بھی لاعلاج ہے اور جو فقدان سماعت حادث ہو اور زمانہ اس کے حدوث کا دراز گزر جائے اور زائل نہ ہو وہ بھی علاج پذیر نہیں ہوتا ہے اس کے زوال سے بھی یاس ہوتی ہے یا بہت دشواری سے علاج پذیر ہوتا ہے ہاں جو طرش تھوڑے دنوں سے حادث ہوا ہو کبھی زائل ہو جاتا ہے اور علاج پذیر ہوتا ہے اسباب طرش کے مختلف امور ہیں کبھی تو شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے مثلاً شرکت سے دماغ کی خواہ اعضائے قریبہ دماغ کی شرکت سے جیسے پہلے مرتبہ جب دانت نکلنے لگتے ہیں خواہ دانت میں کسی قسم کا درد عارض ہوتا ہے اس سے نقصان سماعت میں ہوتا ہے اور کبھی خاص آلہ سماعت کے آفت رسیدہ ہونے سے نقصان سماعت پیدا ہوتا ہے خواہ یہ آفت عصبہ سماعت میں ہو یا سوراخ میں کوئی آفت پہنچے جو آفت عصب سماعت میں پہنچتی ہے اس کے عروض کے اسباب وہی ہیں جو امراض اعضائے متشابہ الاجزاء کے ہیں خواہ جو اسبابا امراض اعضائے مرکبہ کے ہیں یا جو اسباب انحلال فرد کے ہیں امراض اعضائے متشابہ الاجزاء کے جمیع اقسام سوءمزاج مفرد او سوءمزاج مرکب کے عارض ہوتے ہیں مگر اکثر وہی سوءمزاج پیدا ہوتا ہے جو بارد ہے کبھی جمیع اقسام کے امراض خاص اس مرض میں ساذج بلا مادہ بھی ہوتا ہے اور کبھی مادہ سوداوی خواہ صفراوی یا بلغم خام اور کبھی ریحی سبب اس مرض کا ہوتا ہے اور اکثر اسہال صفراوی کے بند ہو جانے سے بھی کری گوش پیدا ہوتی ہے اور بعید نہیں کہ اور اسباب طبعی جو عارض ہوں اور طبیعت کو منع کریں کہ خوب رواں نہ ہونے پائے یا بالکل رک جائے اور وقت اس کے رکنے کا نہ ہو اس پے صمم پیدا ہو جائے عصب کی آفت جو موجب نقصان سماعت ہوتی ہے اس کی بھی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی سدہ اس کا موجب ہو خواہ کوئی خلط یا مدہ اور ورم یا دبیلہ خواہ ورم حار خواہ ورم صلب خواہ کوئی یا

جھلی چرک گوش کی خواہ ترہل یعنی ڈیلا ہونا محل سماعت کا یا اسی جگہ نفخہ پیدا ہونا خواہ انحال فرد کا اسی مقام پر پیدا ہونا بوجہ تاکل یعنی سڑ جانے کے یا بوجہ کسی قرحہ کے جو نقصان سماعت بوجہ مجرے کے فتور کے پیدا ہوتا ہے اکثر تو یہی ہے کہ وہ بوجہ کثرت سدون کے جو بوجہ کسی بدنی سبب کے پیدا ہوتے ہیں پڑ جاتا ہے یا کوئی سبب خارج از بدن باعث وقوع سدہ کا ہوتا ہے بدنی سدہ کی مثال جیسے مسہ خواہ ورم یا گوشت زائد خواہ کوئی کثرا خواہ مہل کی کثرت خواہ کوئی خلط غلیظ خواہ کان کا مثل خواہ مدہ کا بستہ ہو جانا جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے جم گیا ہو یا کسی کیڑے کے مر جانے سے وہ مدہ سہ ہوا ہو یہ سب امثلہ بالا سدہ بدنی کے اسباب ہیں اور خارجی اسباب میں جیسے ریگ خواہ سنگریزہ کان میں گھس جائے یا خون کان سے بہتا ہوا تھوڑا سا جم جائے ایسے سدے کبھی تو دفعتہً پڑ جاتے ہیں اور کبھی رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہیں کبھی آفت سماعت میں بر سبیل بحران اور بطور انتقال مادہ کے پیدا ہوتی ہے آخر میں امراض حادہ کے اور جس وقت بعد زوال تپ کے سرگرانی باقی رہ جائے تب بھی آفت سمع پیدا ہوتی ہے کبھی آفت اس تپ کی جو ایسی ہو بطور عرض مفارق کے ہوتی ہے جیسے بروقت حرکت بحران حمی کے اتفاق ہوتا ہے اور کبھی ایسے بحران سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے جو ثابت اور برقرار رہے گا یعنی بحران حمی کا اسی طرح ہو کہ دفع مادہ مرض بطرف گوش کے کرے اور پر مادہ کو ٹھہرا دے اور یہ بحران فقط بسبب مجاورت کے ہوتا ہے اور اکثر انذار ایسے عارضی کا بوجہ قے یا رعاف کے ہوتا ہے اور بیشتر بطلان اس ضرر کا بھی اسی قے خواہ رعاف سے ہو جاتا ہے علامات جو نقصان سماعت بوجہ شرکت دماغ کے ہوتا ہے اس پر دلالت دماغ اور حواس کے اختلال سے ہوتی ہے مگر ان حواس کے اختلال سماعت کو بشرکت قوی ہوتی ہے یعنی زیادہ نقصان سماعت میں ہوتا ہے گو اور حواس میں بھی نقصان کسی قدر ہوتا ہے اور قوائے حرکت بھی اس نقصان سماعت کے شریک نقصان میں ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ واضع دلیل ایسے نقصان سمع پر زبان کی حرکت کو ہوتی ہے خصوصاً

جب یہ نقصان سماعت بعد سرسام کے پیدا ہوا ہو اور بعد اختلاط عقل خواہ بعد آفات دماغیہ مزاجی کے جو امراض دماغ میں مذکور ہو چکے اگر طرش اور نقصان سماعت خاص پٹھے کی وجہ سے ہو سلامت حال دماغ اور درشتی ثقبہ کی اور سلامتی منافذ سمع اور راہوں کی اور پہلے سے مستمر ہونا یہ بھی دلیل کامل اسی پر ہے اگر سبب اس کا دبیلہ خواہ ورم حار ہو جو خاص پٹھے میں حادث ہوا ہے اس پر دلالت ان حمیات کو ہوتی ہے جن کے ہمراہ لرزہ اور قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور ایسے دبیلہ کو حمی اور اختلاط عقل اور ہذیان لازم ہوتا ہے اور اس قسم کے طرش میں خطرہ عظیم ہے ہاں اگر دبیلہ منقیم ہو جائے پھر کچھ خوف زیادہ نہیں ہوتا پھر اگر ورم خاص عضو عصبانی میں نہ ہو اس وقت حمی کا لازم ہونا کچھ ضرور نہیں البتہ حمی یومی اگر ہو گیا عجب ہے لیکن درد اور تمدد اور ثقل اور ضربان ضرور ہو گا جمیع اقسام طرش جو بوجہ ورم خواہ کسی مادہ کے عارض ہوں وجع اور ثقل میں سب شریک ہیں اور کوئی قسم ایسی طرش کی مادی اور ورمی نہیں ہے جس میں وجع اور ثقل نہ ہو اگر سبب طرش کا ریح محض ہے دوی اور طنین جس کے ہمراہ ثقل نہ ہو ان پر دلالت کرتا ہے اور اگر قرحہ اور ثبور کی وجہ سے طرش پیدا ہوا ہے خارش اور درد اس کے ہمراہ ہو گی سدہ جو سبب طرش کا ہو کبھی اس میں ثقل ہوتا ہے اور کبھی ثقل نہیں ہوتا ہے اگر طرش میں ثقل نہ ہو نا ور کوئی سوء مزاج بھی ایسا غالب نہ ہو پھر اس وقت سدہ ضرور سبب طرش کا ہو گا اور قبل مرض کے جو تدبیر دوائی یا غذائی واقع ہوئی ہے اس سے دلالت وقوع سدہ پر اچھی طرح ہو سکتی ہے اگر سدہ دمل وغیرہ کی وجہ سے پڑ گیا ہے اس پر ضربان دلالت کرے گا اور اگر خون کا سدہ پڑا ہے خون کا بہنا دلیل ہو گا جو قبل از وقوع سدہ رواں تھا جو قسم طرش سوء مزاج مفرد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کبھی درد عمق یعنی اندرون گوش کا درد اس پر دلیل ہو گا مگر ثقل اور گرانی اس درد کے ہمراہ نہ ہو گی اور نہ تمدد ہو گا اگر یہ سوء مزاج بارد ہے مریض استعمال باردات سے ایذا پائے گا اور دن کے اوقات میں جو وقت زیادہ ٹھنڈا ہو اس وقت مرض خواہ اعراض مرض کی شدت ہو گی اور اگر سوء مزاج حار ہو گا معاملہ بالعکس ہو

گا یعنی گرم چیزوں سے ایذا ہوگی اور نہایت گرم اوقات نہار میں شدت ہوگی با ابہمہ التہاب اور لذع بھی محسوس ہوگا اور اگر سوء مزاج معہ مادہ کے ہے انہیں علامات کے علاوہ ثقل اور گرانی بھی پیدا ہوگی خصوصاً بروقت سجدہ کرنے کے اگر بوجہ یبس کے طرش عارض ہوا ہے بعد بیداری اور رقاقہ کے ہوگا اور لاغری چہرہ اور کوتاہی مقدار چشم بوجہ خشکی کے ہوگی جو طرش بوجہ کیڑوں کے عارض ہوتا ہے اس میں ہمیشہ دغدغہ اور کھلبلی پیدا ہو گی اور وقت بے وقت ایک آدھ کیڑا بھی کانوں سے نکلے گا علاج پہلے ہم بطور قانون عام کے یہ کہتے ہیں کہ جو دوا کانوں میں ٹپکائی جائے نیم گرم ہونا اس کا ضرور ہے نہ بالکل سرد ہو نہ زیادہ گرم بعد ازاں مفصلاً اب ہر ایک قسم کا علاج بیان ہوتا ہے طرش کی جو قسم صفراوی ہے اس میں بھی استعمال مسہل صفرا کا ہے اس لئے کہ اکثر اسہال صفراوی جو خود بخود عارض ہوتا ہے اسی سے زوال صمم کا ہو جاتا ہے جیسے اکثر جب اسہال مراری کسی قدر ہو کر بند ہو جاتا ہے صمم عارض ہو جاتا ہے اگر فقط حرارت صمم میں ہو وہاں مبردہ وغیرہ ٹپکانے سے زائل ہوگا اور ترش انار کا پانی ٹپکاتے ہیں اور دوبارہ اس کا پانی مع چھلکوں کے نچوڑتے ہیں اور تھوڑا سا سرکہ اس میں داخل کر کے کندر اور روغن گل ملا کر اتنا جوش دیتے ہیں کہ قوام گاڑھا ہو جائے بعد ازاں تقطیر کرتے ہیں آب کاہو اور آب مکوئے سبز بھی ٹپکاتے ہیں جو قسم طرش کی برودت سے مادہ باردہ کے عارض ہو اس میں جمیع روغنہائے گرم کی تقطیر مفید ہے انہیں روغنہائے گرم میں خاص جس روغن میں جند بیدستر کو اس قدر بھگوئیں کہ شگفتہ ہو کر کھل جائے اور خوب سا بھیگ جائے خصوصاً اگر روغن بلسان میں یا روغن قسط یا روغن بادام تلخ اور عصارہ افسنتین اور روغن بابونہ ہمراہ گائے کی چربی کے اور تلخہ گاؤ خواہ روغن کنجد شحم حنظل یا بیخ حنظل پختہ کر کے ٹپکائیں کبھی بیل کا پیشاب اس میں مرمکی بھگو کر قطور کرنا مفید ہوتا ہے یا عصارہ قثاء الحمار کا قطور مگر یہ سب دوائیں بعد استفراغ مادہ باردہ کے بشرطیکہ وہ مادہ محتقن ہو انہیں ادویہ مسہلہ عامہ سے جو معروف ہیں اور تمام بدن کا

تنقیہ عام ان سے کیا جاتا ہے یا وہ خاص ادویہ جو اعضا سر کے تنقیہ کے واسطے خصوصیت رکھے ہیں اور نیز بعد ستعمال نطولات کے جنہیں ہم اب بیان کریں گے اور بعض کا بیان ہو بھی چکا خصوصاً جن میں برگ درخت غار اور حب الغار داخل ہو ریاضت بھی اس قسم کے طرش میں زیادہ مفید ہے اسی طرح چیخ مارنا اور زور سے کان کے اندر چلانا اور بوق وغیرہ اور قسم کے باجوں کی آواز کانوں کے اندر پہنچانی کبھی تیتڑے اور لوٹہ وغیرہ کی ٹونٹی کانوں میں رکھتے ہیں تا کہ بخار ادویہ مطبوشہ محللہ کا کانوں تک پہنچے جمیع امور میں طرش کے سداب ہمراہ شہد اور جند بیدستر اور روغن شبت یعنی سویہ کے اور پیشاب گوسفند اور تلخہ بز خصوصاً بعد تنقیہ کے اچھی طرح مفید ہوتا ہے منجملہ مجربات کے اس مرض میں یہ دوا ہے جند بیدستر تین درم نطرون ڈیڑھ درم خربق ڈیڑھ درم مثل قرص کے بنائی اور قطور کی طرح استعمال کریں ایک نسخہ میں خربق ۳/۴ درم یعنی پون درم بھی اور نطرون ۱/۳ درم یعنی ثلث ایک درم کا مذکور ہے ایضا کندش اور زعفران اور جند بیدستر ہم وزن ایک ایک جزو خربق اور بورق ہر واحد چار جزو شراب میں پگھلا کر استعمال کریں صبر جند بیدستر شحم حنظل فربیوں ہمراہ تلخہ گاؤ کے بعض کے تجربہ میں یہ دوا ہے کہ روغن ترب کی تقطیر کریں اور روغن مویزج کا نفع بھی زیادہ ہے خواہ عصارہ افسنتین یا طبیخ افسنتین خواہ عصارہ ترب ہمراہ نمک کے خصوصاً اگر تری ہو یا سدہ پڑ کر طرش پیدا ہوا ہو اسی قسم میں تجربہ ہوا کہ رائی اور انجیر کو پیس کر فتیلہ بنائیں اور کبھی نطرون کا بھی اس میں اضافہ کرتے ہیں آب دریا گرم گرم بھی اس میں ٹپکاتے ہیں اور نفع کرتا ہے اور خربق سیاہ اور تلخہ ہائے جانوران بھی مفید ہیں خصوصاً تلخہ گاؤ اور بزکوہی کا تلخہ ہمراہ روغن گل کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ابہل کو روغن کنجد میں ملا کر کسی چمچہ وغیرہ میں اس قدر جوش دیں کہ ابہل سیاہ ہو جائے یہ قطور بھی صمم کو نافع ہے منجملہ ان چیزوں کے جو نافع ہیں روغن شبت اور روغن غار اور سوسن اور ناردین ہمراہ جند بیدستر کے یا کف افسنتین کا خواہ فشردہ سداب کا اگر سبب طرش کا یبس اور خشکی ہو

اس کا علاج عمدہ یہی ہے کہ حمام کو بالتزام اوقات جایا کرے اور غذا اور شراب رطب کا استعمال رہے اور روغن معتدل اور پانی نیم گرم سر پر گرایا جائے اور سعوط روغن نیلوفر اور روغن بید اور روغن کدو وغیرہ کا جو طرش بوجہ سدہ کے عارض ہو اس کا علاج وہی ہے جو سدہ کے باب میں مذکور ہو چکا اسی قسم میں عصارہ جب شہدانج کا اور عصارہ حنظل کا جو تر ہو عجیب منفعت رکھتا ہے جو قسم طرش کی بسبب اورام کے پیدا ہو اگر ورم حار ہو یا بارد دونوں کا علاج وہی ہے جو اورام حارہ اور باردہ میں مذکور ہوا ہے اور اگر طرش دفعۃً پیدا ہوا ہے اس کے علاج میں جو شاندہ افسنتین خواہ عصارہ اس کا جس میں تلخہ گاؤ یا تلخہ مار ماہی خواہ کچھوے کا پتہ پڑا ہو مفید ہوتا ہے یا تلخہ گاؤ اور روغن یا خربق ہمراہ سر کے یا پوست مار ہمراہ سرکہ کے اگر طرش بعد صداع کے حادث ہوا ہو آب ترب اور روغن گل مفید ہوتا ہے یا جند بیدستر اور حب الغار ہمراہ روغن گل کے جو طرش بعد سرسام کے پیدا ہو واجب ہے کہ اس کے علاج میں ابتدا استفراغات ایارج فیقرا سے کیں اس کے بعد جند بیدستر اور روغن گل کی تقطیر کریں یا روغن قسط خواہ روغن بادام شیریں بھی ملا لیں یا آب ترب اور روغن گل اور جند بیدستر ہمراہ غار کے اور روغن گل بھی شریک کریں منجملہ حبوب مجربہ کے اس طرش کے واسطے جو سدہ کی وجہ سے عارض ہوا ہے خواہ ریحی قسم ہے یہ حب ہے تربد بیس درہم اور حنظل دس درہم انزروت اڑھائی درم کتیرا نو درم ہلیلہ دس درہم حب شبیار کے طور سے تیار کریں مقدار شربت ایک درہم ہے اب ہم پھر از سر نو کلام علاج طرش میں شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو طرش اور ثقل سماعت اور دردہائے گوش یعنی مقام سماعت کے اوجاع اور ریاح اور دوی اور طنین الغرض یہ سب امراض اگر بوجہ مادہ ہائے باردہ کے پیدا ہوں خواہ سرد ساذج ان کا سبب ہو پس دوائے مشترک نافع جمیع اقسام میں بعد تنقیہ سر کے یہ ہے کہ تقطیر کریں کان میں بورق اور سرکہ اور شہد اور بھیڑ کا پتہ ہمراہ شراب کے خواہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے یا ہمراہ آب گندنا یا آب پیاز ہمراہ شہد یا عورت کا دودھ اور بھی دوائیں مشترک

ہیں جن کا ذکر باب او جاع میں ہم نے کیا ہے دو قطرے قطران کے دن کو اور رات کو کانوں میں ٹپکائیں یا خربق سیاہ خواہ سفید ہمراہ بعض اوہان کے استعمال کریں خصوصاً ہمراہ روغن سوسن کے یا آب افسنتین خواہ مولی کے چھلکوں کا پانی اسی طرح جس روغن میں پوست ماء پکائی گئی ہو یا حب الغار اور فرفیون اور جند بید ستر ہمراہ روغن کے خواہ روغن بلسان خواہ نفط یا علک الانباط ایک اوقیہ اور روغن شبود دو اوقیہ روغن بادام تلخ نصف اوقیہ سب کو ساتھ ہی جوش دیں اور تین قطرہ صبح کو اور تین رات کو ٹپکائیں اسی طرح عسل لبنی یعنی میعہ سائلہ اور عصارہ فیل گوش اور حاشرا جسے ہزار چشان بھی کہتے ہیں منفعت شدیدہ اور قوت قوی رکھتے ہیں چند ادویہ مشترکہ اور بھی ہیں جن کا ذکر باب اوجاع میں ہم نے کیا ہے اگر ایسا ضرر سماعت بوجہ برودت کے صبیان کو عارض ہو روغن وازی جو ایک قسم ہو فاریقون کی ہے اور دانہ اس کا مثل جو کے خواہ اس سے لانبا زیادہ ہوتا ہے اس کے روغن میں سداب اور مرزنجوش کو پکائیں اور استعمال کریں تو مفید ہوگا یا کسی شخص سے کہیں کہ وہ صعتر کو چبائے اور اس کا تھوک ملح اندرانی کے ہمراہ استعمال کریں کمادات یعنی سینک جو ایسے اقسام میں نافع ہیں وہ یہی ہیں کہ طبخ بابونہ اور شبت اور ورق الغار اور مرزنجوش اور حبق یعنی پودینہ خشک اور عاضر قرحا اس سے گردن کی تکمید کریں اور دونوں کانوں کے نیچے کی بھی تکمید کرنی چاہیے اسی طرح وہ نطولات جو امراض سر میں مذکور ہوئے اور طریقہ یہ ہے کہ ایک بلبلہ یعنی ظرف جیسے لوٹا وغیرہ اس میں نطول کا پانی بھر کے ٹونٹی اس کی کانوں کے محاذی لائیں تاکہ بخارات اس کے کان تک داخل ہوں جو لوگ طرش میں مبتلا ہیں ان کے استفراغ کا عمدہ طریقہ یہی ہے کہ مقدار مادہ مستفرغہ کی کم ہو اور عدد مسہلات وغیرہ کے زیادہ ہو مراد یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا مادہ چند دفعہ میں اخراج کرنا چاہیے تاکہ قوت محفوظ رہے اور نضج مادہ کا پورا ہوا کرے اور خامی باقی نہ رہے ورنہ خام غیر نضج مادہ بوجہ کثرت استفراغ کے نکل جائے گا جو طرش بوجہ اورام کے پیدا ہو اس کا علاج وہی ہے جو اورام کا علاج ہے حار ورم ہو

خواہ بارد درد گوش یا تو سوءمزاج کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یا بسبب ورم کے یا کوئی پھنسی پھوڑا کان میں برآمد ہو یا کوئی تفرق اتصال عارض ہو اور سوءمزاج یا گرم ہو اور بلا مادہ ہو اس طرح کہ بسبب کسی ہوائے گرم کے خواہ ریح حارہ کے خصوصاً بروقت نقل کرنے کے مکان بارد سے طرف ایسے مکان کے جہاں کی ہوا گرم ہو خواہ گرم پانی سے جو نہاتے وقت کسی قدر کانوں میں چلا جائے یا کوئی اور ایسا پانی مفرد خواہ مرکب جس کا مزاج گرم ہو کان میں پڑ جائے اس کی وجہ سے درد گوش پیدا ہو یا سوءمزاج کسی مادہ حار دموی خواہ صفراوی سے عارض ہو اور سوءمزاج بارد جو مورث درد گوش ہوتا ہے وہ بھی ساذج اور بلا مادہ ہوتا ہے کہ اضداد سے ان اسباب کے پیدا ہوتا ہے جو سوءمزاج حار میں بیان ہوئے یعنی ہوا اور ریح بارد خصوصاً جس وقت گرم ہوا سے دفعتہً سرد ہوا کی طرف منتقل ہو خواہ ٹھنڈا پانی خواہ وہ پانی جس کی تاثیر ٹھنڈی ہے کہ اس سے بھی درد گوش پیدا ہوتا ہے جو درد گوش بسبب تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی ریح ایسی کان میں سما جائے جو تمدد پیدا کرے یا چند اقسام کے جراحات ہیں جو کان میں پیدا ہو کر درد پیدا کریں ایک قسم کی ریح بھی ایسی ہے جو کان میں پیدا ہو کر تفرق اتصال پیدا کرتی ہے اس سے بھی درد گوش عارض ہوتا ہے اور پانی پڑ جانے سے خواہ کسی چھوٹی جاندار چیز مثل مچھر اور بھنگے وغیرہ کے پڑ جانے سے خواہ چھوٹے کیڑے جو کانوں میں پیدا ہوتے ہیں ان اسباب سے بھی درد عارض ہوتا ہے بھی بعد ضربہ اور سقطہ کے عارض ہوتا ہے بہت دشوار اور سخت تر اقسام درد گوش سے وہی قسم ہے جو بسبب کسی ایسے ورم کے پیدا ہو جو اذن کی طرف زیادہ عارض ہو اور ایسے درد کے ہمراہ تپ ضرور ہوتی ہے اور تپ لازم ہوتی ہے خصوصاً اگر اس ورم کی وجہ سے اختلاط عقل پیدا ہوا ہو کہ اس کا علاج سب سے زیادہ سخت ہے اور جو ورم ان غضاریف میں ہو جو باطن گوش سے خارج ہیں اس میں درد کی تدش نہیں ہوتی اور پہلی قسم یعنی جو بسبب ورم باطنی کے عارض ہوتی ہے اور اختلاط عقل بھی اس کے ہمراہ ہوتی ہے اس

میں کسھی تو مریض فورا مر جاتا ہے اور مہلت علاج کی نہیں ملتی ہے جس طرح سکتہ کی کیفیت بھی یہی ہے لیکن جوان آدمی کا قاتل یہ درد گوش بہ نسبت بوڑھے کے زیادہ ہے اور جوان بہت جلد ہلاک ہوتا ہے اور بوڑھے کے قتل میں اتنی جلدی نہیں ہے اور بیشتر ساتویں روز اس درد میں ہلاکت واقع ہوتی ہے لیکن اکثر مشائخ کا اس ورم میں یہ حال ہوتا ہے کہ یہ ورم متقیح ہو جاتا ہے اور جوانوں کے کان میں یہ ورم متقیح نہیں ہونے پاتا کہ وہ مر جاتے ہیں پھر اگر ریم پڑ جائے اور دیگر علامات محمودہ اور بھی اس کے ہمراہ ہوں تو پھر جوانوں کے بچنے کی بھی امید ہوتی ہے کان کے درد میں کبھی کھجلی بھی ہوتی ہے اور کبھی خارش نہیں ہوتی ہے کانوں کی خارش کا بیان ہم نے ایک فصل میں علیحدہ لکھا ہے علامات علامت درد گوش کی ہر ایک قسم کی وہی ہے جو طرش میں مذکور ہوئی علاج پہلے یہ قاعدہ عام ہے اور اس کی رعایت ہمیشہ کرنی ضرور ہے کہ جو چیز کانوں میں ٹپکائی جائے واجب ہے کہ نہ بہت گرم ہو اور نہ زیادہ سرد جو درد گوش بسبب کسی امتلائے بدنی کے ہو یا خصوصاً امتلائے سر کی وجہ سے عارض ہو پہلے تنقیہ سر کا مناسب اسی امتلا کے کرلینا چاہیے مثلاً اگر امتلا کسی مادہ حارہ سے ہے فصد کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا درکار ہے اور ان چیزوں سے تنقیہ کریں جو سر کے مادہ حارہ کے تنقید کرنے کے لئے اوپر کے ابواب میں مذکور ہو چکی ہیں اگر اس خلط میں لزوجت ہو اور خوب چسپیدگی پیدا ہو گئی ہو حبوب شبیار جو مشہور ہیں ان سے تنقیہ کرنا چاہیے اور غرغرے بھی جو بار ہا مذکور ہو چکے انہیں استعمال کریں اگر وہ خلط کسی طرف کان میں چپک کر لگ رہی ہے اور ایسی تر نہیں ہے کہ بدون بخارات پہنچانے کے چھوٹ سکے لازم ہے کہ بعد اسہال اور تنقیہ مادہ کے بخارات ملینہ اور قطورات ملتینہ کا استعمال کریں بعد ازاں پھر دوبارہ عضو خاص کے مادہ کا استفراغ کریں اگر سبب درد کا حرارت بافراط ہو تبرید دماغ کی مطفیات معروفہ سے کریں جن کا ذکر باب دماغ میں ہو چکا ہے اور کان میں روغن گل اور سپیدی بیضہ کی ٹپکائیں اور اگر درد میں شدت ہو اس کے

ہمراہ کافور بھی شریک کریں کبھی روغن بنفشہ کافور ملا کر درد کی تسکین بہ نسبت روغن گل کے زیادہ کرتا ہے اس لئے کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہے ایضا جوشیاف درد چشم کی تسکین کے واسطے مذکور ہوا اس کی تقطیر ہمراہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ کی کرنی چاہیے اس لئے کہ تنہا سپیدی بیضہ کی درد گوش میں عجیب النفع ہے اور دودھ میں آب برگ عنب الثعلب و آب برگ کشنیز کی تقطیر کریں دودھ وہی عمدہ ہے جو پستان سے تازہ دوھ کر استعمال کریں کہ وہ نفع زیادہ کرتا ہے یا خراطین روغن گل میں جوش دے کر کانوں میں ٹپکائیں یا حلزون یعنی دریائی گھونگھے کو روغن گل میں جوش دے کر کان میں ڈالیں یا روغن گل کو سہ چند سرکہ میں جوش دیں تا اینکہ سرکہ جل جائے اور روغن گل باقی رہ جائے اور اسی کا قطور کان میں ڈالیں یہ قطور شدت ضربان کو نافع ہوتا ہے اسی طرح روغن تخم کدو اور روغن نیلوفر اور روغن بید سادہ اور دیگر اوہان باردہ اسی طرح عصارات ان چیزوں کے جو کدو کے مشابہ ہیں چھلکے اور پتوں میں اور مزاج ان کے بھی مثل مزاج کدو کے ہیں اسی طرح وہ ضمادات جو خارجی تبرید پیدا کرتے ہیں بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ آب لبلاب بھی ایسے وقت بہت عمدہ ہے اور خوب فائدہ کرتا ہے اور عصارہ شہدانج تازہ بھی ایسا ہی مفید ہے اگر ضربان اور درد میں شدت ہو اور خوف تشنج پیدا ہونے کا ہو اس وقت استعمال مرخیات سے چارہ نہ ہوگا اور مرخیات میں پرانے روغن گاؤ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے جب گرم کر کے ٹپکائیں کبھی بڑی دشواری اور اذیت شدید کان کے درد کی اس تدبیر سے دفع ہو جاتی ہے کہ ایک ٹونٹی دار چیز جس کا منہ درست ہو کسی قمقمہ یا ہانڈی وغیرہ پر جس میں گرم پانی بھرا ہو رکھیں تا کہ اس پانی کے ذریعہ سے بخارات گرم کانوں تک پہنچیں اس تدبیر سے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اور علاج کی کچھ احتیاج نہیں رہتی ہے اور مخدرات کے استعمال سے استغنا حاصل ہوتی ہے خصوصاً اگر اس گرم پانی میں ادویہ زحیہ بھی ڈالی ہوں لیکن ایسی ادویہ مرخیہ اس میں جوش دینی چاہئیں جو ارخا یہ رفق اور نرمی کریں اور اس میں ادویہ مرخیہ کے ہمراہ کسی

قسط بحری اور زراوند کا استعمال کریں کبھی درد شدید میں باجرہ کی سینک بھی نافع ہوتی ہے کہ نمدہ کی پوٹلی میں گرم کر کے سینکیں اگر درد گوش بوجہ بثور اور چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کے پیدا ہوا ہے اس کا علاج آئندہ باب بثور گوش میں بیان ہوگا اور اگر کان میں کیڑے پیدا ہونے سے درد ہوتا ہے اس کا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا اور اگر کوئی چیز کان کے اندر پڑ گئی ہے اس کا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا پانی پڑ گیا ہو خواہ پتھری اور سنگریزہ وغیرہ اگر بسبب ورم داخل گوش کے درد پیدا ہوا ہے اس میں خطرہ زیادہ ہے کہ یہ ورم قریب دماغ کے ہے اور اندیشہ جب ہی تک ہے کہ ورم کا مادہ مجتمع ہو کر پیپ نہ پڑ جائے ایسے دردورمی میں بعد فصد اور استفراغ مادہ کے پہلے ملینات کا استعمال واجب ہے جو تبرید پیدا کریں خصوصاً دودھ کا ٹپکانا بار بار چاہیے تا روز سیوم اور اسی طرح روغن گل سرکہ میں پکا کر بطریق مذکور سابق اوائل مرض میں استعمال کریں اس کے بعد لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب تخم مرو دودھ میں ملا کر ٹپکائیں آب لبلاب کا ٹپکانا بھی ایسے وقت نافع ہے اور کجد کوفتہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکی ہے بعد ازاں تا زوال مرض ہمیشہ کمادات یعنی سینک روغن زیت سے کرنی چاہیے جو اچھی طرح گرم ہو روغن زیت کا شیریں ہونا چاہیے اور نیم گرم ہو کہ اس میں اس روئی کو ڈبوئیں جو باریک سلائی کے کنارے پر لپٹی ہوئی ہو اور گرم ہی گرم اسی کان میں داخل کریں اور بار بار اسی طرح کرتے رہیں اور خارج از گوش ضماد ملینات منضجہ کا کریں جو زیادہ قوی نہ ہوں جب یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کر جائے اس وقت کان میں لومڑی کی چربی اور ورل یعنی کوے کی چربی کا لیپ کریں یا مرہم باسلیقون ہمراہ روغن گل کے یا روغن خمایا چربی بط یا بڑے چوہے کی چربی کے ساتھ یا مرغ کی چربی اور بط کی چربی ملا کر مرہم بنائیں اور ضماد کریں اگر ورم گوش زیادہ حار نہ ہو اس وقت اس دوا کا استعمال کریں جو چربی بز کو ہی اور اس کے ہم وزن شہد اور مویزج اور زوفا سے مرکب کر اور بوزن مجموع چربی ڈال کر تیار کی ہو اور کان میں اس دوا کو ڈالنا چاہیے اس

دوا سے زیادہ یہ دوا قوی ہے جو بقوت نضج پیدا کرتی ہے مردار سنگ سفید اور سپیدہ ہر
واحد ایک اوقیہ کندر غبار آسیا صمغ صنوبر کبار ہر واحد تین اوقیہ زیت ایک رطل سور کی
چربی اور تازہ پیہ گوسپند دو رطل عصارہ تخم کتان بقدر کفایت ان سب کو بطور مرہم کے
بناؤ کبھی شدت درد کی وجہ سے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہے مخدرات کا استعمال اسی
طرح کرنا چاہیے جیسے ہم آئندہ بیان کریں گے جب اس ورم میں پیپ پڑ جائے اور
پک جائے اس وقت لعاب تخم کتان یا روغن گل اور روغن بابونہ مع جملہ ان اشیاء کے
استعمال کرنا چاہیے جو باب ورم میں ہم لکھیں گے اگر ورم کان سے باہر ہو اس میں
اندیشہ اور خطرہ کم ہے اس پر آرو جو کا ضماد کریں یا وہ ضماد جو آرو باقلا سے بنایا جاتا ہے
اور اس کا استعمال اجود ہے وہ ضماد یہ ہے آرو باقلا بابونہ بنفشہ آرو جو خطمی اکلیل الملک
ان سب کو کوٹ پیس کر چھان لو اور آب نیم گرم روغن بنفشہ میں تر کروا کر ملو اور روغن
سمسم غیر مقشر آرو گندم کا لیپ کافی ہوتا ہے جو بثور اور پھنسیاں کانوں میں ہوتی ہیں ان
کے علاج میں اکثر تو جو شاندہ تین یعنی انجیر خشک ہمراہ گندم کے کافی ہے کہ اسے کان
میں ٹپکائیں یا اسی سے فتیلہ بنا کر کان میں رکھیں کبھی تسکین درد اس انبوبہ سے بھی ہو
جاتی ہے جو اوپر ہم بیان کر چکے اور کبھی تخدیر پیدا کرنے کے واسطے وہ طریقہ بھی کافی
ہوتا ہے کہ جس کو انبوبہ کے بعد متصل ہم نے بیان کیا ہے اسی فصل میں مشترک دوا اکثر
اقسام درد گوش کے لئے خصوصاً وہ اوجاع جو مائل بہ برودت ہوں یہ ہے کہ زیت
انفاق میں چھچھوندر یا کھوے کو پختہ کریں یا ان کیڑوں کو پختہ کریں یا ان پانی کے
گھڑے اور ٹھیلیوں کے نیچے ہوتے ہیں یا مچھلی کا پتہ زیت انفاق میں مہرا کریں یا
چربی ورل یعنی کوے کی یا چربی موش کبیر کی یا چربی لومڑی کی اکلینگ کی یا روغن
عقارب کہ بہت نافع ہے یا آب مرزنجوش تازہ یا سلافہ ورق غرب یا سلافہ خراطین
مطبوخ مرمصفی میں جس میں قیہ بط پگھلا کر داخل کی جائے اگر برودت مادہ میں شدید
ہو تلخہ گاؤ کو روغن خیری میں اس قدر پکائیں کہ گمان یہ ہو کہ مرارہ گل گیا اور فنا ہو گیا اس

وقت اتار رکھیں اور اس روغن کی تقطیر کریں یہ قطور بھی عجیب النفع ہے کبھی جب درد گوش میں شدت ہتوی ہے اس وقت استعمال مخدرات کی حاجت ہوتی ہے وہ مخدرات مثل فلونیائے ملین یا قرص زعفران یا قرص کوکب یا افیون اور جند بید ستر یا زعفران عورت کے دودھ میں پیس کر استعمال کریں لیکن ان مخدرات کے استعمال میں اتنا تامل کریں کہ جب احتمال قوی یہی ہو کہ اگر آب مخدرات کا استعمال نہ ہوگا مریض پر غشی طاری ہوگی اس وقت استعمال مخدرات کی اجازت ہے خصوصاً اگر اخلاط باردہ سے درد گوش عارض ہوا ہے اس وقت استعمال مخدرات میں ضرور تامل کرنا چاہیے کیونکہ بارد مادہ کو مخدرات سے ضرر شدید پہنچے گا اگر استعمال مخدرات سے کوئی ضرر پیدا ہو جائے اس وقت تنہا جند بید ستر کا استعمال کرنا چاہیے کبھی جند بید ستر سے قرص اس طور سے بنا لیتے ہیں کہ پہلے جند بید ستر کو اچھی طرح پیسا پھر افیون ڈال کر پیسا بعد ازاں شراب خالص سے قرص بنالیا اگر درد گوش بوجہ کسی قرحہ مولد کے ہو حضض اور افیون دودھ کے ہمراہ استعمال کریں یا پیس عدد بادام مقشر اور بورہ اور افیون کندر ہر واحد ڈیڑھ درہم زعفران یا چھ اوقیہ ان سب کو یکجا کر کے سرکہ شراب میں پیسیں اور خشک کر کے رکھ چھوڑیں اور بروقت احتیاج روغن گل میں بھگو کر تقطیر کریں اگر پیپ پڑ گئی ہو سرکہ کے عوض شہد یا سکنجبین ملائیں فصل دوی اور طنین اور صفیر کا بیان جس وقت یہ مرض پیدا ہوتا ہے ہمیشہ آدمی ایک آواز ایسی سنا کرتا ہے کہ اس کا سبب معلوم نہیں ہوتا مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ کانوں کے باہر سے آواز آرہی ہے کانوں کے واسطے یہ مرض ایسا ہے جیسے آدمی کی آنکھوں کے سامنے خیالات اور پتنگے سے اڑتے ہیں اور جس طرح ان خیالات کا وجود خارج میں نہیں ہوتا فقط اس کی آنکھ کے مادہ کا اثر ان خیالات کی طرح طرح صورت دکھلاتا ہے اسی طرح یہ آواز دوی طنین کی بھی تصور کرنی چاہیے اور چونکہ جو آواز کانوں تک پہنچ کر محسوس ہوتی ہے اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ ہوائے خارجی میں تموج پیدا ہو کر کانوں تک پہنچ کر آواز پیدا کرتا ہے اور ہم نے فرض کیا ہے کہ طنین

اور ضعیف دونوں اس کا احساس کرلیں اس وقت معلوم کرو کہ یہ دوی اور طنین بسبب
ایسے محرک بخار کے پیدا ہوتی ہے جو تموں معتاد سے زیادہ تحریک اور تموج سخارات کرتا
ہے بخار میں تموج پیدا کرنے والا یا تو ریاح ہیں جو اطراف اور نواحی سر میں پیدا
ہوئے ہیں کہ اسی جگہ وہ ریاح متحرک ہوتے ہیں یا کوئی آواز جوش کی کسی زرداب اور
صدید سے اٹھتی ہے جو سر میں پیدا ہوا ہے یا ریم میں جوش اور غلیان ہوتا ہے جو سر میں
بھرا ہے یا کیڑے سر میں پڑ گئے ہیں کہ جب وہ مجاری اور مقامات سر میں چلتے پھرتے
ہیں اس وقت تموج پیدا ہوتا ہے ان اسباب مذکورہ کی پیدائش کا سبب یا تو اضطراب اور
جوش اخلاط بدن کا ہے جیسے حمیات میں ہوتا ہے یا ابتدائے نوبتہائے حمیات میں ایسا
ہی غلیان ہوتا ہے یا امتلاء زائد بحد افراط اور خصوصاً سر میں امتلا ہونی اس کا سبب ہے
جیسے بعد سکر اور مستی زائد کے ہوتا ہے یا کوئی اضطراب ایسا ہے جو برف دماغ کے متوجہ
ہو رہا ہے جیسے بعد سخت قے کرنے کے اور بعد پہنچنے کسی صدمہ اور ضربہ کے ایسا ہی ہوتا
ہے کبھی یہ اضطراب بسبب اضطراب حرکت کے نہیں ہوتا بلکہ بسبب ایک مادہ لزج
کے ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ متحلل ہو ہو کر ریح بنتا جاتا ہے اسی سبب سے
ہمیشہ دوی اور طنین موجود رہتی ہے کبھی یہ بات شدت خلا یعنی خلوے معدہ کی وجہ سے
ہوتی ہے اس کا سبب بھی اضطراب ہے ان رطوبات کا جو بدن میں پراگندہ ہیں مگر
ٹھہرے ہوئے کیونکہ جب طبیعت غذا کو نہیں پاتی ناچار انہیں رطوبات کی طرف متوجہ
بہ تحلیل ہوتی ہے اور ان میں حرکت پیدا کرتی ہے کبھی دوی اور طنین بعد استعمال ایسے
ادویہ کے پیدا ہوتی ہے جن کی خاصیت یہ ہے کہ اخلاط اور ریاح کو اطراف سر میں جبس
کردیں اور سبب مرض دوی کا کبھی خود کان ہی کے اندر موجود ہوتا ہے اور کبھی بشرکت
معدہ خواہ اعضائے دیگر یہ ریاح جو مورث وہ ہی ہیں کانوں تک پہنچتے ہیں علامات جو
دوی ہمیشہ متصل رہے پس اس کا سبب خاص سر میں ہے اور اگر کبھی دوی میں سکون ہو
جائے اور پھر ہیجان ہو اور یہ اختلاف سیری اور گرسنگی میں یا بوقت حرکت اور شدت

حرارت اور برودت کے پیدا ہو ایسی دوی بمشارکت دیگر اعضا کے ہوتی ہے پھر اس کے بعد ہیئت خاص اس آواز کی بھی اس کی شناخت کراتی ہے مثلاً کبھی دوی کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کوئی شے اوپر کو چڑھتی ہو یہ قسم دوی کی اکثر بشرکت تمام بدن یا فقط معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے یا آواز دوی کی اپنی ہی جگہ گونجتی ہوئی محسوس ہو جیسے درختوں کے پتوں کی آواز کہ اسی جگہ گھوم گھوم پتے بجا کرتے ہیں اس دوی کا مادہ ریحی سر میں ٹھہرا ہوا ہے اور اگر ہمراہ دوی کے تپ اور درد بھی ہو اور اس سے پھریری اور قشعریرہ بھی پیدا ہو جائے معلوم کرو کہ ریم اور قیح مجتمع ہوتا ہے اور اگر دوی کی پیدائش بر سبیل خفیہ علے الاتصال ہوا کرے اس کی پیدائش کسی خلط یا لزوجت سے ہوتی ہے جو دوی بسبب ذکاوت حس کے ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ بدن مریض کا ریاح اور امتلاء اخلاط سے پاک ہو اور سماعت بھی اچھی ہو اور بروقت گرسنگی اور خلوے معدہ کے ہیجان دوی کا ہوتا ہو جو دوی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے وہ بعد استفراغات اور حمیات کے ہوتی ہے جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہوتی ہے اس سے پہلے جو افراط اور زیادتیاں نامناسب گزری ہیں وہی اس پر دلیل ہوی ہیں اکثر دوی سوءمزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ دفعتہً عارض ہوتی ہے اور ہمراہ دوی کے التہاب بھی ہوتا ہے اور جو دوی سوءمزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے وہ رفتہ رفتہ بے التہاب کے ہوتی ہے علاج جمیع بیماران مرض دوی اور طنین کو حمام اور دھوپ اور حرکت عنیف اور چیخنے چلانے اور قے کرنے اور زیادہ امتلائے معدہ سے پرہیز کرنا واجب ہے اور طبیعت ان کی ملین اور نرم رکھنی چاہیے قبض پیدا نہ ہونے پائے جو دوی بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوئی ہو اس کے علاج میں اول مقصود علاج اسی عضو کا رہے جس کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے خصوصاً معدہ کہ اگر اس کی شرکت سے دوی عارض ہوئی ہو پہلے اس کا تنقیہ کریں پھر دماغ اور کانوں کی اصلاح کا قصد کریں کہ دماغ اور کانوں کی تقویت کریں دماغ کی تقویت روغن آس اور کانوں کی تقویت

روغن بادام وغیرہ سے کرنی چاہیے تقویت کی تدبیر کرتے وقت دماغ اور کانوں کا مزاج اصلی جو ہے اس کی بھی رعایت کرنی چاہیے اور اس کی معونت سے ان قواعد معلومہ کا برتاؤ کیا جائے گا جو ایسے مزاج کے لئے بکارآمد ہیں اسی طرح جو دوی بسبب امتلاء بدن کے پیدا ہوئی ہو پہلے بدن اور سر کا تنقیہ کرنا چاہیے ان ادویہ سے جو معلوم ہوچکی ہیں اور تلطیف تدبیر یعنی غذا میں کمی اور لطیف غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیے جو دوی کسی تپ کے بحران میں عارض ہو اس کے علاج میں تحریک طبیعت سے بچنا چاہیے اور کچھ تدبیر اس کی نہ کرنی چاہیے اس لئے کہ یہ دوی تپ کے دور ہوتے ہی خود بخود دفع ہو جائے گی جو دوی سرعتہ الحواس اور ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس کے علاج میں بعض اطبا مخدرات کا استعمال تجویز کرتے ہیں مثلاً روغن گل کو سرکہ میں بطور مذکور سابق پکا کر ہمراہ افیون یا روغن بنگ کے استعمال کریں یا شوکران اور جند بیدستر کو روغن مناسب کے ہمراہ ان سب ادویہ میں اصلح تجویزات یہ ہے کہ حب صنوبر اور جند بیدستر کو کسی روغن کے ہمراہ پیسیں اور تقطیر کریں جو دوی بسبب قیح کے پیدا ہوئی ہے علاج ورم اور قیح سے اس کی تدبیر کریں جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہو استعمال ان دواؤں کا کریں جن سے تعدیل مزاج عارضی کی ہو اور وہ قطورات اوپر مذکور ہو چکے اور جو دوی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ بوجہ سرسام کے طبیعت نے کان کی طرف دفع کیا ہے اس کے علاج کے طریقے سب مذکور ہو چکے طرش کا بیان جو طرش بعد سرسام اور حمیات حادہ کے پیدا ہوتا ہے اس کے لئے دوائے خاص یہ ہے کہ عصارہ افسنتین کو روغن گل اور سرکہ اور روغن سوسن کے ہمراہ استعمال کریں یہ علاج نہایت اچھا ہے اور جو طرش کسی خلط بارد یا لزوجت کے سبب سے پیدا ہوا ہے اس کے لئے یہ قرص مخصوص مجرب ہوا ہے خربق ابیض تین درم زعفران پانچ درہم نطرون دس درہم ان سب کے قرص تیار کریں منجملہ ادویہ مجربہ کے جو مشترک اور جامع فوائد اقسام طرش کو ہے خواہ وہ طرش ضعف سے پیدا ہوا ہے یا سدہ سے یا کسی خلط سے وہ یہ

زاغ اور سنگ پشت کو شیر زنان میں ملا کر قطور کریں یا قروماناور نطرون انجیر کے دانہ نکال کر اس سے فتیلہ تیار کریں اور چرک وغیرہ صاف کرے استعمال کریں اور اسی طرح جملہ ادویہ کے استعمال کے لئے چرک اور ریم وغیرہ کو پاک کرنا لازم ہے منجملہ ادویہ قوی کے ایسے رقوح کے واسطے توبال تحاس ہمراہ زرنیخ اور شہد اور سرکہ کے یا میل خبث الحدید کا یا کہ خود خبث الحدید بریان کرکے اور پیس کر جب مثل غبار کے باریک ہو جائے اور یہ کیفیت متواتر بریان کرنے سے پیدا ہو گی اگر سرکہ شرای کے ہمراہ بریان کریں اور جب سرکہ میں آمیختہ ہو کر مثل شہد کے گاڑھا ہو جائے اس وقت اس کی تقطیر کرنی چاہیے اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے زنگار اور تانبے کے چھلکے جو خراد سے اترتے ہیں ہر واحد چار درہم عصارہ کراث یعنی گندنا ایک اوقیہ شہد سفید بقدر ضرورت سب کو ملا کر استعمال کریں جب قیح زیادہ نکلنے لگے اس وقت ضرور ہے کہ فتیلہ کا استعمال کریں اس طرح پر کہ اس فتیلہ کو تلخہ گاؤ میں ڈبو کر ان میں رکھیں یا چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پیشاب بطور قطور کے استعمال کریں اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ خبث الحدید کو دھو کر چند مرتبہ کسی ماہی توے پر بریان کریں اور سرکہ میں پکا کر قطور کریں اگر ہمراہ قیح کے درد بھی ہو اور قرحہ مزمنہ بھی ہو اس وقت نبیذ غلیظ کو روغن گل میں گھیپ کر قطور کریں خواہ نبیذ مذکور کو آب گندنا یا آب ماہی شور جسے سمک مالح کہتے ہیں اس میں گھپ کر استعمال کریں بیشتر بوجہ شدت درد کے احتیاج استعمال مخدرات کی ہوتی ہے پس مناسب ہے کہ صبر اور افیون اور زعفران کو شہد میں ملا کر تقطیر کریں جبکہ استعمال ادویہ مجففہ سے رطوبت کا نکلنا بند ہو جائے اس وقت روغن گل کی تقطیر کرنی چاہیے اور لازم ہے کہ خشک ریشہ جو کان میں ہو اس کو بخوبی اخراج کر دیں اس کے بعد دوائے منبت لحمہ یعنی گوشت پیدا کرنے والی کا استعمال کریں خلاصہ یہ ہے کہ ریم کا نکلنا بند نہ کرنا چاہیے بلکہ ایسی ہی تدبیر کرنی چاہیے کہ ریم پیدا نہ ہونے پائے اور جس قدر پڑ گئی ہے وہ نکل جائے اور قرحہ خشک ہو جائے اکثر معالج لوگ جو حیلہ سے امراض کا علاج

کرتے ہیں ان کا بھی طریق ہے کہ قرحہ گوش کے علاج میں چیتھڑے بھر دیتے ہیں کہ سیلان ریم بظاہران خرقوں کے جذب کرنے سے رک جاتا ہے اور بیمار کو منع کرتے ہیں کہ اس کروٹ نہ سوئے جس کان میں قرحہ پڑا ہے اور یہ ممانعت فقط اسے فریب دہی کی راہ سے کرتے ہیں تاکہ ریم کا سیلان مریض کو معلوم نہ ہو اس لئے کہ وہ ریم اندر کی طرف جائے گی ایسی تدبیر سے چونکہ ریم اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور اس نرم گوشت پر گرتی ہے جو کان کے اندر ہے لہذا ورم بیخ گوش میں پیدا ہوتا ہے اور ایسا انفجار ورم مفید ہے اور کبھی امتلائے خون فاسد کی وجہ سے کسی رگ کے پھٹ جانے یا رگ کے منہ کھل جانے یا کٹ جانے سے خون جاری ہوتا ہے اور کبھی کسی دھمک کا صدمہ پہنچنے سے یا کسی قسم کے چوٹ لگنے سے انفجار خون کا ہوتا ہے علاج جو خون بطور بحران کے ہو اس کا حبس کرنا ہرگز جائز نہیں ہے جب تک کہ اس کی وجہ سے غشی کی نوبت نہ پہنچے اور ضعف مفرطہ پیدا ہو سوائے ایسے خون کے اور جملہ اقسام کا انفجار خون روکنا چاہیے جس خون کا تین قسم کی دواؤں سے ہوتا ہے یا تو ادویہ قابضہ کا استعمال کریں یا ادویہ کاویہ یا ادویہ مبردہ سے ادویہ قابضہ جیسے مازو کو سرکہ خواہ پانی میں جوش دیں یا طبیخ عوسج کو اور اکثر اس طبیخ میں شراب کہنہ بھی یا سرکہ بھی ملایا جاتا ہے اسی طرح شیاف مامیثا اور حضض اور طبیخ برگ درخت مصطگی یا انار کو سرکہ میں پختہ کرکے نچوڑ لیں مبردات سے علاج اس کا جیسے عصارہ عصی الراعی اور لسان الحمل ہمراہ شراب کے یا شیاف مامیثا اور افیون کاویہ ادویہ سے جیسے عصارہ بادروج ایک دوا اس کے واسطے عجیف النفع ہے کہ انفحہ ارنب کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں یا عصارہ کراث کو سرکہ ملا کر منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ دونوں گردہ نرگاؤ کے اور اسی کی تھوڑی سی چربی اس میں تھوڑا سا نمک ملا کر نیم بریان کرکے پانی اس کا نچوڑیں اور کان میں ٹپکائیں چرک اور سدہ گوش کا علاج علاج خفیف اس کا یہ ہے کہ روغن بادام شیریں کا وہ بادام جو پہاڑ پر پیدا ہوتا ہے خاص کر شب کو اس کی تقطیر کریں اور صبح کو حمام کریں اور کان کو

انصباب مادہ اگر بطور بحران امراض اعضائے رئیسہ کے ہوا ہو جیسے کہ لیثر غس میں اکثر حدوث ایسے ورم کا بطور بحران کے ہوتا ہے اور اس کی شناخت کو ہم نے کلیات میں اشارۃً ذکر کیا ہے ایسے وقت زیادہ اہتمام اس ورم کے علاج میں ورم سمجھ کر نہ کرنا چاہیے اور جو تدبیر علاج ورم کی ہے کہ ابتدا میں ورم مستحق ادویہ قابضہ اور رادعہ کا ہوتا ہے اسس کے بعد ترکیب تدبیر کا اس کے بعد محللات کا پس اس عنون سے اورام بحرانیہ مذکورہ کا علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ ان اورام یں خصوصاً اگر بحران حمیات یا اوجاع سر کے بحران سے پیدا ہوئے ہوں واجب ہے کل مادہ کے جذب کی تدبیر اسی ورم کی طرف ہر ایک حیلہ سے کریں اگر چہ پچھنے لگانے کے ذریعہ سے ہو کہ بدون اس کے اس مادہ کا جذب اچھی طرح نہ ہو سکتا ہو اور بسرعت قابل انجذاب کے وہ مادہ نہ ہو اور اگر کسی روائت یا اور سبب سے اس مادہ کا کم کر دینا مناسب ہو تو بشرط حاجت فصد کے ذریعہ سے مادہ کی تقلیل کر دیں اور اگر شدید الانجذاب ہے یعنی خود ہی بخوبی کھنچ رہا ہے اس کی طبیعت پر چھوڑ دیں تا کہ مخالف تدبیر جذب طبیعت کرنے سے ایسا نہ ہو کہ وجع شدید پیدا کر دے اور حمی دوچند بڑھ جائے بلکہ اگر درد شدید ہو تو اقتصار ایسی دوا پر کریں جو ارخا پیدا کرے اور مسکن درد ہو اور یہ دوا حار رطب ہونی چاہیے اور اگر ابتدا ہی سے اس ورم میں درد شدید ہو فقط تکمید پر اکتفا کرنی چاہیے اور آب خالص سے تکمید کریں اور اگر درد بہ خفت ہو فقط نمک سے تکمید کرنے پر اقتصار کریں یا دوائے افتیمون یا داخلیون یا مرہم ماشیاذس اور اگر زیادہ خفت کے ساتھ درد نہ ہو اور ورم منہ کر آیا ہو مثل پھوڑے کے تو ایسی دوا کا استعمال کریں کہ خواص تغریہ اور پھوٹ جانے کے آمادہ کرنے پر شامل ہو اور انضاج مادہ بھی کرے جیسے آرد گندم اور کتان ہمراہ شراب عسل کے اور آب حلبہ اور خطمی اور بابونہ پھر اگر یہ بحدث صناعی دریافت ہو جائے کہ یہ ورم تحلیل نہ پائے گا بلکہ ضرور پھوٹے گا اور پیپ دے گا ضرور ہے کہ اخراج ریم وغیرہ کی تدبیر کریں خواہ تھوڑا منہ پچھنے وغیرہ سے کر کے اگر ممکن ہو چوسنے کے ذریعہ

سے مدہ کو نکالیں یا زیادہ گہرے پچھنے لگا کر پیپ نکال ڈالیں بعد چاک کرنے خواہ پچھنے لگانے کے اخراج مدہ دوائے شملیون سے بھی ہوتا ہے اور ایسے مرض ورمی کے مناسب بھی ہے کہ جذب بھی کرتی ہے اور تحلیل بھی اور بالخاصہ بھیڑ کی مینگنی اور مرغابی یا مرغ کی چربی وہ بھی یہی فعل کرتی ہے اور اسی قبیل سے کعک تعیر اور پیہ گاوہی جس میں نمک نہ پڑا ہو جو ورم مزمن اور کہنہ ہوا سے احتیاج استعمال خاکستر صدف اور کوڑے کی راکھ ہے کہ ہمراہ شہد کے استعمال کی جائے یا پرانی چربی کے ہمراہ یا انجیر کو آب دریا میں پختہ کر کے لگائیں یا اشق کو تنہا خواہ کسی اور دوائے مناسب کو ملا کر اسی طرح زفت کو جو تازہ ہو اور مقل کو چرک خانہ زنبور کے ساتھ اور میعہ سائلہ اور نخ شتر کا پھر یہ ورم اگر صورت خنازیر کی پیدا کرے اور ٹھہر جائے یا بخوبی ثابت ہو جائے کہ مادہ خنازیر کا ہے اس وقت ان ادویہ سے مرہم تیار کریں علک البطم اور زفت اور حب و ہمشت یعنی خار اور مویزج اور کمون اور صمغ اور فلفل اور بیخ لوف اور قنہ یعنی قار اور کزبرہ ہمراہ چربیوں کے یا قرومانا اور خاکستر پوست بیخ کبر اور عاقرقرحا اور مینگنی بکری اور گوسپند کی اور چربیاں خصوصاً سور کی چربی اور گوسپند کی اور سوسن کوہی صوصا خنازیر سوداوی کے واسطے اسی طرح دماغ مرغیوں کے اور چکور کے اور گاؤ کے اور گائے کے گردے خصوصاً نیل گاؤ کا روغن جوان اورام کے مناسب ہیں پس جو ورم براہ مادہ سخونت زیادہ رکھتا ہے اس کے لئے روغن گل اور بنفشہ کا ادہان اختیار کرنا چاہیے اور جس ورم کا مادہ بارد ہے اس میں روغن سوسن اور شبت اور بابونہ اور خروع کا استعمال کریں جب اورام میں دشواری علاج کی پڑتی ہے اس وقت مرہم رتیانج اور بعض نسخوں میں کتاب کے مرہم مرداسنج بھی وارد ہے بہت نفع کرتا ہے سخت آواز سے کان کا ہرب جب قوت نفسانیہ دماغی میں ضعف آجاتا ہے اسی سبب سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے یا قوت قابضہ بطرف سمع کے یعنی جو قوت سماعت کے آلہ سمع پر قابض ہوئی ہے اس میں ضعف ہو اور اس مرض میں تقویت دماغ کی انہیں تدابیر سے جو

معلوم ہو چکی ہیں ضرور کرنی چاہیے۔

فن پانچواں احوال انف میں

اس فن میں دو مقالہ ہیں مقالہ پہلا سونگھنے کے بیان میں اور جو آفات آلہ شم میں پڑتی ہیں ان کا بیان اور جو رطوبات ناک سے بہتی ہیں ان کا بیان فصل پہلی یہ فصل ناک کی ہڈیوں اور غضروف اور عضل محرکہ جو دونوں طرف کے نتھنوں کو حرکت دیتے ہیں ان کی تشریح پر شامل ہے اور یہ حرکت نتھنوں کی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ یہ دونوں اسی عضلہ سے ڈھالے گئے ہیں اور دونوں مجرائے بنی نافذ ہو کر اس شے تک پہنچے ہیں جس کو مصفات کہتے ہیں جو بہ شکل کفگیر کے ہے اور وہ مصفات نیچے دو ایسے جسموں کے واقع ہوا ہے جو مشابہ پستان کی گھنڈی یعنی سروں کے ہیں اور اسی جگہ حجاب دماغی میں سوراخ مقابل سوراخ مصفات مذکورہ کے پڑے ہیں تا کہ ہوا وہاں پہنچے اور وہاں سے دماغ تک ہوا کا گزر ہو اور ہر ایک مجرائے انف کے واسطے ایک مجری ایسا ہے جو حلق تک پہنچا ہے اور اسی فصل میں تشریح اس آلہ کی ہے جس سے سونگھنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہے اور یہ کام جس سے برآمد ہوتا ہے اور یہ آلہ وہی دو زیادتیاں ہیں جس کا نام حلمتیان ہے جو مقدم دماغ میں ہیں اور اسی سبب سے فضول دماغی کا تصفیہ ہوتا ہے انہیں سوراخوں کی طرف سے اور اسی کے راہ سے خود دماغ اور اس سے جو دو زیادتیاں دماغ سے اگی ہیں ان تک ہر ایک رائحہ کا پہنچنا بذریعہ استنشاق ہوا کے ہوتا ہے اور خود دماغ بھی تنفس کرتا ہے تا کہ حار غیریزی کی حفاظت کرے اور انہیں اسے محفوظ رکھے اور اسی کی تائید سے بڑھے اور گھٹے جس طرح رگ نابض کا بھی حال ہے کبھی دماغ بڑھ جاتا ہے اور بروقت چیخنے اور چلانے کے اور بروقت اختناق ہوا کے اور اختناق روح کے اوپر کی طرف منتہائے بنی میں دو مجرب ما فتن تک پہنچے ہیں اسی سبب سے سرمہ کا مزہ زبان تک پہنچتا ہے کہ سرمہ وہاں سے زبان تک اتر آتا ہے کیفیت سونگھنے کی ہم نے کلیات کے فن میں باب قوی میں بیان کر دی ہے اب

رہی یہ بات کہ رائحہ ہوا میں کیونکر ہوتی ہے اس طرح کہ ہوا اس سے منفعل ہو جاتی ہے یا ہوا سے تاویہ ہوتا ہے یا بسبب متحلل بخار کے احساس کا رائحہ کا ہوتا ہے اس کی تحقیق حکیم فلسفی کو کرنی مناسب ہے اور طبیب کو لازم ہے اتنا مان لے کہ فعل سونگھنے کا دراصل ایک قسم کی استحالہ ہوا سے برسبیل تاویہ کے ہوتا ہے بعد ازاں اٹھنا بخارات کا جو بودار جسم سے اٹھتے ہیں وہ اس فعل کے معین ہوتا ہے اب ہم تشریح انف اور اس کی منفعت اور عضل محرکہ کے حالات بیان کر چکے پس مناسب ہے کہ امراض اور اسباب ان امراض کے جو اس عضو میں ہوتے ہیں بیان کریں اور علامات اور معالجات امراض کے بھی بیان کریں ناک میں استعمال ادویہ کے طریقے معالجات انف کے بعض اقسام ایسے ہیں جو خصوصیت مقام بنی سے رکھتے ہیں جیسے شمومات یعنی لخلخے اور عطوسات یعنی چھینک پیدا کرنے والی دوائیں اور یہ ایسی تر دوائیں ہوتی ہیں جو ناک میں ٹپکائی جاتی ہیں ازانجملہ نشوقات اور وہ یہ وہ تر دوائیں ہیں جو بذریعہ ہوا کے ناک میں کھچ کر پہنچتی ہیں ازانجملہ نفوخات ہیں اور یہ خشک ادویہ جو غبار آسا باریک ہوتی ہیں اور پھونک کر کر ناک تک پہنچائی جاتی ہیں ان دواؤں کو کسی نل اور پھونکنے کے ذریعہ سے پہنچنا چاہیے جس شخص کو کسی قسم کا سعوط دیا جائے تو صواب یہ امر ہے کہ اس کے منہ میں پانی بھر دیں اور اس سے کہیں کہ چت لیٹے اور سر اپنا پشت کی طرف دوہرا کرے اس کے بعد ناک میں سعوط ڈالا جائے اور یہ بھی واجب ہے کہ جب کوئی دوا ناک میں ڈالی جائے اسے اوپر کی طرف کھینچیں بذریعہ استنشاق یعنی ناک دم کے ذریعہ سے اور خوب طرح اس دوا کو اوپر تک چڑھا لینا چاہیے کہ اس کا فعل اور اثر پورا ہو جائے اکثر بعد استعمال ادویہ حادہ کے جو ناک میں بطور قطور یا نفوخ کے پہنچتی ہیں لذع شدید سر میں پیدا ہوتی ہے کہ وہ لذع کبھی تو خودبخود زائل ہو جاتی ہے اور کبھی مسکنات کی ضرورت ہوتی ہے اصوب طریقہ یہ ہے کہ جس وقت کوئی دوائے حادناک میں ڈالی جائے سر پر ایسے خرقہ یعنی چیتھڑے آب گرم میں بھگو کر رکھ لیں جو پہلے سے چکنے

ہو چکے ہوں یا تو دودھ میں چکنے ہوئے ہوں کہ دودھ ان پر دوہا گیا ہو اور یا کوئی روغن جیسے روغن کدو یا روغن گل یا روغن بید سے ان میں ذہنیت آ گئی ہو جب سعوط کا اثر پورا ہو جائے یعنی ریزش مادہ اور چھینک وغیرہ جس غرض سے سعوط کا استعمال کیا ہے وہ غرض پوری ہو جائے لازم ہے کہ اس کے بعد ناک میں دودھ کو روغن ہائے باردہ کے ہمراہ تقطیر کریں آفتہ الشم سونگھنے میں فرق بھی اسی طرح آ جاتا ہے جس طرح اور افعال میں آتا ہے قوت شامہ کے آفات اتنے ہیں یا تو بالکل قوت شامہ باطل ہو جائے یعنی کسی قسم کی خوشبو یا بدبو سونگھائی نہ دے یا اینکہ قوت شامہ ضعیف ہو جائے یا اس میں تغیر اور فساد پیدا ہو بطلان اور ضعف شامہ تین طرح سے ہوتا ہے یا تو خوشبو اور بدبو دونوں معلوم نہ ہوں یا دونوں کے احساس میں ضعف ہو یا فقط خوشبو خواہ فقط بدبو سونگھنے میں بطلان شامہ یا ضعف شامہ پیدا ہو فساد شامہ اور تغیر کی بھی دو قسم ہیں ایک تو یہ ہے کہ طرح طرح کی بدبو دماغ میں پہنچا کرے گو اس قسم کی کوئی بدبو شے بظاہر موجود نہ ہو دوسری قسم یہ ہے کہ اقسام گوناگوں کی بوہائے ناخوش سے خود بخود دماغ بھرا رہے اور بدبو اشیاء سے رغبت پیدا ہو جیسے بعض لوگ چرکین اور غلیظ کی بو کو بہت ہی خوشبو خیال کر کے سونگھتے ہیں اور بوئے خوش سے ان کو نفرت ہوتی ہے سبب ان آفات کا یا سوء مزاج مفرد ہوتا ہے یا خلط ردی جو مقدم دماغ میں بھر جاتی ہے یا دونوں بطن جو مقدم دماغ میں ہیں ان میں بھر جاتی ہے یا وہ خلط اور سوء مزاج خاص ان دونوں فزونی میں بھر جاتی ہے جو مشابہ حلمتی الثدی یعنی سر پستان کی صورت ہیں یا کوئی سدہ عظم مشاشی یعنی نرم ہڈی میں پڑ جاتا ہے وہ سدہ کسی خلط سے ہو یا ریح سے یا ورم سرطان یا کوئی گوشت زائد پیدا ہو جانے سے وہ سدہ پڑے یا اس حجاب میں سدہ پڑے جو اس مقام کے اوپر ہے اکثر اقسام آفت شم جو سوء مزاج مفرد سے پیدا ہوتے ہیں ان کا سبب یہی ہوتا ہے کہ پہلے ادویہ مسخنہ کا استعمال کیا گیا یا قطورات گرم ٹپکائے گئے ان ادویہ نے مزاج میں سخونت بڑھا دی یا مخدرات کے استعمال سے تخدیر زائد

بول جدید داخل کریں بعد اس کے اس کی دھونی ناک میں دیں جو بقدر ایک درہم کے وزن میں ہو بعد اس کے روغن گل میں ناک کو ڈبو دیں سدہ ریحی کے اخراج کے واسطے روغن بادام تلخ جو پہاڑی ہو اس کا سعوط مفید زائد ہوتا ہے یا حرمل اور فلفل سفید دونوں کو پیس کر روغن بادام تلخ میں بھگو کر نفوخ تیار کر کے استعمال کرنا چاہیے بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ وست بندق ہندی خشک کر کے پیسیں اور اس کا نفوخ ناک میں پہنچائیں یہ بھی نافع ہے اگر ناکمین بواسیر ہونے سے یہ آفت ہوئی ہو بواسیر کا علاج کرنا چاہیے جو شخص خوشبو کو تو سونگھ لیتا ہے اور بدبو اسے مطلق معلوم نہ ہوتی ہو پس ہمیشہ جندبیدستر کا سعوط اسے کرایا جائے تا کہ اصلاح شامہ ہو جائے اور برعکس جو شخص کہ بدبو کو سونگھنے سے احساس کرتا ہے اور خوشبو کا احساس اسے نہ ہوتا ہو اسے ہمیشہ سعوط مشک کرائیں تا کہ اس کے شامہ کی اصلاح ہو جائے رعاف یعنی نکسیر کبھی نکسیر بوند بوند ٹپکتی ہے اور کبھی بہت دھڑلے سے بکثرت خون گرتا ہے کہ اس کی جہت سے خوف معلوم ہوتا ہے ایسے شدید رعاف کا سبب یہی ہے کہ جب خون میں جوش آتا ہے تو اوپر کی طرف اٹھ کر ناک کی راہ سے برآمد ہوتا ہے اور کبھی رعاف اس شبکہ اور جال کے شگافتہ ہونے سے ہوتا ہے کہ جو دماغ کے عروق اور شرائین سے بن گیا ہے یہ قسم رعاف کی بیشتر علاج پذیر نہیں ہوتی اور اکثر بعد حدوث صداع او التہاب اور مرض حادکے یا بعد سقطہ اور ریہ کے بھی رعاف پیدا ہوتا ہے اور اس کے بعد اعراض فساد دماغ کے مثل تعقل وغیرہ ے لامحالہ پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بسبب بخارات حادہ کے جو دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں بھی یہ قسم رعاف کی عارض ہوی ہے جو رعاف شرائین کی طرف سے ہوتا ہے اس کی تمیز اس رعاف سے جو اوردہ سے ہو یوں کرنی چاہیے کہ شرائین کے رعاف کا خون رقیق اور سرخ گرم ہوتا ہے ایضا مطلق رعاف کبھی بطور دورہ کے باربار ہوتا ہے اور کبھی ایک دفعہ ہو جاتا ہے نکسیر کا جانا بھی انہیں احول سے ہے کہ جن کے ہونے سے نفع اور ضرر دونوں کا احتمال ہوتا ہے پس جس شخص کو نکسیر

جانے کے بعد خفت اور سبکی سر میں امتلا سے معلوم ہو اور رو ہ زیادہ سرخی جو قبل از رعاف کے تھی اس میں اعتدال ہو جائے اور سحنہ بھی خوشنما اور معتدل نظر آئے کہ پہلے تو چہرہ پر بھر بھری سی نظر آتی تھی اور اب رعاف کے بعد چہرہ اچھی حالت پر آ گیا ایسا رعاف مفید ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ اور اورام باطنہ میں علے الخصوص اگر یہ اورام دموی ہوں یا صفراوی دماغ میں ہوں اس کے بعد نفع رعاف کا اورام کبد میں اس کے بعد حجاب کے اورام اس کے بعد ریہ کے اورام کو ہے اس لئے کہ نفع رعاف کا ذات الجنب میں بہ نسبت ذات الریہ کے زیادہ ہے رعاف سے بحران اکثر امراض حادہ کا ہوتا ہے خصوصاً جدری اور حصبہ کا بحران تو زیادہ رعاف ہی سے ہوتا ہے اگر رعاف بکثرت ہو کر زردی غیر معتاد یا رصاصیت اور کمودت جو مرکب صفرت اور مواد سے ہو پیدا کرے یا ذبول یعنی لاغری بیش از حد اور برد اطراف کا اثر پیدا کرے پھر اگر چہ وہ رعاف بند بھی ہو جائے مگر انجام اس کا خطرہ سے خالی نہیں جس کا رنگ بعد رعاف کے مائل بصفرت ہو جائے اس پر غلبہ صفرائے زرد کا ہے جو خون سے پیدا ہوتا ہے اور اخراج دم سے اسے ضرر کم پہنچتا ہے اور جس کا رنگ بعد رعاف کے رصاصی ہو جائے اس پر غلبہ بلغم کا ہوتا ہے اور جس کا رنگ تیرہ اور با کمودت ہو اس پر غلبہ مرار اسود کا ہے اور یہ دو پچھلی قسمیں زیادہ مضر ہیں اس لئے کہ خون کی کمی ان میں زیادہ ہو جاتی ہے اور جملہ اقسام رعاف کی کثرت سے صاحب رعاف پر خوف امراض ضعف کبد اور استسقا وغیرہ کا ہوتا ہے زیادہ تر وہی بدن قابلیت رعاف کی رکھتا ہے جو مراری اور صفراوی ہو اور خون اس بدن کا رقیق ہو اور ایسا ہی شخص رعاف معتدل سے متنفع بھی ہوتا ہے رعاف کی آمد آمد پر بہت سے دلائل ہوتے ہیں مثلاً تباریق یعنی چمکتے ہوئے پتنگے آنکھوں کے سامنے نظر آتے ہیں یا سفید سپید لکیریں خواہ زرد زرد یا سرخ سرخ خصوصاً بعد صداع کے جو رعاف ہوتا ہے اس میں یہ علامات زیادہ ہوتے ہیں اور ان جملہ امور کو ہم نے بتفصیل امراض حادہ اور ان کے بحران کے مقامات میں اچھی طرح سے

بیان کیا ہے کبھی بذریعہ رعاف کے احوال امراض حادہ پر استدلال کیا جاتا ہے اور ان کے بحرانات پر اور مقامات مخصوصہ میں ہم نے اس کا ذکر بھی کیا ہے علاج رعاف بحرانی یا شبیہ بر عاف بحرانی جیسے وہ رعاف جو خود بخود بدون کسی اسباب مذکورہ کے واقع ہوا ان دونوں قسم کے رعاف کے علاج میں طریقہ یہی ہے کہ جب تک ضعف اور سقوط قوت کا خوف نہ ہو ہرگز بند نہ کرنا چاہیے بیشتر ایسے رعاف میں چار رطل تک خون نکل جاتا ہے اور جب بافراط شدید رعاف ہو واجب ہے کہ بند کر دیں سوائے ان دونوں قسم کے اور اقسام رعاف کا علاج ان دواؤں سے کرنا چاہیے جو رعاف کی بند کرنے والی ہیں جو رعاف بحسب استعداد بدن اور غلبہ مراریت کے ہوتا ہو واجب ہے کہ استفراغ مرار کا ہمیشہ کیا جائے اور تعدیل خون کی فکر ہمیشہ رہے کہ غذا اور دوا دونوں ایسی ہی چلی جائیں جیسے تعدیل خون کی ہوتی ہے فصد نہایت افضل تدابیر ہے جس کے ذریعہ سے رعاف بند کیا جاتا ہے بشرطیکہ فصد ضیق جانب موازی یعنی مقابل سے اسی رگ کے ہو جو مشارک عضو ہے خصوصاً اگر رعاف کی وجہ سے غشی عارض ہو جوادویہ کہ رعاف کی حابس ہیں ان کے اثر کی دو تین صورتیں ہیں یا تو بشدت قابض اور بشدت بارد ہیں اور تغلیظ اور تغریہ اور تجمید بھی بشدت کرتی ہیں یا آنکہ وہ ادویہ حادہ اور کاویہ ہیں یا آنکہ بالخاصیت مانع رعاف ہیں یا ان اوصاف میں سے دو خواہ زیادہ کو جامع ہیں قوابض کی مثال جیسے عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا یا جیسے گلنار اور وردا ور عدس اور مازو یا مثل عصارہ ہائے برگ عوسج اور برگ کمثری اور بہی اور عصارہ عصی الراعی مبردات جیسے افیون اور کافور اور بزر البنج اور حیص اور تخم کاہو اور بید اور آب غورہ خرما اور بارتنگ اعصارہ کاہو یہ سب خام ہوں جوش نہ دی جائیں مغریات ادویہ جیسے غبار آسیا اور دقاق کندر کاویہ جیسے تینوں پھٹکریاں اور قلقطار اور یہ ادویہ موجب مستعمل ہوں بڑی احتیاط رکھنی چاہیے اس لئے کہ بیشتر ان ادویہ سے خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے اور جب وہ خشک ریشہ گر پڑتا ہے رعاف سے زیادہ خرابی اس کے سقوط سے پیدا ہوتی

ہے جوادویہ کہ بالخاصہ مانع رعاف ہیں جیسے غلیظ گدھے کا اور آب بادروج اور آب نعناع علاج خفیف سے رعاف کا سعوطات جیسے آب غورہ خرما اور اقاقیا ہر ایک نصف اوقیہ کافور ایک حبہ برابر اس کے تقطیر کرنی چاہیے ازانجملہ عصارہ غورہ خرما ہمراہ عصارہ لحیۃ التیس اور کافور کے ایضا آب ثلج ہمراہ عصارہ کراث ایضا آب شور اور مرکی تقطیر کریں اور آب کشنیز ایضا عصارۃ القاقلہ اسی طرح کہ جوش دیا گیا ہو ایضا آب قثاء اور کافور ایضا عصارہ بادروج ہمراہ کافور کے ایضا عصارہ لسان الحمل اور گل مختوم اور کافور اور عصارہ عصی الراعی دونوں کے ہمراہ بہت زیادہ اثر دار دوایہ ہے کہ سرگین حمار کو نچوڑ کر ٹپکادو اور اگر خون بکثرت آرہا ہو تو زنجار محلول سرکہ میں تھوڑا تھوڑا سا ٹپکائیں ایضا استعمال سعوط سحق گلنار کا جو ہمراہ آب بارتنگ کے باریک پیسا ہو ایضا وہ پانی جس میں افیون گھلی ہوئی ہو واجب نہیں ہے کہ بہت سرد پانی سر پر ڈالا جائے کہ بیشتر خون کو منجمد کر کے بعض جھلیوں میں دماغ کی بستہ کر دیتا ہے رعاف کے لئے چند سعوط جید ہیں جو ہم نے قرابادین میں لکھے ہیں فتیلہ جو رعاف میں بکار آمد ہیں ان میں سے ایک فتیلہ یہ بھی ہے کہ فتیلہ کو پہلے سیاہی دوات میں ڈبوئیں بعد ازاں اس پر سرخ پھٹکری پیس کر چھڑکیں تاکہ سب مل کر ایک ہو جائے اس کے بعد ناک میں اچھی طرح اندر کی طرف رکھیں کہ چھپ جائے ایضا عصارہ برگ بابونہ اور قلقطار اور پشم خرگوش اور سرگین خر خشک ہو یا تر اور عصارہ کراث اور کندر ان سب سے فتیلہ بنائیں ایک فتیلہ حضض ہندی سوختہ اور آب بادروج سے بنایا جاتا ہے ایضا فتیلہ غبار سنگ آسیا اور دقاق کندر اور صبر ہمراہ سرکہ اور سپیدہ بیضہ مرغ سے ایضا فتیلہ زاج اور قرطاس سوختہ اور قشار کندر آب بادروج سے بنتا ہے ایضا فتیلہ گلاب میں ڈبو کر قلقطار اور صبر سے بنتا ہے ایضا آب کراث میں بھگو کر پودینہ پسا ہوا چھڑک کر فتیلہ بنایا جاتا ہے یا اسفنج سے فتیلہ بنا کر زفت گداختہ سرکہ میں اضافہ کرتے ہیں ایک فتیلہ سراج القطرب اور مکڑی کا جالا اور قلقطار اور رزاج اور ۔۔۔ زنگار سے بنتا ہے یا فتیلہ پشم

خرگوش جو دہنا ہوا ہو کندرا اور صبر کو سپیدہ بیضہ میں گوندھ کر تر کرتے ہیں ایضا فتیلہ زاج سوختہ دو جزو افیون ایک جزو سرکہ میں گوندھ کر تیار کرو یا فتیلہ پوست بیضہ کو جلا کر سیاہی دوات اور مازو اور صبر سے بنتا ہے نفوخات ان میں سے حضض ہندی سوختہ پیس کر نفوخ کریں ایضا مینڈک کو جلا کر نفوخ کریں ایضا غبار آسیا اور مٹی حرف ابیض کی یا نورہ ایضا قشور کندر اور کاغذ سوختہ اور زاج سب ہم وزن ناک میں نفوخ کریں ایضا پوست درخت خیار خشک پیس کر واجب ہے کہ اس کو دستانہ سے لیں کہ ان پر ہاتھ پھیرتے جائیں اور جس قدر ریزے پوست مذکور کے داستانوں پر لگ جائیں ان کو چن چن کر جدید کوزہ وغیرہ میں رکھتے جائیں خواہ ان کی مٹی میں اور اگر مٹی کوزہ گردن کی جلی ہوئی ہو تو اور بھی خوب ہے بعد ازاں منہ اس کا مضبوطی سے بند کر کے سایہ میں خشک کریں اور بروقت پیس کر استعمال کریں لیکن باریک مثل غبار کے پیسیں اور ناک میں ڈالیں کہ فوراً یہ نفوخ رعاف کو بند کر دیتا ہے یا قشور بیضہ پسے ہوئے ایضا قصب الزریرہ اور شگوفہ نسرین تخم گل اور قرنفل ہر واحد ایک درہم مازو مرکی ہر ایک نصف درہم تھوڑی سی مشک اور ذرا سا کافور ملا کر خوب باریک پسا ہوا چند روز ناک میں بطور ناس کے چڑھایا کریں اور جب یہ دوا ناک میں پہنچ جائے قریب ایک ساعت کے ناک بند کریں اور جو رطوبت وغیرہ منہ میں ایسے وقت بھر جائے اسے تھوک دیا کریں ایسی دوا کا ناک میں چڑھانا بذریعہ اسی تل اور انبوبہ کے واجب ہے جس میں ذرور رعاف کے سمانے کی گنجائش ہو طلا اور ضماد وغیرہ از انجملہ یہ طلا ہے جو پیشانی پر لگانا چاہیے آب برگ بید آب برگ انگور اور آب برگ آس اور گلاب ان سب کو ٹھنڈا کر کے پارچہ کتان پر چسپاں کر دیں اسی طرح جس قدر ادویہ بارد اور قابض اور مخدر ہیں اور ان کے نام معروف اور مشہور ہیں ان کو عصارات مبردہ میں جو قابض ہیں جیسے عصارہ بید کی کونپلوں کا اور فوتنج اور زم زم کوپل انگور کی اور کمثری یعنی امرود کی نرم نرم کوپل اور بہی کی اور عصی الراعی کیکہ یہ سب چیزیں بطور طلا اور ضماد کے

کی نکسیر میں پچھنے لگانے چاہئیں اور دونوں عضو پر محجمہ اس وقت چسپاں کریں کہ نکسیر دونوں نتھنوں سے چلتی ہو اور اس طریقے سے پچھنے لگانا رعاف کے واسطے بہترین معالجہ ہے اطراف کا باندھنا اور خوب سخت بندش کرنی حتی کہ مردوں کے دونوں خصیہ اور پستان پر بھی عورتوں کے بندش کرنی اور دونوں کانوں کو باندھنا یہ بھی انتہا کی تدبیر ہے نطول آب سرد سے بھی ضرور کرنا چاہیے اور بیشتر ضرورت ہوتی ہے کہ برف سے سرد کیے ہوئے پانی میں بیمار کو بٹھا دیں تا کہ اعضا کھڑ کھڑے ہو جائیں کبھی سر پر مرے ہوئے چونے سے لیپ کرنے کی ضروت ہوتی ہے خواہ اس چونے کی جو سرکہ میں محلول کیا گیا ہو اور سر پر برف سے سرد کیا ہوا پانی ڈالا جاتا ہے تا اینکہ تخدیر پیدا ہو اور کبھی بدون اس کے چارہ نہیں ہوتا کہ قوی فتیلہ دیے جائیں زنجار اور آب بادروج میں کافور ملا کر اور مومیائی بوزن ایک درہم بشرطیکہ خالص ہو اس کا سعوط کرایا جائے ورنہ اقل یہ امر ہے کہ برف سے سرد کیا ہوا پانی منہ میں بیمار کے بھرا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نکسیر والے آدمی کی زندگی کبھی اتنی دیر تک رہتی ہے کہ بیس رطل سے پچیس رطل تک خون نکل جائے اس کے بعد مر جاتا ہے اور بیشتر یہ غشی بسبب رعاف کے پیدا ہوتی ہے اسی کی وجہ سے نکسیر بند ہو جاتی ہے غذا میں مسور ہمراہ سماق کے خواہ ہمراہ سرکہ کے یا انگور خام یا مثل اس کے اور کوئی میوہ تجویز کیا جائے پنیر تازہ اور تر نہایت مناسب غذا مرعوفین کے لئے ہے اسی طرح رابڑی دودھ کی اور ابالے ہوئے انڈے اس شخص کو مفید ہیں جو بوجہ غلبہ صفرا کے مستعد رعاف کا ہو خواہ مبتلائے رعاف اسی سبب سے ہوا ہو علاوہ براں یہ بھی یاد رہے کہ ترش چیزیں اکثر نکسیر والوں کو مضر بھی ہوتی ہیں اس لئے کہ ان میں تقطیع اور تلطیف کی قوت ہے بعض ارباب تجربہ نے کہا ہے کہ دماغ مرغ خانگی کے ان مرعوفین کے واسطے افضل غذا ہے جن کو سبب سقطہ اور ضربہ کے رعاف عارض ہوا ہو مگر اس کی خورش بکثرت اور بمرات متوالیہ پے در پے کرنی چاہیے شراب کا یہ حال ہے کہ نافع بھی ہے اس لئے کہ قوت پیدا کرتی ہے اور مضر اس واسطے

ہے کہ خون کو ہیجان میں لاتی ہے پھر اگر بسبب شدت ضعف کے اضطرار ہو تھوڑی شراب پانی میں ملا کر دینی چاہئے اور اگر اضطرار نہ ہو اور رعاف نے قوت کو زائل نہ کر دیا ہو شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے رعاف کی تدبیر کرنے میں اس امر کی رعایت ضرور ہے کہ خون کسی قدر شکم میں اترنے نہ پائے ورنہ معدہ میں نفخ پیدا ہوگا اور نبض میں ضعف آجائے گا اور اگر کسی قدر اتر گیا ہو جب تک اس کا اخراج نہ ہو جائے قے کرانی چاہیے اور جب تک اس کے اخراج کا یقین کامل نہ ہو جائے قے جاری رکھیں پھر اگر وہ خون معدہ سے نیچے اتر گیا ہو بذریعہ حقنہ کے بہت جلد اسے نکال ڈالنا چاہیے اور معدہ وغیرہ میں اس کو باقی نہ رہنے دیں رعاف پیدا کرنے کی تدبیر ضرورت کی نظر سے کبھی نکسیر کو جاری کرنا صواب معلوم ہوتا ہے خصوصاً امراض دماغی میں اور اسی سبب سے قدمائے اطبا ایک ایسا آلہ تیار رکھتے تھے کہ جس کے ذریعہ سے ناک کو نچوڑ کر رعاف پیدا کر دیتے تھے اور اس تدبیر سے بہت سے ایسے امراض کا علاج کرتے تھے جن کے ازالہ میں رعاف سائل کی ضرورت ہے منجملہ انہیں تدابیر کے ناک کا کھجلانا اور ٹھوکنا اس نرم گھاس کی تنگی سے ہے جو کہ چو اذخری پر مثل شگوفہ کے اگتی ہے اور باریک مثل عنکبوت کے ہوتی ہے شیاف جو نقاح اذخر اور فودنج بری سے بنایا جائے یا ادویہ حادہ جیسے کندش اور مویزج اور فرفیون سے تلخہ گاؤ میں تیار کیا جائے اس شیاف سے بھی رعاف پیدا ہوتا ہے زکام اور نزلہ یہ دونوں مرض اس امر میں تو مشترک ہیں کہ سیلان مادہ دماغ سے کرتے ہیں مگر بعض اطبا نزلہ اسی کو کہتے ہیں جس میں کہ مادہ بطرف حلق کے اترتا ہو اور زکام اس کا نام رکھتے ہیں کہ مادہ ناک کی طرف سے گرتا ہو اور بعض آدمی ان دونوں کا نام نزلہ رکھتے ہیں اور زکام اس مرض کا نام رکھتے ہیں جو از طرف بینی کے رقیق ہو کر جاری ہو اور نمکین اور متواتر ریزش رہے کہ قوت شم کو مانع ہو اور آنکھوں میں بھی اس کی رطوبت پہنچے اور چہرہ کی جلد کو بھی تر کر دے خلاصہ یہ ہے کہ چہرہ کے سب اعضا جو سامنے کے ہیں نہ بطرف پشت سر کے انہیں ریزش اور اثر

اس رطوبت کا ہو نزلہ کبھی حلق اور ریہ اور معدہ تک پہنچ جاتا ہے اور بسا اوقات ان مقامات میں قرحہ ڈال دیتا ہے اور اکثر بسبب نزلہ کے شہوت کلبی کا مرض پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی عصب میں ہو کر دورترین اعضا تک بھی پہنچ جاتا ہے کبھی نزلہ سے خوانیق اور ذات الریہ اور ذات الجب علے الخصوص بیماری سل کی پیدا ہوتی ہے اگر نزلہ حار اور حاد ہو اسی طرح اوجاع معدہ اور اسہال اور سحج پیدا ہوتا ہے اگر نزلہ مالح اور ترش ہو اور قولنج بھی نزلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جو نزلہ مخاطی اور خام ہو جملہ اقسام نزلہ حار کا سبب یا حرارت مزاج خاص کی ہے یا حرارت خارجی دھوپ وغیرہ کی یا زہر کا اثر یا سونگھنا ادویہ حارہ کا جیسے مشک زعفران پیاز اور نزلہ بارد کا سبب بھی یا برودت مزاج مخصوص یا برودت خارجی ہوائے بارد کی یا باد شمال کی برودت خصوصاً اگر سر کھلے ہوئے ایسی ہوا میں رہے علی الخصوص جن اوقات میں دماغ متخلخل ہوتا ہے مثلاً حمام اور ریاضت یا غضب اور فکر وغیرہ کے وقت کبھی فصد کے بعد ایسا تخلخل پیدا ہوتا ہے کہ بدن کو آمادہ قبول حرارت اور برودت کر دیتا ہے اسی سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر فصد میں خون کثیر نکالا گیا ہو اسی طرح جو سوء مزاج حار کو ریزش کرتا ہو اور برد مزاجی جس وقت قوی ہو جائے اور مستحکم ہو جیسے مشائخ میں برودت کا استحکام ہوتا ہے اور اس کا سبب یہی ہے کہ ایسے سوء مزاج کی ریزش میں نضج نہیں ہوتا ہے تاوقتیکہ نہایت درجہ صحت مزاج پر وہ لوگ نہ پہنچیں اور درجہ غایت کی حرارت ان میں نہ آ جائے اور یہ بھی سبب ہے کہ غذائے بارد جس وقت دماغ مشائخ کو پہنچی ہے خواہ ضعفاء دماغ کو سرد غذا پہنچے اور ہضم جید اس شے کا نہیں ہوتا ہے جو دماغ میں نفوذ کرتی ہے اس لئے کہ دماغ ضعیف ہے لہذا اس غذا میں فضلہ زیادہ پیدا ہوتا ہے اور فضلہ ہو کر بطور نزلہ کے رواں ہوتی ہے برودت اصلی سے نزلہ کی پیدائش زیادہ ہے اور حرارت سے اس قدر نہیں ہے جن لوگوں کا مزاج حار ہے ان کو ایسے اسباب خارجی کے قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہے جن سے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہے بہ نسبت سرد مزاج والوں کے خود ذاتی مزاج

وقت نفع ہوتا ہے اور اگر یہ نزلہ گرم زکامی نہ ہو بلکہ خلقی ہو اس کی علامت حدت اور تیزی اس رطوبت کی ہو جو حلق میں اترتی ہے اور شدت احراق اس میں ہوتا ہے اور التہاب ایسا جو اچھی طرح محسوس ہو جس وقت کھنکھار کرا سے تھوکیں اور زردی اور سرخی مائل خون تھوکنا بھی حرارت نزلہ پر دلالت کرتا ہے کبھی نزلہ حار میں سدہ بھی ہوتا ہے اور غنہ اور ناک میں دغدغہ تیز بھی رہتا ہے نزلہ بارد کی علامت جو رطوبت بہتی ہو وہ سرد ہو اور ناک میں دغدغہ اس کے ہمراہ پیشانی کھنچی جاتی ہو اور سدہ اور غنہ اور بیشتر غلیظ ہونا مادہ کا بھی برودت پر دال ہوتا ہے اور اگر بطرف حلق کے گرتا ہو کھنکھار میں جو چیز برآمد ہو سرد اور سفید رنگ ہو اور تپ آ جانے سے نفع ہونا یہ بھی نزلہ بارد کی علامت ہے علاج نزلہ کا علاج چند چیزوں میں محصور ہے یعنی ان سے باہر نہیں ہوتا ہے جس مادہ سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اس کو کم دینا۔ جو سبب فاعلی نزلہ کا ہے یعنی جس سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اس کی ضد مقابل سے تدبیر کرنی۔ سیلان رطوبت نزلہ کو قطع کر دینا خواہ اس کی تعدیل قوام کرنی یا اسی رطوبت کو کسی دوسری جانب ہٹا لے جاتا۔ حفظ ماتقدم کے لحاظ سے ایسے مضرا سے بچانا جو شاید گر ان امور کا لحاظ کیا جاتا تو ضرور نزلے پیدا ہوتے جیسے مرض خشم یعنی بطلان قوت شم یا قروح منخر جو نزلہ کی تیزی سے نتھنوں میں پڑ جاتے ہیں یا خشونت حلق میں پیدا ہوتی ہے اور کھانسی اور قرحہ ریہ یا متصل پھیپھڑے کے قرحہ پڑنا اور ورم کا پیدا ہونا ان سب اضرار کا اثنائے معالجہ میں روکنا اور بچانا بھی ضرور ہے یہ چاروں تدبیریں علاج نزلہ کی محتاج ہیں کہ مریض تخمہ سے بچے اور امتلا اور پرخوری کو ترک کرے اور شراب یعنی مشروبات میں بھی کمی کرے زیادہ تشنگی ابتدائے حدوث نزلہ میں مضر ہے اور زکام ان اخلاط کے نضج کو روکتا ہے جن سے نزلہ کی پیدائش ہوئی ہے اور بدون سکون کے ان کا نضج ہو نہیں سکتا اور باہمہ زکام اور اقسام کے فضول کو بھی جذب کرتا ہے اسی وجہ سے البہ اگر نزلہ میں نضج ہو جائے اس کے بعد زکام کا ہونا سودمند ہے کہ فضلہ نضج یافتہ کو خارج کر دیتا ہے جو شخص نزلہ میں مبتلا

سویق کا استعمال کریں اگر ہمراہ نزلہ کے تپ ہو اہتمام نہ کرنا چاہیے جس شخص کو جاڑے اور گرمیوں میں برابر نزلہ رہے استعمال حب قوقایا اسے انفع اشیا ہے اعضائے سافلہ کو حرکت دینا بھی نزلہ میں زیادہ مفید ہے کہ مواد کو بطرف اسفل کے جذب کرتی ہے اور بعد تحریک اعضائے اسفل کے جو تکمیدات اور تبخیرات کہ آئندہ مذکور ہوتے ہیں انہیں استعمال کریں مگر اس کی رعایت رہے کہ بروقت امتلائے معدہ کے یہ تدبیر نہ ہونی چاہیے جو شخص خوگر نزلہ کا ہو کہ اکثر اسے ہوجایا کرتا ہے قبل اس کے کہ نزلہ اسے عارض ہو اگر حمام میں اس قدر ٹھہرے کہ تعریق ہو جائے یہ تدبیر بھی اس کے نزلہ کا انسداد کردیتی ہے اور ہمیشہ صاحب نزلہ کو سر کا واژگون رکھنا اور بچھاون کا تہ دار اور دبتا ہوا ہونا ضرور ہے اور سونے کے وقت چت لیٹنا نہ چاہیے مادہ نوازل کو کم کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ تنقیہ بدن کا کریں نزلہ حار میں تو فصد اور اسہال سے بذریعہ ایسی دواؤں کے جو اخلاط حارہ کو خارج کردیں اور حقنہ ایسی دواؤں سے مرکب ہو جو مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرے اور نزلہ بارد میں تنقیہ ادویہ مخرجہ بلغم سے کریں جو سر کے بلغم کو بھی خارج ردیں خواہ مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے اور دونوں تدبیر کے بعد کھانے پینے کی تقلیل کرنی چاہیے اور ایک شبانہ روز بالکل ترک آب وغذا کر دیں کہ نزلہ دور ہو جائے گا نزلہ کے سبب فاعلی کا مقابلہ بالضد اسی طرح کریں کہ حار نزلہ میں سر کی تدبیر مبرد بالقوہ سے کرنی چاہیے یعنی ایسی تدبیر کہ اس سے انجام کار میں تبرید پیدا ہو گو سردست وہ بارد نہ ہو جیسے حمام آب شیریں سے ہر صبح کو کرنا بدون کچھ کھانے پینے کے اور اطراف پر پانی ڈالنا اسی طرح سر کی مالش اور اطراف کی اور ناف کی اور حلقہ اور رندا کیر کی اور جو اعضا ان کے متصل ہیں روغن بنفشہ سے اور نطول جو شعیر اور بنفشہ اور بابونہ اور خشخاش سے تیار کیا جائے جو مبردات قوی ہیں ان کو سر پر ڈالنا اور غذائے سبک جو بارد رطب ہو اسی کو اختیار کرنا ہر روز سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے نزلہ بارد میں جب دغدغہ اور پیاس ظاہر ہو فوراً تدبیر میں کوشش کرے کہ سر کی تسخین اور

آمیزش سے جو رقیق مادہ خارج ہوتا ہے مل کر غلظ پیدا کرے اور لزوجت بھی اس میں آ جائے اور بسبب غلظ اور لزوجت کے اندر عمق بدن کے نہ آوے اور تھوکنے میں اس کے آسانی ہو خواہ اور کوئی ایسی ہی دوا کا استعمال کرے مگر وہ دوا ایسی ہونی ضرور ہے کہ زیادہ غلظ اور شوریت اس کی موذی نہ ہو اگر نزلہ بارد ہے تو قبل نضج کے دخول حمام جائز نہیں ہے اور اگر حار نزلہ ہے اس وقت قبل نضج کے حمام سے زیادہ خوف نہیں ہے بلکہ نفع بھی ہوتا ہے مادہ کی تحریک دوسری طرف اس کی یہی صورتیں ہیں کہ اگر بطرف حلق کے انصباب نزلہ کا ہو اس کو چھینک لانے والی ادویہ سے بطرف ناک کے لے جائیں اور یہ دوائیں وہی چیزیں ہوں گے جو تھنے میں لذاع پیدا کریں یا جس طرح اگر کسی نزلہ حار بطرف اسفل کے گر رہا ہے اسے بذریعہ حجامت نقرہ کے خواہ نطولات محللہ پر اکباب کرانے سے یعنی سر جھکانے سے یا ریاحین جاذب مادہ کے سونگھانے سے بطرف ناک کے اسی مادہ حار کو لے جائیں حفظ ماتقدم اور تدبیر پیش از وقوع ضرر اس کی یہ صورت ہے کہ مثلاً حلق اور ریہ کو آفت سے نزلہ کی بچائیں اور اکثر یہ حفاظت بذریعہ غذاؤں کے ہوتی ہے نزلہ حار میں سینہ پر روغن بنفشہ کی تمریخ اور ماء الشعیر بنفشہ مربے ملا کر خواہ آب انار شیریں ملا کر استعمال کرانا چاہیے اور احشا جو شاستہ اور آرو جو اور باقلا سے تیار ہوں ہمراہ شیر تازہ کے اگر تپ نہ ہو اور تپ ہو تو اس وقت دودھ ضرر کرے گا اور لعوقات لینہ کا استعمال جو بارد ہوں اور اشربہ زوفانیہ یعنی شراب زوفا جو بارد ہو اور نزلہ بارد میں تدبیر حفاظت سینہ اور حلق کی یہ ہے کہ سینہ پر تمریخ روغن بنفشہ اور روغن بان کی کریں اور احساء حارہ ملینہ کو غذا میں اختیار کریں جیسے وہ ستو جس میں اطریہ داخل ہو ہمراہ شہد کے یا چینی کا ستو ہمراہ روغن بادام کے یا روٹی ہمراہ میفختجیہ کے اور لعوقات ملینہ حارہ اور اشربہ زوفائیہ جو حار ہوں ایضا خود زوفا ہمراہ اصطرک کے اور گرم پانی کا استعمال نزلہ میں نافع ہے کہ نزلہ کو نضج دیتا ہے اور راس غائلہ اور ضرر کو اس کے دفع کرتا ہے جو اعضائے نفس پر ہوتا ہے اس طرح کہ جس قدر نزلہ

اتر چکا ہے اس کو نضج دیتا ہے اور تنقیہ بھی کر دیتا ہے نبیذ ارباب نزلہ کو موافق نہیں ہے اور کبھی حسب اتفاق ابتدائے نزلہ میں موافق بھی ہو جاتی ہے اور بعد نضج کے مقدار معتدل موافق ہوتی ہے مگر واجب ہے کہ اس وقت بھی قلقل المراریت ہو اور پانی ملا کر استعمال کریں زہومات یعنی وہ اشیا جن میں چکنٹے کی بدبو آتی ہو نضج نزلہ کو ابتدا میں منع کرتے ہیں مقالہ دوسرا باقی احوال انف کے بیان میں بدبو کا مرض جو ناک میں پیدا ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ یا تو بخارات متعفن نواحی صدر اور معدہ اور ریہ سے ناک میں صعود کرتے ہیں یا کوئی خلط متعفن خیشوم کی ہڈیوں میں ایسی بھر جاتی ہے جو حاد اور تیز ہو اور اسی وجہ سے قرحہ پڑ جاتا ہے اور یہ بوئے بد بیشتر اوپر ناک بھی چڑھتی ہے یا کوئی خلط متعفن کل دماغ میں خواہ مقدم دماغ میں خواہ اس مقام میں جو قریب ناک کے ہے بھر جاتی ہے یا کوئی عفونت اور فساد خاص انہیں ہڈیوں کو عارض ہوتا ہے اور اس کا علاج دشوار ہوتا ہے یا بواسیر نف جو متعفن ہو اس کی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوتی ہے علاج اگر کوئی خلط ردی خیشوم اور اندرون خیشوم کے فراہم نہ ہو بلکہ معدہ خواہ دماغ میں اس خلط کا اجتماع ہو پہلے اس کا تنقیہ کر لینا ضرور ہے اس کے بعد وہ ادویہ جن کا بیان اب کیا جاتا ہے استعمال کریں جو فتیلہ اور سعوطات اور نفوخات وغیرہ سے ہیں فتیلہ کے ذریعہ سے استعمال ادکویہ کا اس مرض میں زیادہ مجرب ہے اور اصوب یہ ہے کہ پہلے ناک کو دھو ڈالیں شراب سے بعد ازاں ان فتیلوں کو استعمال کریں جو مرمکی اور حماما اور اقاقیا سے بنائے جائیں شہد کے ذریعہ سے یا حماما اور مرمکی اور درد روغن ناردین بہت اصناف کے فتیلہ انہیں ادویہ سے باختلاف اوزان تیار ہوتے ہیں جیسے سعد اور سنبل اور نسرین اور ذریرہ حماما قرنفل آس اور صبر اور درد اور کسی قدر نمک اختیار ہے کہ یہ سب دوائیں اپنے اپنے اوزان سے ملا کر خواہ ان میں سے بعض ادویہ کو ملا کر فتیلہ تیار کریں یا شراب مثلث جو رقیق ہو اس کو اس ذرور پر چھڑکیں جو سعد اور قرنفل اور رامک اور لاذن جملہ اجزا ہم وزن سے بنایا جائے ایضاً آس اور قصب الذریرہ اور

نسرین اور قرنفل ہر واحد سے ایک درہم مرکی مازو ہر واحد نصف درہم مشک چار حبہ کافور چار حبہ اقلیمیا ملح اندرانی ہر واحد چار قیراط اس کا فتیلہ بنا کر استعمال کریں سعوطات میں سے عصارہ فوتنج بھی مفید ہے اور افضل سعوطات اس مرض میں خچر کا پیشاب ہے کہ اس کے استعمال سے ازالہ مرض میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ہے مجرب کامل یہ دوا ہے کہ قرص اندروخون کو جو تریاق میں پڑتا ہے شراب میں محلول کر کے ناک میں ٹپکایا جائے تو مرض جاتا رہے گا طبیخ دارشعشعان شراب میں ملا کر بھی عمدہ اور جید ہے کہ چند روز اس کا استنشاق کریں لطوخات میں سے یہ ہے کہ اندر ناک کے قلقطار کا لطوخ کریں ایضا برگ یاسمین پانی میں پیس کر ناک میں طلا کریں اور دوائے قریطن حکیم کی اس کے یہ اجزا ہیں مرکی چار درہم اور دو ثلث درہم کے سلیخہ ایک درہم اور سدس درہم حماطا اسی کے ہم وزن سب کو کسی چیز سے گوندھ لیں نفوخات میں سے یہ دوا ہے کہ فودنج کو نفوخ کریں یا خربق سفید اور صدف سوختہ کا نفوخ کریں اور جو دوا اجزا میں فتیلوں کے مذکور ہو چکی ہے اس کا بھی نفوخ ہو سکتا ہے عود بلسان کا نفوخ بھی کیا جاتا ہے نشوقات مجربہ سے طبیخ دارشیشعان پانی یا شراب کے ہمراہ اور چند روز مستعمل ہوتا ہے اس مرض میں منجملہ مجربات کے خصوصاً اگر دماغ یا مقدم دماغ میں عفونت ہو یہ بھی ترکیب ہے کہ دو داغ داہنے اور بائیں پر یا فوخ کے لگائیں کانوں کے سامنے اور مائل بطرف صدغین کے خواہ ایک ہی داغ وسط میں سر کے لگایا جائے

قروح انف کبھی ناک میں قروح پیدا ہوتے ہیں بخارات حارد سے جو ردی ہوں خواہ نزلہ ہائے حادہ سے اور یہ قروح یا تو بدبو اور متعفن ہوتے ہیں یا خشک ریشہ کی طرح یا قروح ثبور کے طور پر ہوتے ہیں یا قروح ساذجہ اور پھر یہی قروح کبھی ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی باطن میں ہوتے ہیں معالجات ناک ایک ایسا عضو ہے جو بہ نسبت کان کے رطب ہے اور بہ نسبت آنکھ کے خشک ہے لہذا ناک کے قروح کا علاج ایسا واجب ہے جو درمیانی علاج قروح گوش اور چشم کے ہو لہذا حاجت اس امر کی ہے کہ جو ادویہ

ان قروح کو ہمیشہ نطرون سے دھونا اور صابون سے واجب ہے خصوصاً وہ صابون جو سقلیاوس کی طرف خواہ وہ صابون جو قسطنطین کی طرف منسوب ہے بعد ازاں وہ ادویہ جن میں قوت تجفیف زیادہ ہے استعمال کریں انہیں ادویہ میں سے یہ نسخہ ہے پوست خشخاش اور قلقدلیس اور زرنیخ احمر اور خربق ان سب کو پیس کر تلخہ گاؤ میں چند روز برابر خمیر اٹھائیں بعد ازاں استعمال کریں کبھی اسی نسخہ میں حماما بھی بڑھا دیا جاتا ہے اور مر اور فوتنج اور فراسیون او زعفران اور شب کو اضافہ کرتے ہیں دوائے روفس حکیم کی مجرب ہے سعد اور شب اور مازو اور مر اور زعفران اور زرنیخ ہم وزن مستعمل ہے جن قروح میں درد شدت ہوتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ اسرب سوختہ جو مغسول ہو اور اسفیداج اور مرداسنج کا مرہم روغن گل اور موم ملا کر بنائیں اور استعمال کریں قروح یثربہ کا علاج روغن گل اور روغن آس اور مرداسنج اور گلا اور تھوڑا سا سرکہ ان سب سے مرہم تیار کریں قروح ظاہرہ کا علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ چرک قلعی سوختہ تین اوقیہ شراب ملا کر استعمال کریں اور اقراص اندرون سے بھی کبھی شراب اور کبھی سرکہ ملا کر علاج کیا جاتا ہے اور کبھی پانی ملا کر غرض جیسا موقع اور مناسب ہو مراہم جیدہ سے یہ بھی ایک مرہم ہے خبث اسرب اور شراب کہنہ اور روغن آس یکجا پیس کر کوئلوں کی آنچ پر تیار کریں اور ہلاتے رہیں تا اینکہ غلیظ ہو جائے اور تانبے کے برتن میں بحفاظت رکھ چھوڑیں اسرب سوختہ اور خبث اسرب کا ایک ہی اثر ہے عصارہ چقندر کو تنہا خواہ اور ادویہ کے ہمراہ استعمال کرنا بھی سزاوار ہے کہ بہت نافع ہے علاج قروح جادہ کا ابتدا میں تنہا روغن گل کافی ہے خواہ موم یا مرغ کی چربی کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی مرہم اسفیداج ہے خصوصاً اگر لعاب بہدانہ ملایا جائے اور اگر زیادہ تجفیف منظور ہو فقط خبث فضہ ملادیں روغ آس کے ساتھ مگر جب مرض تھوڑا سا شدید ہو جائے اس وقت یہ مرہم استعمال کریں سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ خبث الرصاص تی اوقیہ قلعی سوختہ اور مغسول بذریعہ شراب کے چار اوقیہ اسی کا

مرہم بنائیں روغن آس اور سرکہ ملاکر پھر جب مرض کہنہ ہوجائے اور شدت زیادہ ہو اس وقت یہ مرہم لگائیں مرداسنج چار درہم سداب تازہ چار درہم شبت دو درہم روغن آس اور سرکہ میں مرہم تیار کریں اس سے زیادہ قوی مرہم یہ ہے زاج اور قلقند اور مرہم ہرواحد سات جزو قلقدیس چھ جزو شب یمانی مازو توبال نحاس ہرواحد چار جزو کندر ایک جزو اور نصف جزو سرکہ ایک رطل اور آٹھ اوقیہ تانبے کے برتن میں اس قدر پکائیں کہ شہد کے قوام میں آجائے اور اسی کا لطّوخ تیار کریں سدہ خیشوم کا بیان سدہ خیشوم وہی چیز ہے جو خیشوم کے اندر محتبس ہو اور جو چیز حلق سے ناک میں آتی جاتی ہے اس کی آمد و رفت کو بند کردے کبھی یہ سدہ ایک خلط لزج کا ہوتا ہے اور کبھی گوشت اگ کر بطور سدہ کے بن جاتا ہے اور کبھی خشک ریشہ اور پپڑی کی طرح سے ہوتا ہے علاج کڑوی مسور ایک درہم جند بیدستر نصف درہم افیون ایک قیراط زعفران ایک قیراط مر نصف درہم اس کی گولیاں بنالیں اور آب مرزنجوش تازہ میں پیس کر سعوط کریں اکثر اس سدہ کا انحلال اور مٹانا دستکاری اور عمل بد کا محتاج ہوتا ہے اور ناک کا سوتنا اس خاص سلائی سے جو ناک ہی میں پھیرنے کے واسطے بنائی جاتی ہے اور وہ سلائی ایسی بھی ہوتی ہے کہ اس سے سدہ وغیرہ کا کھینچ لینا خواہ نکال ڈالنا بھی ہوسکتا ہے کہ ہمیشہ چھیلتے چھیلتے بالکل اس کو صاف کردیں اور بیشتر چھیلنے سے اس کے اس قدر بد گوشت وغیرہ نکلتا ہے کہ اس کی کثرت مقدار سے سخت تعجب ہوتا ہے شاید کبھی نصف رطل تک وزن میں پہنچ جاتا ہے پھر اگر یہ تدبیر بھی کافی اور مفید نہ ہو نا چار اس تدبیر کو اختیار کریں جو ہم باب بواسیر میں لکھ چکے ہیں خنان کا علاج اس کے علاج میں ایک سعوط اور غرغرہ ہے جو ادویہ ذیل سے کیا جائے پہلے مازو سائیدہ کو آب انار شیریں میں جو بقدر غمرہ کے ہو یعنی وہ سفوف مازو کا اس میں ڈوب جائے جوش دیں کہ سارا پانی اس میں جذب ہوجائے پھر اسے سکھا کے نصف اس کا کندر اور انزروت ملاکر اسے آب انار سے ملائیں جس میں مازو کا جوش لکھا گیا ہے اور چند روز اس کا سعوط کریں یہ

بھی دوا ہے کہ سہاگہ کو موم روغن ملا کرناک میں ڈالا کریں تا اینکہ ازالہ مرض ہو جائے رض انف کو فتہ ہو جانا بینی کا اولی اور افضل یہ ہے کہ پہلے ناک کو اندر سے خوب ٹھوس ٹھوس کر کسی کپڑے وغیرہ سے بھریں بعد ازاں باہر سے اس کی کجی اور زخم وغیرہ کو درست کریں اور جو شے اندر بھری ہے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نکالیں طلا جو اس میں نافع ہے اس میں اسی قسم کی دوا داخل ہے جو کسر اعضائے دیگر میں بیان کی گئی ہے جیسے برادہ بالش اور مراد زعفران اور رامک اور سک اور طین مختوم رومی اور خطمی اور لاذن اس کو ماءاثل یعنی قسم خاص جھاؤ کی یا آب طرفا میں ملا کر طلا کریں علاوہ یہ ہے کہ ایسی ادویہ کا بیان ہم نے باب کسر اور جبر میں بخوبی کر دیا بواسیر اور اربیان انف کا بیان بواسیر انف سے مراد وہ زیادتی خاص ہے جو ناک میں گوشت زائد سے پیدا ہوتی ہے کبھی تو برنگ سرخ مثل گوشت کے ہوتی ہے اور سفید بھی ہوتی ہے اور اس میں درد نہیں ہوتا ہے اور اس کا علاج آسان ہے اور کبھی سرخ اور تیرہ گون ہوتی ہے کہ اس میں درد شدید ہوتا ہے اس کا علاج دشوار ہے خصوصاً اگر اس میں سے پیپ بھی بہتا ہو اور اس ریم میں عفونت بھی ہو اور بیشتر اسی قسم میں وہ بھی فزونی ہوتی ہے جو سرطانی ہے اور ناک کی شکل کو بگاڑ دیتی ہے اور تمدید شدید سے درد پیدا کرتی ہے یہ وہی بواسیر انف ہے جو تیرہ رنگ اور بہت خراب پیدا ہوتی ہے اور اندر گوشت کے زیادہ گھسی ہوئی اور مقدار جسامت میں بڑی اس کی تدبیر یہی ہے کہ بآسانی اور بمدارات ازالہ کی جائے قطع کرنا اور چھیلنا اس کا مناسب نہیں ہے سرطان اور بواسیر بدگوشت میں کبھی تفرقہ اس طرح بھی کیا جاتا ہے کہ اگر بعد امراض راس اور نوازل کے ہوا سے بواسیر کہتے ہیں اور اگر محض ناک کی صفائی اور بدون سیلان کسی رطوبت حادہ کے پیدا ہو اس کو سرطان کہتے ہیں خصوصاً اگر اس سے پہلے دماغ میں اعراض سوداوی ہوں اور ابتدا میں برابر دانہ نخود کے ہو یا برابر فندق کے پھر بڑھتی جائے اور حس میں صلابت پیدا کرے سرطان میں اکثر تمدید یا سیلان کسی اور رطوبت کا نہیں ہوتا ہے حلق کی طرف

میں بھر دی جائے اربیان کو کاٹ کر گرا دیتی ہے جیسے مسہ کو کاٹ ڈالیں ایضا جوز السرو بھی نافع ہے ایضا مجربات سے یہ دوا زاج سبز کو مثل سرمہ کے پیسیں اور صبح کو ناک میں پھونکیں اور شام کو بھی کہ اس سے مرض جاتا رہے گا جب اربیان کٹ کر گر پڑے خون روکنے والی دوا یہ ہے کہ مٹی کو اولے کے پانی میں گوندھیں یہاں تک کہ خوب گندھ جائے اور غلیظ ہو جائے اور خوب سرد کر کے ناک پر طلا کریں عطاس کا بیان چھینک ایک خاص حرکت دماغ کی ہے جو واسطے دفع کرنے اور نکال دینے کسی خلط کے یا کسی اور شے ایذا دہندہ کے ہوتی ہے کہ اس کو ہمراہ ہوائے مستنشق کے دماغ ناک کی راہ سے دفع کر دیتا ہے اور منہ کی راہ سے چھینک دماغ کے واسطے ایسی ہے جیسے ریہ کے واسطے یا ریہ کے قریبی اور اعضا کے واسطے کھانسی کا فائدہ ہے بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ دماغ چھینک کی طرف جب ہی مائل ہوتا ہے کہ خلط موذی کا استحالہ ہوا کی طرف ہو جائے کہ اسے ہمراہ ہوائے مستنشق کے نکال دیتا ہے اور یہ امر یعنی ہوا کی طرف اس خلط کا مستحیل ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ دماغ کو حاجت ہوائے مذکور کی طرف اس لئے ہوتی ہے اور موجود ہوا سے زیادہ جو بروقت چھینکنے کے دماغ ہوائے خارجی کو کھینچ کر شے موذی کو دفع کرتا ہے تاکہ بدن اور اندرونی اعضائے بجوفہ جن میں ہوا بھری ہے ہوائے ضروری سے بھرا رہے اور خلط موذی کے ہمراہ وہ ہوائے ضروری بھی خارج نہ ہو جائے اگر وہ ہوا خارج ہو جائے یا اس میں زعزع اور جنبش پیدا ہو عضلات سینہ کے اور حجاب کو بھی حرکت عنیفہ پیدا ہو گی اس وقت اندر سے باہر کی طرف حجاب وغیرہ ہٹے گا اور اس کے ہمراہ جو اجزا اس کے سینہ سے دور واقع ہیں انہیں بھی حرکت ہو گی کہ باہر نکلنے لگیں گے اس لئے کہ حرکت ہوائے داخلی کے بعد یہی کیفیت پیدا ہوا کرتی ہے بضرورت امتناع خلا کے لہذا قوت دافعہ مادہ موذی کے جدا کرنے اور دفع کر دینے اور تنفس میں استعانت ہوائے خارجی کی چاہتی ہے چھینک آنے سے اول نزلہ اور زکام میں ضرر ہوتا ہے اس لئے کہ جو خلط نزلہ میں ہے

اوراس کا نضج مطلوب ہے وہ بدون سکون کے نضج نہیں پاتی اور چھینک سے حرکت پیدا ہو کر سکون مطلوب کو زائل کر دیتی ہے کبھی اکثر اقسام حمیات میں اس کثرت سے چھینک آتی ہے کہ سقوط قوت ہو جاتا ہے اور سر ہوا وغیرہ بھر کے بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر کثرت عطاس رعاف شدید کو پیدا کرتا ہے ایسے وقت بہت جلد چھینک کے بند کرنے کی تدبیر کرنی ضرور ہے لیکن فواق مادی کے اس کے جبس سے پیدا ہونے کا مظنہ ہے بعض اقسام عطاس ابتدائے نوائب حمیات میں عارض ہوتے ہیں اطباء ہند نے گمان کیا ہے مگر ان کی رائے یہ اچھی نہیں ہے کہ چھینک آنے کے وقت شکل اعضائے بدنی کی اس طرح مناسب ہے کہ سر آگے کی طرف مائل ہو اور سینہ پیچیدہ نہ ہو بلکہ کشادہ ہو اور واژگون ہونا کہ گردن پشت کی طرف جھکی ہو جائز نہیں ہے اس شکل سے اگر چھینکنے والا اپنے بدن کو سنبھالے اسے ضرر چھینک کا نہ پہنچے گا چھینک بہت نافع اس وقت ہوتی ہے اور تخفیف راس کی کرتی ہے جب مادہ تھوڑا ہو کہ بذریعہ عطاس کے دماغ اس کے دفع کرنے پر قادر ہو یا اینکہ مادہ ریحی ہو اگر چہ کثیر بھی ہو یا مادہ بخاری ہو اس لئے کہ چھینک امتلائے بخاری کے واسطے نفع اشیاء ہے اگر وہ مادہ دماغ میں ہو یا مادہ غلیظ ہو اور نضج پا چکا ہو اگر چہ زیادہ بھی ہو اس لئے کہ ایسے وقت بلکہ ہمیشہ چھینک قوت دماغ پر دلالت کرتی ہے اسی واسطے جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہے چھینکنے پر اس کو استطاعت نہیں باقی رہتی پھر اگر چھینک لانے والی ادویہ سے ایسے بیماروں کی تدبیر کی جائے اور عطسہ پیدا نہ ہو اس کے بچنے کی البتہ امید نہ رکھنی چاہیے چھینک سے اعانت گرانی پر فضول تحتبسہ کے ہوتی ہے اور بسہولت وضع حمل اور اخراج مشیمہ بھی اس کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے اور گرانی سر میں بھی سکون پیدا ہوتا ہے مگر اس شخص کے لئے مضر ہے جس کے سر میں کوئی مادہ خام موجود ہو اور اس کے نضج پانے میں حاجت سکون کی ہو اور اس کی حاجت ہو کہ اسی مادہ کے قریب جو اجزا ہیں ان میں گرمی نہ پیدا ہو ورنہ حرکت اجزائے قریبہ کو ہو کہ اس کی جہت سے خوف اس امر کا ہے کہ اور

جس وقت سوراخ دار ہو جائے اور شاخہائے بادروج اور زراوند گل سرخ محرورین کے واسطے معطس ہے ناک کے اندر دوا لگانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ دوا کو پھونک کر پہنچائیں واسطے چھینک پیدا کرنے کے کوئی شے ناک میں پڑ جاتی ہے جس کی ناک میں کوئی چیز پڑ جائے لازم ہے کہ بعض ادویہ معطسہ سے اس کی چھینک پیدا کریں اور منہ اس کا بند کر دیں اسی طرح جو نتھنا کھلا ہے یعنی جدھر وہ شے نہیں پڑی ہے اس کو بھی بند کر دیں چھینک کے آتے ہی وہ چیز گر پڑے گی اور شاید اس تدبیر کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے خشکی ناک میں پیدا ہوتی کبھی حرارت سے اور کبھی یبوست شدید سے اور کبھی کسی خلط الزج کے ناک میں سوکھ جانے سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور سب کا علاج ظاہر جسم سے کیا جاتا ہے او ہان اور عصارات باردرطب کا استعمال انفع اشیا ہے اور اگر کوئی خلط سوکھی ہوئی موجود ہو جس کی پپڑی سے پڑی ہو محسوس ہوتی ہے اس کو کسی روغن اور عصارہ سے بھگو کر نکالنا چاہیے تا کہ وہ شے خارج نہ ہو جائے جس کا اخراج نہ کرنا چاہیے حکتہ الانف کھجلی ناک میں کبھی کسی بخار حاد خواہ نزلہ حادہ کے سبب سے جو پہلے تھا خواہ ابھی ہے اور اس کا سیلان قوی ہے اگرچہ باردہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی چھوٹے ثبور ناک میں پڑ جانے سے خارش ہوتی ہے اور کبھی حرکت رعاف سے اور ایسی کھجلی دلائل بحران سے ہے اور منجملہ علامات جدری اور حصبہ کے ہے چنانچہ آئندہ معلوم ہوگا اور علاج جملہ اقسام مذکورہ کا ان قواعد کو خیال کر کے جو مذکور ہو چکے آسان ہے۔

فن چھٹا احوال فم کا بیان

اور اس فن میں ایک ہی مقالہ ہے کہ اس میں منہ اور زبان کا حال بیان کیا جائے گا فم ایک عضو ضروری ہے کہ جوف اسفل تک غذا کو پہنچاتا ہے اور عضو مشارک ہے کہ ہوا کو جوف اعلیٰ تک پہنچاتا ہے اور نافع ہے کہ جس قدر فضول فم معدہ میں یکجا ہوتے ہیں ان کو نکال دیتا ہے اگر ان فضول کا دفع اسفل معدہ کی طرف متعذر خواہ متعسر ہو فم پورا ظرف ہے انسان کے اعضائے کلام کے واسطے اور دیگر حیوانات کے

آواز پیدا ہونے میں جن کی آواز نفخ سے پیدا ہوتی ہے زبان ایک عضو اعضائے فم سے ہے اس عضو کی خلقت فوائد مندرجہ ذیل کے واسطے ہوئی ہے جو چیز چبائی جاتی ہے منہ سے اس کا اولٹا پلٹنا بذریعہ زبان کے ہوتا ہے۔ صورت کی تقطیع یعنی آواز کو جدا جدا کرنا۔ حروف کا آواز سے پیدا کرنا۔ ذوق کی قوت کا زبان خود آلہ ہے۔ زبان کی سطح زیریں کی جلد متصل ہے جلد مری اور باطن معدہ کی وہ جھلی جو زبان کو چھائے ہوئے ہے جس کو قطع کہتے ہیں اس کے دو حصے ہیں نصف تو سامنے ورز ہی کے ہے اور دونوں حصوں میں مشارکت اربطہ کی ہے اور اتصال قوی دونوں میں ہے عضلہ محرکہ اور عضلہ مختسہ کی باب تشریح سے اچھی طرح شناخت کرو بہترین اور افضل ترین اقسام زبان کی جو کلام جید پر قادر ہو وہی ہے کہ طول عرض میں معتدل ہو اور جڑ کے قریب باریک اور مسندق ہو اور اگر زبان بڑی اور زیادہ عریض ہو خواہ چھوٹی ہو جیسے متشنج کی حالت ہوتی ہے ایسی زبان جس کی ہو گی اس کو قدرت کلام کرنے پر نہ ہو گی جو ہر اور مادہ اصلی زبان کا نرم گوشت ہے سفید رنگ کہ اس کو بہت سی چھوٹی چھوٹی رگوں نے گھیر لیا ہے جو گوشت کے اندر داخل ہو رہی ہیں اور وہ رگیں دموی اور سرخ رنگ ہیں کچھ ان رگوں میں سے اور وہ ہیں اور کچھ اقسام شرائین سے ہیں اور اس میں اعصاب بھی بکثرت ہیں جن کا انشعاب اور خروج اعصاب اربطہ نابتہ سے ہے جیسے تشریح اعصاب میں ہم نے بیان کیا ہے زبان میں اعصاب اور عروق کا اس قدر مجمع ہے کہ مثل ایسے چھوٹے سے عضو کے اس قدر اجتماع اور فراہمی کی توقع ہو نہیں سکتی نیچے کی طرف زبان میں دو فرزونی منہ کی شکل پر بنی ہیں کہ جن میں میل اور سلائی جا سکتی ہے یہ دونوں سوراخ چشمہ لعاب کہلاتے ہیں کہ اسی لعاب کو اس کم غذائی تک پہنچاتی ہیں جو بیخ زبان میں ہے اور جس کا نام مولد لعاب ہے یہ دونوں چشمہ لعاب ماکب لعاب کہلاتے ہیں اور زبان کی نداوت اور تری کی حفاظت کرتے ہیں غشا اور جھلی جو ساری زبان پر ہے متصل ہے اس جھلی سے جو تمام منہ میں ہے اور وہی جھلی مری اور معدہ تک

عفونت اور قبض سے علاوہ یہ ہے کہ زبان کے رنگ سے خواہ جو مزہ زبان پر رہے اس
کے ذریعہ سے اور اعضا کے امراض پر استدلال ہو سکتا ہے مثلاً سرخی زبان کی خصوصاً
اگر سرخی کے ہمراہ خشونت بھی ہوان اور رام دموی پر دلالت کرتی ہے جو اطراف سر اور
معدہ اور جگر میں ہوں اور سپیدی زبان کی برودت معدہ اور جگر اور بلغمیت سر پر دلیل
ہوتی ہے اور کبھی سپیدی زبان کی یرقان سدی پر دلالت کرتی ہے اگر چہ رنگ بدن کا
برخلاف اس کے زرد ہو طعم زبان کا دلالت صحیح کرتا ہے کہ تمام بدن میں کس خلط کا غلبہ
ہے یا معدہ او سر میں کونسی خلط غالب ہے کبھی بذریعہ رطوبت اور یبوست زبان کی بھی
استدلال کیا جاتا ہے خود زبان کے اعراض پر یبوست زبان پر دو طرح سے پیدا ہوتی
ہے ایک خشکی تو ایسی ہوتی ہے کہ سطح زبان کی صاف رہتی ہے اور اصلی یبوست یہی ہے
اور دوسری وہ خشکی کہ اس میں سیلان رطوبت چیپ دار کا بھی ہوتا ہے اور حرارت زبان
کو خشک کر دیتی ہے اور یہ قسم خود جوہر زبان کی خشکی پر دلالت نہیں کرتی ہے بلکہ اس
رطوبت لزجہ پر دلیل ہوتی ہے جو زبان پر از قسم نزلہ یا انجرہ غلیظہ کے فراہم ہوتی ہے اور
اسی استدل میں اکثر اطبا کو غلطی واقع ہوتی ہے کہ انہوں نے بظاہر مریض کا منہ سوکھا
ہوا دیکھا اور یبوست کا حکم کر دیا اور اس کا خیال نہ کیا کہ پہلے کسی قسم کی خشکی تھی اور اب
کیسی ہے خشونت زبان تابع جفاف حقیقی کے ہے اور ملاست تابع رطوبت کے کبھی
زبان کی کیفیت پر اس کی حالت موجودہ جو بروقت کلام کرنے اور بولنے کے ہو جاتی
ہے بھی استدلال کیا جاتا ہے اس طرح کہ ضمور یعنی لاغری اور خفت اس میں ہے یا غلظ
اور گندگی ہے کہ ہر وقت زبان کو جھٹکا لگتا ہے اور حرکت تکلم میں گرانی اور ثقل معلوم ہوتا
ہے ایسی کیفیت زبان کی امتلاء خون یا رطوبت کے امتلا پر دلالت کرتی ہے کبھی اور
امر اور بثور جو زبان میں پیدا ہوں ان سے بھی استدلال کیا جاتا ہے ناظر کتاب ہذا کو
ممکن ہے کہ انہیں قواعد کلیہ سے اور جزئیات کا استدلال پیدا کرے اگر اچھی طرح ان
کلیات کو ذہن نشین کر چکا ہو کبھی زبان تنہا متالم ہوتی ہے اور کبھی بشرکت دماغ اور

معدہ کے متالم ہوتی ہے اور چونکہ عصبہ لسان متصل چند اعصاب کے ہے لہذا دو حال سے اس عصبہ کے ایک حال ضرور ہوتا ہے اگر وہ سب اعصاب بھی موافق عصبہ زبان کے متحرک ہوئے اور عصبہ زبان کی حرکت میں حائق اور مانع نہ ہو اس وقت کلام اور تکلم اس زبان کا بہ صحت او درستی پورا ادا ہو گا اور اگر وہ اعصاب حائق او رمانع حرکت عصبہ زبان کے ہو او بسہولت اس کو حرکت نہ کرنے دیں اس وقت تمتمہ اور حبہ یعنی بستہ ہونا زبان کا پیدا ہو گا اور مجھے امید یہ بھی ہے کہ تمتمہ اوحبہ شاید اس جہت سے بھی واقع ہوتا ہے کہ عصبہ زبان قوت کو دوسرے عصب سے حاصل کرتا ہے اس زمانہ میں حبس کلام پیدا ہوتا ہے تا اینکہ پھر درست ہو کر عصبہ متوجہ حرکت ہو معالجات زبان کے امراض کا معالجہ کبھی بہ مشارکت معالجہ سر اور معدہ کے ایسی ادویہ وغیرہ سے ہوتا ہے جو اصلاح اس کی کر دیں اور یہ ادویہ سب بخوبی معلوم ہوئی ہیں اور کبھی علاج اس کا معالجہ خاص سے بذریعہ مشروبات کے ہوتا ہے جو بذریعہ اسہال کے استفراغ مادہ کر دیں اور یہ ادویہ زیادہ نافع ہیں بہ نسبت ادویہ مقیہ یا ادویہ مبدا مزاج کے یا ادویہ قلاضہ اور محللہ اور مقطعہ ملطفہ کے ایسے ادویہ کو جس وقت شربا ان کا استعمال ہو ان کی قوت اور اثر زبان تک پہنچے پلانے کی ادویہ انہیں اقسام کی ان کی نسبت مناسب یہی ہے کہ بعد طعام کے مستعمل ہوں کبھی بذریعہ مضمضہ اور دلوکات اور غرغرہ اور اوہان کے جو منہ میں دیر تک ٹھہرائے جائیں بھی علاج کیا جاتا ہے اسی طرح گولیاں بھی منہ میں رکھی جاتی ہے او ان عقاقیر سے بھی علاج کیا جاتا ہے جن میں یہی قوی ہوں یعنی اسی قسم کے اثر ہوں جو مذکور ہوئے بہتر او راجود یہ ہے کہ عقاقیر وہی اختیار کیے جائیں جو مفرطح ہوں یعنی وہ نباتات جن کی جھاڑ زمیں پر پھیلتی ہیں زبان اور منہ کے علاج میں احتیاط امر کی ضرور ہے کہ ایسی ادویہ اختیار کی جائیں کہ شاید حلق میں خواہ ریہ تک اتر نہ جائیں اور اس کے ہمراہ لعاب مادہ فاسد کا بھی پہنچے اور ضرر پیدا کرے فساد ذوق ذوق میں آفت انہیں تینوں وجوہ سے پہنچتی ہے جن کا ذکر ابھی ہو چکا او یہ تینوں اقسام فساد ذوق

کی مشارکت دماغ سے بھی ہوتے ہیں جب کوئی مرض دماغ میں سوءمزاج سے خواہ مرض آلی اورمشترک عارض ہواوراستدلال اس مرض پر انہیں دلائل سے کیا جاتا ہے جن کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں علاج اگر بمشارکت دماغ کے فساد ذوق عارض ہوا ہے پہلے معرفت حال دماغ کی کرنی چاہیے کہ دماغ کی اصلاح انہیں تدابیر سے کی جائے جوامراض دماغ میں ہم بیان کر چکے اور اگر مشارکت دماغ سے فساد ذوق عارض نہ ہوا ہوتو معدہ کے حالات کو دریافت کرنا چاہیے او اگر بلا مشارکت کسی عضو کے خصا زبان ہی کے تغیر حال سے فساد ذوق پیدا ہواس وقت زبان ہی کے اعراض اوراحوال کی طرف توجہ کریں اگر کسی قسم کا امتلایا کوئی خلط ردی سبب اس مرض کاہ پہلے اسی کا استفراغ کریں پھر اگر وہ خلط حادہو مثل ایارج فیقرا یا حب قوقایا اوران حبوب سے جوسقمونیا اورشحم حنظل اور ملح نبطی سے مرکب ہوں استفراغ کریں اور اگر خلط غلیظ ہو ایارجات اور غرغروں کا استعمال کریں اور وہی غرغرے استعمال کریں جو باب استرخائے زبان میں لکھے جاتے ہیں اور مریض کواغذیہ حریفہ جیسے پیاز اور لہسن اور رائی کھلانی چاہیے اورسرکہ بھی ہمراہ غذا کے دیا جائے استرخائے لسان اور ثقل زبان اور جوخلل ایسا ہو کہ اس کوکلام کرنے میں دخل ہے استرخا زبان کا منجملہ استرخا مذکور کے ہے جواوپر مذکور ہوا ہے اور سبب اس کا معلوم ہو چکا کبھی رطوبت دموی سے بھی ہوتا ہے اور کبھی وجود سبب اولا دماغ میں ہوتا ہے اس کے بعد زبان استرخا پیدا ہوتا ہے کبھی سبب عصبہ محرکہ میں ہوتا ہے یا اس شعبہ میں ہوتا ہے جواسی عصبہ سے زبان تک آتا ہے واقف علم طب کومعلوم ہے کہ شرکت دماغ سے جومرض دیگر اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور جوبلاشرکت ہوتا ہے اس کی کیفیت اور حالت انہیں اعراض سے دریافت ہوتی ہے جوحس اور حرکت سے تعلق رکھتی ہے یعنی جواعضا اپنی حس اور حرکت میں تابع دماغ کے ہیں ان میں ایسے وقت جبکہ دماغ میں کوئی فساد پیدا ہواوراس کی طبیعت سے ان اعضا میں بھی فساد ہو جائے تو کمی بیشی اور جملہ عوارض ان امراض کے تابع حالات اور

تغیرات دماغ کے ہوتے ہیں کبھی دموی مادہ ہونے پر سرخی اور حرارت زبان کی بھی دلیل ہوتی ہے کبھی مادے کے رقیق مائی یعنی بلغمی ہونے پر کثرت سیلان لعاب رقیق سے استدلال کرتے ہیں اور یہ بھی شناخت اس کی ہے کہ محللات سے انتفاع کم ہوتا ہے اور جن چیزوں میں قبض ہے ان کے استعمال سے نفع ہوتا ہے کبھی استرخا زبان یہاں تک ہو جاتا ہے کہ کلام کرنا بالکل معدوم ہو جاتا ہے خواہ تکلم متعسر ہوتا ہے یا تغیر کلام میں پیدا ہوتا ہے اسی اقسام سے فافا اور تمتام بھی ہے لڑکوں میں بچے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مدت تک بولنے سے عاجز رہتے ہیں اور ان کی زبان نہیں کھلتی ہے بعض وہ لوگ جن کے بولنے میں اوکلام کرنے میں ان کے ہرج ہے جب کسی مرض حار میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی زبان کھل جاتی ہے اور بے تکلف بولنے لگتے ہیں اس لئے جو رطوبت زبان میں بھری تھی اور جڑوں میں عصبہ مذکورہ کے تحبس ہو رہی تھی اس مرض حار میں اس کا ذوبان ہو جاتا ہے اور پگھل کر بہ جاتی ہے اور اسی سبب سے کوئی لڑکا فرغ ہوتا ہے اور جب وہی لڑکا جوان ہو اور رطوبت میں اس کے اعتدال آیا فصیح الکلام خود بخود ہو جاتا ہے علاج پہلے بدن کا تنقیہ ایارج صغیر سے اس کے بعد ایارجات کبار سے کرنا چاہیے بعد ازاں فصد ناحیہ سر کی اس کے بعد وہی ادویہ جو مخصوص سر کے واسطے ہیں ان کو استعمال کریں اگر گمان ایسا ہو کہ ہمراہ رطوبت کے غلبہ خون کا بھی ہے رگہائے زبان کی فصد اور ذقن پر حجامت کریں اس کے بعد غرغروں سے علاج کریں اور دلوکات یعنی ملنے والی ادویہ جو زبان پر ملی جاتی ہیں اور ہمیشہ تحریک زبان کی کرتے رہیں بعد استفراغ کے پہلی دونوں تدبیریں اچھی طرح امراض سر میں مذکور ہو چکیں اور تیسری تدبیر یعنی زبان پر ملنے والی دوائیں سو اکثر اوقات محللات مقطعہ اور ملطفہ سے کام لیا جاتا ہے اور ایسی ہی ادویہ سے غرغرہ اور انہیں سے مضمضہ بھی کیا جاتا ہے یہ ادویہ جیسے کہ سعتر اور حاشا اور خردل اور عاقر قرحا اور پوست بیخ کبر بلکہ خردل اور کندش یہ سب مثل مری اور خل عنصل کے کبھی زبان کی مالش نوشادر کے ہمراہ زنجبین

یعنی قراقروت خواہ مصل سے کرنا کہ بہت سالعاب بہجائے کہ یہ بھی مفید ہوتا ہے اور سکنجبین عنصلی جس وقت بطور غرغرہ کے یا بطور مضمضہ کے مستعمل ہو بہت نافع ہوتی ہے اور وج ترکی استرخا اور ثقل زبان کو نافع ہے جس وقت استرخاء شدید ہو جائے اور کلام کرنا بالکل بند ہو جائے کسی قدر فربیون اور کندش لے کر ہمیشہ زبان اور بیخ زبان پر ملا کریں اور انہیں ادویہ کو خواہ ایسی ہی اور ادویہ گردن پر رکھنی ضرور ہیں کبھی ایسی ہی ادویہ سے حبوب تیار کرتے ہیں ایسی چیزوں میں گھول کر کہ جلدی گھل نہ جائیں جیسے لاذن اور عنبر اور راتیانج اور صموغ لزجہ سے نسخہ گولیوں کا جو زیر زبان رکھی جاتی ہیں اور استرخائے زبان اور لذع لسان کو مفید ہے علک الانباط دو درہم حلتیت ایک درہم اس کی گولیاں چنے کے برابر بنالو اور زبان کے نیچے رکھو مجرب دوا اس مرض کی یہ ہے کہ نوشادر اور فلفل اور عاقرقرحا اور خردل اور بورق اور زنجبیل اور مویزج اور سعتر اور شونیز اور مرزنجوش خشک شدہ اور ملح نفطی ان سب کو کوٹ کے اور چھان کر آب گرم میں ڈالیں اور غرغرہ کریں اور چند روز تک کیا کریں جوارش جو اس کے واسطے اہل ہند لکھتے ہیں منجملہ اس کے ایک جوارش یہ ہے کمون کرمانی اور قرفہ اور ملح ہندی ہر واحد نصف مثقال وار فلفل سو عدد فلفل دو سو عدد شکر آٹھ استیر اور ایک استار برابر ہے ساڑھے چھ درہم کے پس اس حساب سے ۵۲ درہم شکر ہوئی ہر وقت اس جوارش میں سے کسی قدر استعمال کرتے رہیں جب محللات سے فائدہ نہ ہو اور حدس طبیب معلوم کرے کہ رطوبت رقیقہ سیالہ سبب مرض کا ہے اس وقت محللات قابضہ سے استعانت کرنی چاہیے جیسے دارشیشعان گلاب میں ملا کر یا فقاح اذخر طباشیر ملا کر اکثر اوقات زبان کی مالش حوامض اور قوابض سے بھی نافع ہوتی ہے اس لئے کہ یہ ادویہ استواری زبان کی پیدا کرتی ہیں اور رلعاب کو تحلیل کرتی ہیں اور اس کو بہا کر نکال دیتی ہیں بسبب ترسی کے یا جیسے انگور خام یا اور فواکہہ جو خام ہوں وہ بھی ایسے ہی اثر دار ہیں جس وقت صبی یعنی لڑکا کلام میں توتلا ہو ہمیشہ اس کی زبان کی تحریک اور

مالش کرنی ضرور ہے اور اس کی زبان کا لعاب نکالنا چاہیے ایسے وقت شہد اور ملح اندرانی خصوصاً بطور مالش کے زیادہ مفید ہوتا ہے اور اسی طرح جملہ ادویہ جو رطوبت لسان کے بارہ میں مذکور ہو چکی ہیں زیادہ کلام لڑکوں سے کرانا اور تاکید ان پر بولنے کی رکھنی بھی اس مرض کے واسطے بہت مفید ہے تشنج لسان کبھی زبان میں تشنج ایسی رطوبت لزجہ کے سبب سے ہوتا ہے جو عضلہ لسان کو عرض میں کھینچتی ہے اور تمدد پیدا کرتی ہے او کبھی سودائے مقبضہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی امراض حادہ سے بطور تجفیف کے تشنج پیدا ہو جاتا ہے اور تجفیف اس قدر ہوتی ہے جیسے زبان کو خشک کر دیا ہے کبھی تشنج سے کلام کرنے میں ضرر ظاہر ہوتا ہے علاج زبان کے تشنج کا علاج قریب قریب اسی معالجہ کے ہے جو فن اول میں اس کتاب کے تشنج عام کے معالجات میں ذکر کیا گیا ہے اور طریقہ خاص جو زبان ہی کے تشنج سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ گردن کی جڑ کی تکمید مثل بابونہ اور اکلیل الملک اور رطبہ اور مرزنجوش سے اور شبت سے جدا جدا خواہ سب کو یکجا کر کے کریں اسی طرح غرغرہ انہیں دواؤں کے روغن سے اور انہیں ادویہ کو نیم گرم منہ میں بھریں اور دیر تک رکھیں اور ایک قسم کا خاص حلوا یعنی اخبصہ جو ادہان حارہ سے بنائے جائیں اور حلاوات محللہ اور ریزور جیسے حلبہ وغیرہ کا بھی استعمال کریں اور اگر تشنج حمیات میں ہو اس وقت ادہان ایسے استعمال کرنے چاہئیں جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن بید مقشر اور واجب ہے کہ مواضع پر نطول آب نیم گرم اور عصارات طبخ شدہ کا کریں جو ایک ہی مفرد دوا کے عصارہ ہوں عظم اللسان کبھی خون کے غلبہ سے زبان بڑی ہو جاتی ہے اور کبھی رطوبت کثیرہ بلغمیہ مرخیہ مجبہ کے سبب سے زبان بڑی ہو جاتی ہے کبھی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ منہ سے باہر نکل آتی ہے اور ایسی بزرگی اور عظم لسان کا بیان جداگانہ ہم نے باب اورام میں بھی کیا ہے بسبب خصوصیت کے جو اس کو ورم سے ہے علاج دموی یا جو عظم لسان کسی مادہ حار سے پیدا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ہمیشہ مالش اور دلک زبان کا مقطعات حامضہ او رقابضہ سے کریں جیسے ریباس

اس دوا کے ذریعہ سے سعوط دلاتے ہیں زعفران ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزو کافور اور مشک ہر واحد ثلث جزو شکر طبرزد ڈیڑھ جزو ان سب دواؤں سے مرکب دو دانگ لے کر شیر دختر میں گھول کر سعوط کریں جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی شصت سالہ کی زبان میں بہت بڑا ورم پیدا ہوا اور اس کا سن قابل فصد کھلوانے کے نہ تھا لہذا میں نے فصد پر جرات نہ کی اور قوقایا اسے پلایا اور میرا ارادہ ہوا کہ اس کی زبان کو ضمادات باردہ سے خوب سا تھیڑوں کہ زبان چھپ جائے اور یہ ارادہ میرا شب کے وقت ہوا تھا لہذا ایک طبیب نے برودت وقت کو خیال کر کے میری تجویز سے مخالفت کی شب کو جو وہ سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ عصارہ کاہو منہ میں رکھ لے اس نے ایسا ہی کیا بالکل صحیح ہو گیا اور ورم زائل ہو گیا لیکن باوجود خواب میں دیکھنے کے پھر بھی اس بیمار نے مجھ سے بھی پوچھ لیا تھا اور میں نے اسے اجازت دی تھی کہ اس دوا کو استعمال میں لائے اور موافق میرے مشورہ کے اس نے استعمال کیا تھا اگر ورم مذکور میں صلابت ہو اس وقت تلطیف تدبیر کرنی ضرور ہے اور غذائے جید الہضم دینی چاہیے اور اخلاط غلیظہ کا ایارجات کبار سے استفراغ کرنا چاہیے جو ابواب سابقہ میں مذکور ہو چکے اور غرغرہ ہائے ملطفہ کا استعمال درکار ہے اور تنقیح حلبہ او رتنقیح جس میں حب الغار اور زبیب خستہ بر آوردہ بھی شریک ہو استعمال کرنا چاہیے عورتوں کا دودھ اور مادہ شتر اور بکری کا دودھ منہ میں بھرنا چاہیے اور جوشاندہ خرمائے خشک اور انجیر کا نبیذ شیریں اور رب عنب الثعلب اور عسل خیار شنبر کے ہمراہ دینا چاہیے اور ہمیشہ تلئین طبیعت کی ایارج فیقرا اور خیار نسر کے ذریعہ سے کرنی چاہیے کلام کرنے میں خلل کا ہونا اس بارہ میں بعض امور ضروری تو ہم نے استرخائے زبان کے باب میں بیان کر دیے ہیں اور اب اس وقت ہم اسی قدر لکھتے ہیں کہ خرس یعنی گونگا ہونا اور ازیں قبیل اور آفات جو بولنے میں پیدا ہوتے ہیں کبھی یہ آفات بسبب کسی آفت دماغ کے پیدا ہوتے ہیں اور اس عصب کے مخرج میں جو زبان تک آیا ہے اور زبان کی حرکت اسی

سے متعلق ہے آفت پیدا ہونے سے کلام کرنے میں خلل پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ آفت نفس شعبہ میں ہوتی ہے اور سبب خلل کا یا تشنج ہے یا تمدد خواہ اتصلاب یعنی سختی یا استرخایا کوتاہ ہونا رباط کا خواہ کوئی زخم مندمل ہو کہ اسی رباط میں بستگی ہو جائے اور گرہ پڑ جائے اور کبھی یہ خرابی رطوبت سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے اور کبھی یبوست سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی آفت کلام کرنے میں اورام اور قروح سے پیدا ہوتی ہے جو زبان میں عارض ہوں خواہ اطراف زبان میں کبھی یہ آفات کلام میں بعد سرسام کے پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ فضول دماغ سے اعصاب کی طرف دفع ہوتے ہیں اور حمیات حارہ میں ان کا عروض بسبب شدت تجفیف کے ہوتا ہے اور زبان پر خشکی کے ساتھ لاغری اور تشنج بھی ہوتا ہے مگر یہ قسم کمتر واقع ہوتی ہے اور یہ اقسام آفات عرضیہ سے ہیں اصلی نہیں ہیں کبھی آفت کلام میں بسبب عضل حنجرہ کے ہوتی ہے جس وقت کہ ان عضل میں تمدد ہو کسی قسم کا یا استرخاان میں پیدا ہو کبھی آدمی کو اول امر میں تصویت اور آواز لگانا متعذر رہتا ہے اس لئے کہ تصویت سے عضل صدر اور حنجرہ کی تحریک میں تعنیف اور دشواری پیدا ہوتی ہے کہ اس دشواری اور ناگواری کی برداشت آدمی نہیں کرسکتا ہے پھر پہلے پہل جب کوئی لفظ بولتا ہے اور کوئی کلمہ پورا ادا کر لیتا ہے اس کے بعد پھر آسانی ہو جاتی ہے اور بے تکلف کلام کرنے لگتا ہے ایسے آدمی کو چاہیے کہ زور سے کلام کرنے پر آمادہ اور مستعد نہ ہوا کرے بلکہ آہستگی سے بولنا شروع کرے جب عادت اس کی کلام کرنے اور بولنے کی پڑ جائیگی پھر کلام کرنا اسے آسان ہو جائے گا اور سہولت سے کلام کرنے میں خوگر ہو جائے گا جتنے اسباب آفت تکلم کے یہاں مذکور ہوئے اوپر کے ابحاث میں ان کے علاج کا بیان گزر چکا ہے اور بعد سرسام کے جو خلل تکلم میں عارض ہوا اس کو فصد ان دونوں رگوں کی جو زبان کے نیچے ہیں بہت نافع ہے ضفدع لسان ایک غدو سخت بشکل مینڈک کے جو سرخ او سبز ہم رنگ سطح زبان اور ان رگوں کے جو زبان میں ہیں پڑتا ہے اسی وجہ سے اس کو ضفدع

یعنی مینڈک کہتے ہیں اور سبب اس کی پیدائش کا ایک رطوبت لزجہ ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے امتحاناً اس پر ادویہ اکالہ جن میں قوت تحلیل اور تقطیع کی ہو لگائیں اور وہ ادویہ جو بشدت خشکی پیدا کرتے ہیں جیسے نوشادر اور سرکہ اور نمک اور زنگار سے مالش کریں اور پھٹکری سے اگر ایسے ادویہ سے برآمد کار نہ ہو ادویہ حادہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے دوا ہارون اور دوائے استقاریوں اور دوائے ابیض رطب جو قرابادین میں مذکور ہوں گی استعمال کرنا فصد کا زیر زبان اور ادویہ قلاع کا بھی ایسے وقت ضرور ہے جب اس سے زوال مرض نہ ہو ناچار دستکاری سے علاج کرنا پڑے گا قابل ستائش کے دوا اس مرض کی یہ ہے کہ صعتر فارسی اور پوست انار اور نمک کو لے کر اس لڑکے کی زبان پر مالش کریں جس کے ضفدع لسان پیدا ہوا ہے کہ فوراً زائل ہو جاتا ہے مجربات سے یہ دوا ہے کہ زاج سوختہ اور سورنجان کو سپیدی بیضہ ملا کر زبان کے نیچے رکھو حرقت لسان زبان میں سوزش حرارت باطنی کے سبب سے ہوتی ہے جو فم معدہ میں ہو یا دماغ میں اور وہ حرارت اتنی نہ ہو کہ تپ پیدا کرے یا بسبب تناول اشیاء حریفہ اور اشیاء تلخ یا شور خواہ شیریں کے خواہ ایسی چیز جو پیاس بہت پیدا کرے اور ان اسباب سے زیادہ اور قوی اسباب جیسے حمیات حادہ اور اورام باطنہ کہ وہ بھی سبب حرقت لسان کے ہوتے ہیں علاج مجملی علاج تو یہ ہو کہ اس مرض کا جو شاکی ہے خصوصاً وہ شخص جو کسی اور مرض میں مثل تپ وغیرہ کے مبتلا ہے اور زبان کی سوزش بھی ہے اس کو چت لیٹنے سے منع کرنا چاہیے اور اس سے روکنا ضرور ہے کہ ہر وقت منہ کھلا رکھے اور التزام کرے منہ میں ان گولیوں کے رکھنے کا جو تخم تربوز اور ککڑی اور کھیرہ اور کدو اور ترنجبین اور نشاستہ وغیرہ سے بنائے گئے ہیں اور خستہ آلوئے بخارا اور تمر ہندی اور شکر حجاز کو منہ میں رکھے اور لعابات معلومہ اور عصارات مرطبہ کو منہ میں ڈالا کرے اگر کوئی خلط لزج بھی ہمراہ حرقت لسان کے ہو روغن مناسب زبان پر لگا دیا کرے بعد ازاں متعہد اور پابند ہو جائے کہ سر میں اور مقام فم معدہ کے تدہین کیا کرے اور مضمضہ اوہان کو موم روغن

سے اور لعابات اور عصارات سے اور پرندوں کی چربی سے کیا کرے بعض اطبا پودینہ
سے بھی اس مرض کا علاج کرتے ہیں شقوق لسان زبان پھٹ جانے کا علاج یہ ہے کہ
لعاب اسبغول کو منہ میں رکھے اور جرعہ جرعہ پینا اس کا بھی مناسب ہے اور اکارع یعنی
پایہ جانوران اور بیضیہ نیمرشت غذا میں اختیار کرے مجربات میں سے یہ ہے کہ
کھیرے کے کاٹنے میں دونوں ٹکڑے کے رگڑنے سے جو کف پیدا ہوتا ہے اسے ہمراہ
سپستان کے استعمال کریں دلع لسان بڑے بڑے شگاڑ جو زبان میں پڑ جاتے ہیں
کبھی اورام لسان جو عظیم ہوں ان کی وجہ سے اور کبھی خوانیق کے تولد سے اس وقت
طبیعت اور ارادہ زبان کو واسطے کشادہ کرنے مجری نفس کی جابجا سے ترفیدہ کر دیتی ہے
ثبورفم اکثر جو بثورا اور دانہ منہ میں نکلتے ہیں حرارت اطراف معدہ سے اور سر سے اور
بخارات حارہ سے ہوتے ہیں اور کبھی حمیات میں یہ دانہ منہ میں نکل آتے ہیں بعض
لوگوں نے براہ تجربہ یہ بھی کہا ہے کہ اگر حمیات حادہ میں سیاہ دانہ منہ میں پڑ جائیں اس
کے دوسرے روز بیمار مر جائے گا مفردات ادویہ میں سے جو ابتدائے بروز میں ثبورفم کو
نافع ہے نظر طیکہ تبرید اور تجفیف اس کی منظور ہو یہ ہیں ہلیلہ اور مازو اور تخم گل اور نشاستہ
اور ثمرۃ الطرفا اور شیاف مامیثا اور جلنار اور کتیرا اور خدلین اور گل سرخ او طباشیر اور سماق
اور عدس او گل ارمنی اور انار کے اقماع یعنی بونڈی جو ٹوپی کی شکل نکلتی ہے اور جفت بلوط
اور قیمولیا اور فوفل اور عصارات باردہ مثل عصارہ کاہو اور مکو اور عصی الراعی اور خرفہ
اطراف شاخہائے نرم انگور کا عصارہ اکثر لڑکوں کے منہ کے دانے شکر طبرزد اور کافور
سے اچھے ہو جاتے ہیں ادویہ حارہ جن کی حاجت آخر علاج میں پڑتی ہے جیسے
مامیران اور دار الشیشعان خصوصاً جوزبوا اور سعد اور زعفران اور جوز السرو اور لسان
الثور عاقر قرحا قرنفل اور فوتنج او سک ادویہ قذرہ یعنی گندہ اور بدبو میں سے کتے کی
پلیدی ہے جو ثبور متقرح ہو جاتے ہیں ان کے علاج میں زرنیخ کی بھی ضرورت ہوتی
ہے ثبور غلیظہ کے علاج میں طبیخ دار شیشعان ایک اوقیہ عروق نصف اوقیہ مامیران چہارم

اوقیہ صبر دو درہم زعفران ایک مثقال مجرب ہے اسی طرح وہ جوشاندہ جس میں قرنفل
اور جوزبو دار شعشعان جملہ اجزا ہم وزن اور قریب قریب اوزان کے جوش دیا ہو جب
دانہ پک کر ریم پڑنے لگے اس وقت لعابات کا استعمال واجب ہے جیسا کہ لعاب تخم
کتان اور تخم مرد اور شاہسفرم اور تخم خطمی ادویہ بزور خود بھی ہمراہ دقیق شعیر کے اور شیر
مادہ خر تنہا خواہ ہمراہ کسی شے کے انہیں بزور مذکورہ سے کبھی حاجت جوشاندہ تخم کتان او
انجیر کی ہوتی ہے کہ اس میں روغن زرد اور آرونخود اور نعناع اور حلبہ بھی داخل ہے بعض
محصلین اطبا نے ذکر کیا ہے کہ شورقم کے علاج میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے کہ
دہن اذخر کو نیم گرم منہ میں رکھے قلاع اور قروغ خبیثہ قلاع ایک قرحہ ہے جو منہ کی او
زبان کی جلد میں پڑ جاتا ہے اور اس کے ساتھ انتشار عروق اور اتساع یعنی کھلا رہنا منہ
کا بھی ہوتا ہے اور لڑکوں کو یہ مرض اکثر عارض ہوتا ہے بلکہ اکثر یہ بیماری اگر ہوتی ہے تو
انہیں کو عارض ہوتی ہے دودھ کی خرابی سے جس کو وہ پیتے ہوں خواہ دودھ کا ہضم
معدہ میں بری طرح سے ہوتا ہو ہر ایک خلط اخلاط اربعہ کے فساد سے قلاع پیدا ہوتا
ہے اور رنگ سے اس کی شناخت کرنی چاہیے سفید رنگ کی بلغمی ہے اس کی پیدائش بلغم
شور سے اکثر ہوتی ہے اور زرد رنگ قلاع صفراوی ہے اور اس کی سوزش دیگر قروح
صفراوی سے زیادہ او شدید ہوتی ہے اوسیاہ رنگ کی پیدائش مادہ سودادی سے ہوتی ہے
اوسرخ احمر ناصع کے مادہ دموی سے سب سے زیادہ خبیث اور بد قلاع سوداوی ہے
بعض قسم اس کی ایسی ہوتی ہے کہ زیادہ سڑاتی ہے اور بعض قسم میں سکون زیادہ ہوتا ہے
کبھی قرحہ کے ہمراہ ورم بھی ہوتا ہے اور کبھی تنہا قرحہ ہوتا ہے جو قرحہ سطح دہن میں
پڑے گا بہت جلد پھیل جائے گا اس لئے کہ منہ میں حرارت ہر وقت رہتی ہے اور جلد
منہ کی نرم ہے اور ہر وقت تر رہتی ہے جالینوس کی عادت ہے کہ جب تک قرحہ دہن
کے سطح جلد میں رہے اس کا قلاع نام رکھتا ہے پھر جب وہ قرحہ متاکل اور متعفن ہو اور
اندر تک پہنچا اس کا نام قلاع نہ رکھے گا بلکہ اسے قروح خبیثہ میں شمار کرے گا اور یہی

قروح ایسے ہیں جو محتاج ادویہ کاویہ کے ہیں کبھی جب بارش کی کثرت ہوتی ہے قلاع کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے اور حیات وبائیہ میں بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہے علاج پہلے اس خلط کا تدارک کریں جس کے غلبہ سے مرض قلاع پیدا ہوا ہے اور تمام بدن سے اس کا استفراغ کر ڈالیں اگر غلبہ اس کا زیادہ ہو بعد اس کے اس رگ کی فصد کھولیں جو زیر ذقن ہے اور خصوصاً فصد چہار رگ کی اس لئے کہ جملہ امراض دہن میں چہار رگ کی فصد مفید ہے جو حار اور مادی ہوں بعد اس کے ادویہ بشریہ یعنی جلد پر لگانے والی جو بار ہا مذکور ہو چکیں لگائیں ہاں مگر اتنا خیال اور بھی ضرور کرنا چاہیے کہ جو قلاع کہ قوی ہو اور اس میں رطوبت اور صدید بکثرت ہو اس کا علاج قوی دوا سے کریں اور جو قلاع درجہ اوسط پر ہو اس میں ادویہ معتدل التاثیر اور ضعیف اور خفیف میں ادویہ ضعیفہ کا استعمال کریں جب قروح استخوان تک پہنچ جائیں اس وقت زیادہ قوت کی ادویہ کی حاجت ہے جیسے فلد فیون اقاقیا کے ساتھ کل اوہان سے اجتناب واجب ہے حتی کہ زیت بھی نہ لگایا جائے التقاط اور چیدہ کر لینا ادویہ قلاع کا اورام باردہ اور حارہ کی دواؤں سے ممکن ہے جن کو ہم نے باب اول میں بیان کر دیا ہے جو قسم قلاع کی سرخ رنگ دموی ہو اس کے لئے مناسب ترین ادویہ ابتدا میں وہ اشیاء ہیں جن میں تھوڑا سا قبض اور تبرید ہو بعد اس کے دوائے محلل درکار ہے اور جس قلاع کی سرخی زردی آمیز ہو اور شقرت لون کی اس میں نظر آئے اس کے علاج میں تبرید کا زیادہ لحاظ رہے اس قسم کے علاوہ اور اقسام ابتدا میں ان کا علاج مجفف اور مجلی دوا سے ہوتا ہے کہ اپنی کیفیت معتدلہ سے یہ دونوں اثر پیدا کرے پھر دوائے مجفف اور محلل قوی کی ضرورت ہے اور سن مریض کی رعایت جملہ اقسام قلاع اور جملہ تدبیرات میں ضرور ہے لڑکوں کے معالجہ میں دوا کا ضعیف ہونا پر ضرور ہے اور دودھ کی اصلاح مقدم ہے اور کمسن اور معمر لوگ جوان ہوں خواہ بڈھے ان کے واسطے دوائے قوی درکار ہے لڑکوں کو بیشتر فقط غذا کے استعمال سے نفع ہو جاتا ہے اور اگر وہ محض شیر خوارہ ہوں وہی غذائے نافع

مرضعہ کو کھلانی چاہیے جو دوا قلاع حار کے واسطے لائق ہے جیسے بتھوہ کے ساگ کو چبانا یا عدس اور سرکہ اور جملہ اقسام حرام مغز کے جب آب بہ سے ملا کر مستعمل ہوں خصوصاً اونٹ اور گوسالہ کے حرام مغز کو اور سیب ترش یا خام اسی طرح ناشپاتی اور زعرور یعنی آلوچہ اور بہی اور عناب اور اطراف انگور اور خبازی بستانی سوکھی ہوئی اور آرو عدس اور آرو ترنج ان سب سے قوی تر وہ ذرور ہے جو مازو اور طباشیر اور گل سرخ اور اقاقیا وغیرہ سے بنایا جائے مامیران کا جب قوابض کے ہمراہ استعمال کیا جائے عجیب قوت اس میں ہے اور کافور کی منفعت قلاع میں زیادہ ہے بارد قسم میں قلاع کی ادویہ جالیہ مجففہ خصوصاً بلغمی قلاع پر ان ادویہ کو لگانا چاہیے اور محللات جن میں قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور تجفیف بھی کریں خصوصاً قلاع سوداوی میں جیسے آرو کرسنہ اور شہد ہمراہ تلخہ سنگ پشت زرینہ کے زیادہ نافع ہے خصوصاً واسطے لڑکوں کے جب سرکہ ملا کر استعمال کیا جائے اور قلاخبث کے واسطے زاج اور سرکہ اور اگر قلاع اور قروح خبیثہ سڑنے اور روائح میں زیادہ ہیں اس وقت زنگار ہمراہ قلقطار اور مازو اور مویز منقیٰ کے یا مازو اور شب اور گلنار ہم وزن اقراص مون سا اور کحل طرحماطیقون ہمراہ کسی عصارہ قابضہ کے جیسے عصارہ انگور ادویہ مشترکہ واسطے اکثر اقسام قلاع کے شب اور مازو دونوں پسے ہوئے جیسے ذرور پیسا جاتا ہے او مثل غبار کے باریک ہو کہ منہ میں نرم نرم اس کی مالش کی جائے مازو جملہ اقسام قلاع کو جو خبیث ہو نافع ہے خصوصاً جب سرکہ اور نمک میں پختہ کیا جائے اور لڑکوں کے قلاع میں اس کی کلی کرائی جائے ضماد مازریون کو خاصیت ہے قلاع ردی میں اور یہ دوا ادویہ مشترکہ سے ہے جملہ اصناف قلاع کے واسطے اسی طرح بستان افروز ماء نخالی اور وردی سوختہ بھی اسی طرح ہے قلاع سوداوی اور سیاہ رنگ کا قلاع اسے نفع کرتی ہے یہ دوا کہ سرکہ میں زبیب خسہ برآوردہ اور انیسون کو ملا کر طلا کریں پھر اگر ورم بھی ہمراہ قلاع کے ہو اس مرہم کا استعمال کریں آب بادروج ایک سکرجہ روغن گل نصف سکرجہ عدس نصف سکرجہ زعفران دو مثقال ان سب کو ملا کر مرہم

تیار کریں کثرت بزاق اور لعاب کی اور نیند میں منہ سے رطوبت کا زیادہ برآمد ہونا کبھی یہ بات کثرت حرارت اور رطوبت سے خصوصاً رطوبت معدہ سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی تنہا غلبہ حرارت سے جیسے کہ روزہ دار کے منہ سے پانی بہت چھوٹتا ہے اور جو شخص غذا میں کمی کرے اور جو شخص کہ اسے غذا بہم نہ پہنچے ہر وقت اس کے منہ سے پانی چھوٹتا ہے تا اینکہ جب کچھ کھالے اس وقت آمد بزاق کی رک جاتی ہے اور کبھی برودت اور بلغم کی زیادتی سے بھی بزاق کی زیادتی ہے علاج اگر حرارت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ اول فصد باسلیق کی کھولیں اور ربوب حامضہ اور فواکہ باردہ اور نبیذ جو کہنہ نہ ہو اس میں بہت سا پانی ملا کر استعمال کریں اور گوشت کے سبک اقسام جیسے گوشت بزغالہ اور طیر کا گوشت غذا میں تجویز کریں اور ہمیشہ سلافات قابضہ جو عدس اور سماق وغیرہ سے تیار کئے جائیں استعمال کریں اور اگر برودت اور بلغم سے کثرت بزاق کی ہو ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ قے کا استعمال اسی طور سے کریں جو طریقہ ہم بیان کر چکے ہیں اور یہ دوا استعمال کریں ایارج فیقرا دو درہم ملح ہندی دو دانگ انیسون نانخواہ ہر واحد ایک دانگ سکنجبین عنصلی خواہ سکنجبین بزوری ملا کر استعمال کریں اور اس کے بعد جوارشات اور تریاقات اور جوارشات حارہ کا استعمال کریں غذا ایسے مریض کی چوزہائے گرم جو اقادیہ اور خردل اور ثوم ڈال کر پختہ کریں اور رات کو کعک ہمراہ مری نبطی کے اس کے بعد آب گرم جرعہ جرعہ کر کے پلایا جائے اور سو اٹھکر مسواک کرے معالجات جیدہ اور مشترکہ سے یہ ہے کہ ہر روز ایک درہم ملح جریش کاسنی تازہ کے ساتھ تناول کریں اس کے بعد اطریفل صغیر کو استعمال کریں اور ہمیشہ مسواک دیر تک کرتا رہے میں نے موش بریان کا امتحان کیا اسے نافع پایا خصوصاً صبیان کے واسطے ماکولات کی بدبو کو دور کرنا بعض قسم کے ماکولات کے کھانے کے بعد منہ سے بوئے بد آنے لگتی ہے اس بدبو کے دور کرنے کے واسطے سداب کا چبانا یا برگ علیق کا جو ایک خاردار درخت ہے مفید ہے اور اس کے بعد خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور سعد

قسم کی شراب ہے اس کے ذریعے سے گولیاں تیار کریں ادویہ بسیطہ مجربہ کندر اور عود ہندی اور قرفہ اور پوست اترج اور گل سرخ کافور صندل قرنفل کبابہ مصطگی بسباسہ جوزا بوا بخ اذخر اور ارمال جو ایک لکڑی شبیہ تج کے ہوتی ہے اور راشنہ اظفار الطیب قاقلہ قلنجمشک برگ اترج اور سنبل نارمشک زنجبیل اور تمام ادویہ جو نقشہ جات ادویہ مفردہ میں مل سکتے ہیں اور گوندھنے کے ادویہ جن میں ان کے قرص وغیرہ تیار ہوں میبہ اور میسوسن اور عصارہ اترج ہے منہ کا کھلا رہ جانا اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ منہ کھلا رہ جاتا ہے تو سبب یہ ہوتا ہے کہ بڑی بڑی سانس لینے کی ضرورت اور حاجت ہوتی ہے کسی التہاب اور بھڑک کی وجہ سے جو اندر اعضائے نفس کے ہوتی ہے یا تنگی اور خناق کی وجہ سے منہ کی یہ کیفیت ہوتی ہے یا عضل فم میں ضعف آ جاتا ہے اس وقت سوتے وقت وہ عضلہ اپنا فعل اچھی طرح نہیں کرتا ہے یہ کیفیت منہ کی امراض حادہ میں نہایت ردی ہے زبان کے رنگ سے استدلال کرنا اس کے بیان کے مناسب اور مقامات ہیں یعنی جس وقت ہم امراض حادہ کا بیان کریں گے۔

فن ساتواں دانتوں کے احوال کا بیان

اور اس فن میں ایک ہی مقالہ ہے اوپر معلوم ہو چکا کہ ہم نے دانتوں کی تشریح اور منافع کو فن کلیات میں بیان کر دیا ہے اسی جگہ اس کو دیکھنا چاہیے اور یہ بھی معلوم رہے ہ دانت بھی اسی قسم کی ہڈی ہیں جس میں حس موجود ہے اور وہ حس ایک عصب دماغی سے آتی ہے جو نرم اور لین ہے جب دانت کو کوئی الم اور اذیت پہنچائی جائے ضربان اور اختلاج جو کچھ ان میں عارض ہوتا ہے محسوس ہوتا ہے اور بیشتر ایک حکہ اور دغدغہ سا معلوم ہوتا ہے کبھی دانتوں میں امراض چند میں سے کوئی ایک مرض عارض ہوتا ہے جیسے استرخا اور قلق اور انقلاع اور نتویا جوہر دندان میں تغیر لون پیدا ہوتا ہے خواہ زردی سی دانت کے اوپر جم جاتی ہے اور تاکل او تعفن اور تکسر بھی دانتوں میں عارض ہوتا ہے اور اوجاع شدیدہ او رحکہ بھی ان میں ہوتی ہے اور کبھی ضرس کا مرض پیدا ہوتا

ہے اور یہ مرض ایک قسم اوجاع دندان سے ہے اور بسبب اس کے شیریں اور ترش چیز چبانے سے عجز پیدا ہوتا ہے اور سرد اور گرم چیزوں سے ضرر پہنچنا اور تھوڑی دیر تک بھی ان دونوں اشیاء کا منہ میں رکھنے کو گوارہ نہ کرنا خواہ ایک کا یہ بھی پیدا ہتا ہے کبھی مقدار میں دانتوں کے تغیر یا بالطبع پیدا ہوتا ہے کہ دانت بڑھ جاتا ہے لول میں خواہ اقطار ثلثہ میں بڑا ہوتا ہے یا گھس کر باریک ہو جاتا ہے اور صغیر ہو جاتا ہے کبھی دانتوں میں ایک قسم کا ورم پیدا ہوتا ہے اور کچھ عجب نہیں ہے اس لئے کہ جو چیز تمدد کو بذریعہ نمود ینے غذا کے قبول کرے یعنی جس چیز میں غذا پہنچے اور اس کے پہنچنے سے وہ مقدار میں بڑھے تو کیا بعید ہے کہ اسی شے میں قبول تمدد بوجہ فضول کے بھی پیدا ہوا اور اگر دانت قابل مواد نافذہ کے نہ ہوتے اور وہ مادہ غذائی مقدار میں دانتوں کو زیادہ نہ کرتا تو سبزی اور سیاہی جو اعراض مواد نافذہ سے ہے اس کو بھی قبول نہ کرتے اور یہ سبزی اور سیاہی فقط نفوذ فضول سے دانتوں میں پیدا ہوتی ہے مترجم کہتا ہے اس مقام پر شیخ نے دانتوں کے جوہر میں ورم پیدا ہونے کا ثبوت دیا ہے اور خلاصہ استدلال یہ ہے کہ جب دانت قبول غذا کر کے نمو پاتے ہیں اور بڑھتے ہیں تو مادہ دری جو منافی طبیعت ہے اسے بھی قبول کرنا کیا دشوار ہے یعنی اگر غذا کا نفوذ دانتوں میں مسلم ہے تو نفوذ فضول منافی طبع کا ضرور ہو سکے گا اس لئے کہ قابلیت نفوذ کی ثابت ہوگئی اور جملہ اعضائے بدنی جن میں حلول حیات ہے ان کا یہی طرز ہے کہ جو عضو غذائے ملائم کو قابل ہے وہ فضول غیر ملائم کی بھی قابلیت نفوذ رکھتا ہے اب رہا ثبوت اس امر کا کہ دانت بذریعہ غذا کے نمو پاتے ہیں اس کو شیخ نے یوں ثابت کیا کہ اکثر دانت کا رنگ سبز خواہ سیاہ ہو جاتا ہے اور حامل الوان جوہر غذائی ہے یعنی عرض کا کسی شے میں سرایت کرنا بدون سرایت و نفوذ معروض کے محال ہے مثلاً شیرینی مزہ کی کسی شے میں ہو اور جوہر حلو اس میں نہ ہو ایسا نہیں ممکن ہے پس لازم ہوا کہ جوہر غذا جو معروض اور حامل خضرت و سوا ہے وہ بھی دانتوں میں نفوذ کرتا ہے اور اس استدلال سے کبرے دلیل اول ثابت ہو گیا متن

دانتوں کی خلقت خدا نے ایسی کی ہے کہ ہمیشہ قابل نمو اور زیادتی کے ہیں اور یہ نمو او زیادتی دانتوں میں اس مصلحت سے تجویز کی گئی کہ رگڑنے اور پیسنے سے جس قدر دانت گھس جائیں اکا بدل نمو اور زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا رہے اور یہاں تک دانتوں کے بڑھنے اور نمو پانے میں حکمت بالغہ الہیہ کا اہتمام ہے کہ اگر کوئی دانت ازخود گر جائے خواہ اکھاڑ ڈالا جائے اس کے مقابل اور محاذی جو دانت ہوتا ہے وہ طول میں بڑھ جاتا ہے او یہ طول میں زیادہ ہونا اس وقت ہوتا ہے کہ زیادتی تو اس دندان محاذی میں ہوتی ہو مگر ان سحاق اور پیسنے کے مقابل نہ ہو سکے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دانتوں کے مزاج پر کبھی بذریعہ لثہ کے استدلال کیا جاتا ہے کہ صفراوی اور مری ہیں یا سفید بلغمی یا سرخ دموی یا کموودت اور سواد کے ہونے سے دانتوں کا مزاج سوداوی ہے حفظ اسنان جس شخص کو اپنے دانتوں کی سلامتی اور حفاظت مطلوب ہو اس کو لازم ہے کہ آٹھ چیزوں کی رعایت کرے پے در پے غذا اور طعام اور شراب کے معدہ میں فاسد ہونے سے احتراز کرے اور وہ شے کھانے پینے میں اختیار نہ کرے جو قابلیت فساد کی رکھتی ہے جیسے دودھ اور مچھلی نمک سود خواہ صحنا جو ایک قسم کی نانخورش مچھلی سے بنائی جاتی ہے خواہ بسبب سوء تدبیر کے وہ غذا اگرچہ قابل فساد نہ ہو مگر فاسد ہو جائے چنانچہ اپنی جگہ پر اس سوء تدبیر کا بیان ہو چکا ہے۔ زیادہ اصرار اور خوگری قے کرنے پر نہ کرے خصوصاً جو شے کہ بذریعہ قے کے برآمد ہو وہ ترش ہو کہ اس سے بھی دانتوں کو ضرر پہنچتا ہے۔ گوند اور چپکتی ہوئی شے کے چبانے سے بھی احتراز کرے خصوصاً وہ شے اگر شیریں ہو جیسے ناطف اور انجیر چسپندہ۔ سخت چیز کا دانتوں سے توڑنا اس سے بھی احتیاط کرے۔ مضرسات اور درودری اور کرکری چیزوں کے منہ میں ڈالنے سے احتیاط کرے۔ بہت سرد اور زیادہ گرم اشیاء کے استعمال سے احتیاط کرے خصوصاً زیادہ سرد چیز سے۔ دانتوں کے مانجنے اور صاف رکھنے میں تو ہمیشہ مصروف رہے مگر اتنی زیادہ صفائی جو عموء کو مضر ہو یعنی جس سے گوشت درمیانی دانتوں کا کٹ جائے خواہ

رگڑ جائے اس سے پرہیز کرے کہ اس مبالغہ سے دانت کی جڑ نکل آتی ہے خواہ دانت ہل جاتے ہیں۔ ان چیزوں سے اجتناب کرے جو بالخاصیت دانتوں کو مضر ہیں جیسے کراث کہ شدید ضرر دانتوں کو اور لثیر کو اس سے پہنچتا ہے اسی طرح اور جملہ اشیاء جو مفردات ادویہ میں مذکور ہیں مسواک کرنا درجہ اعتدال پر واجب ہے لیکن اتنی زیادتی نہ کرنی چاہیے کہ چمک دانتوں کی اور ان کی آبداری جاتی رہے اور دانتوں کو آمادہ قبول نوازل پر کر دے اور قابلیت قبول ان انجرہ کی پیدا کرے جو معدہ سے صعود کرتے ہیں اور اس قدر زیادہ مسواک کرنے سے خطرہ دانتوں کے گر جانے کا ہے اور جب درجہ اعتدال پر مسواک کا استعمال کیا جائے موجب تقویت دندان اور عمور کے ہوگا اور نجر اور بدبو کو دور کرتا ہے اور طیب و نکہت پیدا کرتا ہے افضل ترین اقسام میں لکڑیوں کے واسطے مسواک بنانے کے وہ لکڑی ہے جس میں قبض اور تلخی ہو سوتے وقت ہمیشہ تدہین دندان کا التزام کرے اگر تبرید مطلوب ہو روغن گل وغیرہ اور اگر تسخین منظور ہو روغن بان اور ناردین سے تدہین کرے اور کبھی دونوں کے ملانے کی حاجت ہوتی ہے اولی یہ ہے کہ پہلے شہد کی مالش کرے اگر دانتوں میں برودت کا خلل ہو یا شکر کی مالش کرے اگر مزاج اسنان کا مائل برودت کی طرف ہو یا حرارت کی کمی ہو یہ دونوں ادویہ جامع فضائل اور اوصاف محمودہ کے ہیں جلا اور تغریہ اور تسخین اور تنقیہ سب کچھ ان سے حاصل ہوتا ہے مگر شکر میں بہ نسبت شہد کے یہ اوصاف کم ہیں طبرزد کو پیس کر اور شہد ملا کر اگر مالش کی جائے جلا اور تنقیہ اور استواری لثہ پیدا کرے گا اس کے بعد پھر روغن کا ملنا بطور مذکور ولازم ہے صحت دندان کی حفاظت اس سے بھی ہوتی ہے کہ مہینے میں دو مرتبہ مضمضہ کرے اس پانی سے جس میں بیخ یتوع کو جوش دیا ہو کہ یہ دوا بہت عمدہ ہے اور جو اس کا استعمال ہمیشہ کرے درد دندان سے محفوظ رہے گا اسی طرح سری خرگوش کی جلا کر اس کا منجن ملنا اسی طرح نمک کو شہد ملا کر اور جلا کر استعمال کرنا یا بدون جلائے ہوئے اور جلایا ہوا زیادہ مفید ہے اور لازم ہے کہ نمک اور شہد کو ملا کر گولی باندھ لے اور

ایک کپڑے میں رکھ کر دانتوں کو اس سے ملے اسی طرح ترمس سے دانتوں کو ملنا اسی طرح شب یمانی میں کسی قدر مرمکی ملا کر خصوصاً اگر پھٹکری کو سرکہ ملا کر جلا دیا ہو جب دانت ان ادویہ سے مل لئے جائیں اس کے بعد شہد کی مالش کرنی ضرور ہے یا شکر کی بعد ازاں اوہان سے دلک کرنا چاہیے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے اگر دانتوں پر نزلہ گر رہا ہو اس وقت منہ میں جوشاندہ اشیاء قابضہ کا رکھنا ضرور ہے اور ہمیشہ پھٹکری اور نمک جلا کر اس پر چھڑکتا رہے بیان عام علاج دندان اور ادویہ مناسب دندان کا ادویہ جو دانتوں کے لئے چیدہ ہوئی ہیں ان میں بعض ادویہ تو حافظ صحت ہیں اور بعض ادویہ سے علاج امراض دندان کا کیا جاتا ہے اور چونکہ جوہر دندان کا یابس ہے پس جو دوا کہ حفظ صحت دانتوں کی کرے اور ان کو اکثر کیفیت مناسب پر مزاج اصلی کی طرف پھیر لائے وہی درکار ہے کہ وہ دوا مجفف ہو گرم خواہ سرد اویہ کی تو اسی وقت ضرورت ہو گی جب مزاج دانتوں کا ایک کیفیت سے منحرف ہو کر دوسری طرف پہنچے ادویہ مناسبہ جو مصالح دندان کے لائق ہوں وہی ہیں جو تجفیف کے ساتھ حرارت اور برودت میں معتدل ہوں جو دوا دانت کے واسطے درکار ہے وہ مجفف ضرور ہوتی ہے سو اس دوا کے جو دانتوں میں بضرورت کسی مرض اور عارضہ کے مستعمل ہو کہ اس کا سی کیفیت پر ہونا چاہیے جو مقتضائے مرض اور عارضہ کا ہے پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ دوائے مجفف بارد یابس بھی ہوتی ہے اور حار یابس بھی ہوتی ہے افضل دوا جو دانتوں کے واسطے درکار ہے وہی دوا ہے جس میں تجفیف اور نشف رطوبت واسطے جلا دینے کے ہو اور جو فضول دانتوں کی طرف دفع ہوں ان کو باعتدال تحلیل کر دے اور جو مادہ دانتوں کی طرف کھچتا ہو اسے روکے مجففات ارہ خواہ مائل بہ برودت ایسے ادویہ ہوں جو تضرلیس پیدا نہ کریں اپنی ترشی خواہ عفوصت کی وجہ سے جیسے انگور خام اور حماض اترج اور وہ ادویہ سک اور کافور اور صندل اور گل سرخ اور تخم گل اور گلنار دم الاخوین طرفا اور مازو کہربا اور موتی اور فوفل آرو جو اور ریشہ درخت توت برگ طرفا بیخ خماض ادویہ حارہ خواہ مائل

یہ حرارت کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جن کی حرارت اصلی اور ذاتی ہے دوسرے وہ جن کی حرارت مکتسب اور کسی دوسری شے سے حاصل ہوئی ہے اصلی حار دوا جیسے نمک سوختہ اور شیح سوختہ اور سعد مجمی اور محرق اور دار چینی زوفا فقاح اذخر ثمرۃ الفکر اور ان سے قوی تر پوست بیخ کبر اور عود اور مشک اور پرسیاؤشان گرم کی ہوئی اور سوختہ اور سرداور ابہل اور ساذج اور شاخ گوزن سوختہ اور غیر سوختہ اور فودنج اور خاکستر فودنج او مصطگی اور زجاج سوختہ اور بورق کی خاکستر زراوند مدحرج اور خاکستر پوست چوب انگور اور خاکستر خرگوش کی سری کی اور چیتہ کے سر کی جوادویہ حار بقوت مکتبہ ہیں یعنی حرارت کو دوسری چیز سے حاصل کرتے ہیں جیسے خاکستر مازو کی اور اگر مازو جلا کر سرکہ میں بجھائیں معتدل حرارت اور برودت میں ہوگا یا خاکستر چوب انگور اور خاکستر قصب سوختہ اور رازیں قبیل اور چیزوں کی خاکستر معتدل ادویہ جیسے شاخ گوزن سوختہ جب دھو ڈالی جائے یا جوزولب یعنی چنار جو درخت صنوبر کا ہے بعض ادویہ وہ ہیں جو ترکیب دینے سے تیار ہوتے ہیں جیسے آرو جو کہ نمک اور میسوسن سے گوندھا جائے بعد اس کے جلایا جائے اور چھوارا قطران میں گوندھ کر جلایا ہو کہ خاکستر ہو جائے اور پھر اس پر میسوسن کو چھڑیں مجرب منجن یہ بھی ہے شاخ گوزن سوختہ دس درہم برگ سرو دس درہم جوزولب مسلم بیخ بطا قلیون یعنی سنبھالو کی جڑ دس درہم پرسیاؤشان سوختہ پانچ درہم گل سرخ زیرہ برآوردہ تین درہم نرم نرم پیس کر سنون تیار کریں سنون آخر شاخ گوزن سوختہ اور کز مازج اور سعد او گل سرخ اور سنبل الطیب ہر ایک ایک درہم ملح اندرانی چہارم درہم کا اس کا منجن تیار کرو ابواب آئندہ میں اور بہت سے منجن ہم بیان کریں گے اور بہت سے نسخہ جات سنون کے قرابادین میں مذکور ہیں اور اب ہم ابتدائے بیان علاج کر کے کہتے ہیں کہ دانتوں کا علاج مجففات سے کرنا یہی علاج صحیح ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا او مسخنات اور مبردات سے علاج کرنا اس کی حاجت بروقت انحراف شدیدہ کے حد اعتدال سے ہوتی ہے ادویہ مخصوصہ دندان یا منجن کے

اقسام سے ہیں یا چبانے کی دوائیں یا لطوخات اور لیپ کے اقسام سے ہیں جو دانتوں پر خواہ جبڑے پر لگائیں جاتی ہیں اور یا مضمضہ کے اقسام سے ہیں یا دلوکات یعنی مالش کرنے کی ادویہ اور بعض ادویہ ایسی جو منہ میں دیر تک بھری رہتی ہیں اور بعض اقسام کمادات یعنی سینک کرنے کی دوا اور بعض کادیات میں اور قالعات اور بخورات اور سعوطات اور قطورات جو کان میں ٹپکائے جاتے ہیں اور استفراغات جو مادہ کو فصد اور حجامت سے نکال دیں اقرب مواضع سے اسی طرح بعض ادویہ اسنان محللہ میں اور بعض مبردہ اور بعض مخدرہ اور مخدرات جس وقت دانتوں کے علاج میں مستعمل ہوں خطرہ بہت کم ہوتا ہے مگر بکثرت ان کے استعمال سے اکثر جوہر دندان فاسد ہو جاتا ہے اسی طرح ادویہ شدیدۃ التحلیل اور جو بشدت تسخین پیدا کریں کہ ان کا استعمال شدت ضرورت میں کرنا چاہیے جیسے حنظل اور خربق اور قثاء الحمار وغیرہ اور اس کا بھی لحاظ کرنا واجب ہے کہ زیادہ مسخن اور محلل دوا اور اسی طرح ادویہ مخدر اندر شکم کے نہ جانے پائیں اکثر دانتوں میں کسی باریک برمہ وغیرہ سے سوراخ کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مادہ موذی پھیل جائے اور دوائے استعمال شدہ قصر دندان تک پہنچ جائے سرکہ اگرچہ مضر ہے لیکن ادویہ مسخنہ اور مبردہ دونوں میں پڑتا ہے مبردہ میں تو اس واسطے سرکہ پڑتا ہے کہ بذات خود سرکہ کی تبرید پیدا کرتا ہے اور نفوذ اچھی طرح کرتا ہے اور ادویہ مسخنہ میں بغرض نفوذ کے ڈالا جاتا ہے اور بھی اس غرض سے کہ بوجہ تقطیع کے معین تحلیل پر ہوتا ہے اور جو ضرر رسانی سرکہ کی بہ نسبت دانتوں کے ہے اس وقت کہ جب ہمراہ ادویہ مذکورہ کے مستعمل ہوا نہیں ادویہ کی آمیزش سے اس میں کمی ہوتی ہے اوجاع اسنان یہ بھی جاننا چاہیے کہ دانتوں میں درد کبھی اسی سبب سے پیدا ہوتا ہے جو بیخ دندان میں ہے اور ان دونوں اقسام میں تفرقہ کرنا اور تمیز کرنی ایک کی دوسری سے اکثر معالجین کو دشوار ہوتی ہے حالانکہ دونوں قسم کے علاج کا طریقہ الگ الگ ہے اسباب اوجاع دندان یا سوءمزاج ساذج بارد ہو خواہ گرم ہو یا خشکی جو بے غذائی سے

پیدا ہوتی ہے جس طرح مشائخ میں ایسی ہی کیفیت ہوتیہے اور سوءمزاج رطب ان میں سبب اس درد کا ہونہیں سکتا چنانچہ اپنے مقام پر معلوم ہوگا یا سوءمزاج مذکور ہمراہ کسی مادہ کے یا ریح کے ہوکر سبب درد دندان کا ہوتا ہے اور مادہ یا تو سبب کثرت مقدار کے درد پیدا کرتا ہے یا بوجہ غلظ کے یا بوجہ حدت کے اور کبھی مادہ نفس جوہر دندان میں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی مادہ اکال ہوتا ہے او کبھی دود یعنی کرم پیدا کرتا ہے مبدا مادہ کا یا معدہ ہے یا سر ہے یا دونوں مقام اور اگر تمام بدن ایسے مادہ سے پر ہو اس وقت بھی دانتوں کی طرف مادہ انہیں دونوں طرف سے آئے گا کبھی درد دانتوں میں حمیات حادہ سے پیدا ہتا ہے بر سبیل مشارکت کے سوءمزاج میں جب کسی کرم خوردہ اور نا درست دانت میں خواہ اس کے نیچے درد پیدا ہو اور ضربانی بھی ہو اس دانت کی جڑ میں فضلہ خام موجود ہوگا پہلے ورم اور درد کا علاج کرکے بعد ازاں اس دانت کو اکھیڑ ڈالو علامات خوب تامل کرکے ملاحظہ کرنا چاہیے کہ درد دندان کے ہمراہ ورم لثہ بھی ہے یا نہیں خواہ اطراف لثہ میں ورم ہے اگر ورم لثہ میں ہو اس وقت اکثر یہی حکم کرنا چاہیے کہ سبب مرض نفس دندان میں نہیں ہے اسی طرح اگر لثہ کے دبانے سے درد ہوتا ہے جب بھی وہی حکم کرنا چاہیے اور اگر ورم لثہ میں نہ ہو اس وقت سبب مرض یا نفس جوہر دندان میں ہے یا اس عصب میں جو بیخ دندان پر ہے پھر اگر ورم خواہ تا ک خود دندان میں محسوس ہو تو مادہ اسی میں ہوگا اسی طرح اگر درد کا امتداد اور پھیلاؤ طول میں دانت کے ہوتا ہے جب بھی مادہ جوہر دندان میں ہے اور اگر الم کا احساس غور اور اندرون کی طرف ہو اس وقت معلوم کرو کہ مادہ عصبہ مذکورہ میں ہے جو بیخ دندان میں پہنچا ہے خصوصاً اگر درد عمور اسنان تک پھیلا ہوا ہو یا فک اور جبڑے تک پہنچتا ہو اور مثل ضرس کے محسوس ہو مزاج حار خواہ بارد پر دانتوں کے استدلال انہیں علامات سے کرنا چاہیے جو ہم نے اوپر بیان کردیے ہیں اور یبوست مزاج کی ضمور اور پتلی ہونے سے دانت کے اور قلق جو دانتوں میں ہو پہچاننا چاہیے اور ریحی درد کی شناخت یہ ہے کہ درد ایک جگہ سے

دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے اور تمدید اس میں پیدا ہوتی ہے اور مادہ غلیظہ سے جو درد ہوگا وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوگا بدون اس کے کہ حرارت یا برودت ظاہر ہو اور خلط حاد سے جو درد ہوگا دموی خلط ہو یا صفراوی اس میں ایذا بسرعت ہوگی اور وجع یعنی درد جلد جلد اٹھے گا اور سوئیاں سی ہر وقت چبھتی ہوں گی اور رنگ کا تغیر مشابہ رنگ خلط کے ہوگا اور حرارت حادہ بروقت چھونے اور ملمس کرنے کے پیدا ہوگی اس امر کی شناخت کہ یہ خلط معدہ سے آتی ہے یا دماغ سے یوں کرنی چاہیے کہ امتلا دماغ میں ہے یا معدہ میں اگر سبب وجع اور درد کا لثہ میں ہے اوکھیڑنا دانت کا کچھ علاج کافی نہ ہوگا بلکہ اوکھیڑنے کی حاجت نہ ہوگی اور اگر درد خاص دانت میں ہوگا اوکھیڑنے سے دور ہو جائے گا اور اگر عصبہ میں ہوگا کبھی اکھیڑنے سے دور ہو جائے گا اور کبھی نہ دور ہوگا اور جب زائل ہوگا اس کا سبب یہی ہوگا کہ طبیعت خواہ دوا جو خادم طبیعت ہے ایسے مادہ کو جس کی تحلیل مطلوب ہے ایسی وسیع جگہ میں پائے گی جو وسیع اور کشادہ ہو اور پہلے وہ مادہ گھٹا ہوا اور محسوس دانت میں تھا اب کہ جگہ وسیع اس مادہ کے پھیلنے کی ملی اور طبیعت نے بذریعہ اعانت دوا کے اس کی تحلیل کر دی لہذا درد زائل ہوگیا علاج اگر یہ درد بشرکت کسی عضو کے ہو ابتدائے معالجہ تنقیہ سے اسی عضو مشارک کے کرنا چاہیے فصد کرنے سے تنقیہ مناسب ہو خواہ اسہال کے ذریعہ سے اور اسہال ایارج فیقرا اور شحم حنظل یا سقمونیا یا نقوعات اور غرغرہ جو سر کا تنقیہ کرتے ہیں اگر مادہ سر میں ہو اور اگر لثہ میں ورم محسوس ہو اور عمور دندان میں فصد سے ابتدائے علاج کریں اور اسہال سے بقدر قوت اور بحسب شرائط مندرجہ بالا اور جملہ اقسام ورم عصارات مبردہ اور سلاقات وغیرہ کو منہ میں رکھیں اوانہیں مبردات میں کسی قدر کافور شریک کریں جو بافراط قابض نہ ہو جائیں اور بیشتر روغن گل او مصطگی خواہ زیت انفاق یا روغن آس اس پر اقتصار کرنا کافی ہوتا ہے اور نبیذ زبیب کہنہ اور روغن گل جو خام ہو بھی نافع ہوتا ہے اس طرح کہ نبیذ کو روغن مذکور میں خوب طرح جوش دیں اور منہ میں رکھیں بعد ان تدبیرات کے رفتہ رفتہ محللات منضجہ

کے استعمال کو تجویز کریں اور لحاظ رہے کہ محللات قوی میں سے کوئی مقدار اندر شکم کے نہ جانے پائے اور استفراغ مادہ میں بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ اہتمام کریں کہ نفس عضو سے استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ دانت کی جڑ پر جونک لگائیں یا اس رگ کی فصد کریں جو زیر زبان ہے خواہ حجامت زیر لحیہ کی کریں اگر درد میں شدت ہو لازم ہے کہ عاقر قرحا اور کافور بیخ دندان پر چسپاں کریں اور جب کھل جائے پھر چسپاں کریں اور اگر درد کی شدت بڑھ جائے افیون اور روغن گل کی اکثر حاجت ہوتی ہے مگر جب تک افیون کے لگانے سے بچاؤ ہو سکے اور جس قدر بچانا ممکن ہو اس کا ترک ہی اولی ہے بلکہ انضاج مادہ کی طرف اشتغال اور توجہ کرنا چاہیے اگر سبب خود دانت میں ہو یا عصبہ مذکورہ میں اور وہ سبب مادہ نہ ہو بلکہ سوءمزاج ہو اس کا علاج ان ادویہ دندان سے کرنا چاہیے جو ضد مخالف اسی سبب کے ہوں پھر اگر سوءمزاج اور ضعف دندان کا یہ سبب ہو کہ کسی گرم شے کو دانت سے کاٹا ہے پہلے کسی روغن بارد کی کلی کرنی چاہیے جو نیم گرم ہو پھر اسی روغن کو بارد بالفعل کر کے مضمضہ کریں اور اگر کسی سرد چیز کے کاٹنے سے یہ سوءمزاج پیدا ہوا ہے ادہان حارہ جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور زردی بیضہ کو بریان کر کے گرم گرم اس کو دانتسے کاٹنا اور دونوں تدبیریں دونوں قسم کے سوء مزاج حار اور بارد میں نافع ہوتے ہیں پھر اگر سبب ساذج یبس اور خشکی ہو زبد اور چربی بط کی مالش کرنی نافع ہوتی ہے اور اگر سبب درد کا کوئی مادہ ہے کسی قسم کا کیوں نہ ہو حاد مادہ ہو یا غلیظ یا کثیر ہو استفراغ مادہ بقدر اسی مادہ کے ضرور ہے اور ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید پیدا کرے اور رادع ہو جمیع اقسام میں اختیار کرنی چاہیے اگرچہ ایسی دوا مادہ حارہ میں اختیار کرنی زیادہ تر واجب ہے اور مادہ غلیظ کمتر اس کا استعمال کرنا چاہیے رادعات قویہ میں سے اور خصوص مواد کے بارہ میں شب سوختہ جو سرکہ میں بجھائی جائے اور اسی قدر نمک دونوں اچھی طرح پیس کر استعمال کریں بعد اس کے شراب سے مضمضہ کریں ردع مادہ کے واسطے مازو ہمراہ سرکہ کے بھی صلاحیت رکھتا ہے اگر

رکھیں کہ لعاب کثیر برآمد ہو انہیں ادویہ میں سے مضوغات یعنی چبانے کے ادویہ ہیں کہ وہ بھی ادویہ مذکورہ سے بنائے جاتے ہیں اور منجملہ مضوغات کے ایک نسخہ یہ ہے فوتنج کوہی اور عاقرقرحا اور فلفل ابیض اور سرکہ ان کو ربیب کے ساتھ گوندھیں او گولیاں بنا کر ایک ایک گولی کو چبائیں انہیں ادویہ میں سے لطوخات ہیں اوطلا کرنے کی ادویہ اور لضوقات او اضمدہ جوادویہ محللہ مشہورہ سے بنائے جاتے ہیں اور فراہم کرنا ان کے اجزا کا ایسی شے سے ہوتا ہے جو لسدار ہو اور قوام چسپان رکھتی ہو جیسے شہد اور قطران یہ ادویہ دانت پر ملے جاتے ہیں خواہ اسی پر چسپاں کردیتے ہیں یا بیخ دندان پر رکھ دیتے ہیں مجرب یہ دوا ہے کہ مفر ختہ خوخ اور نصف وزا اس کے فلفل لے کر قطران سے ملا کر دانت پر ملیں یا اس پر چپکا دیں خواہ تنہا تریاق کا لطوخ تیار کریں یا حلتیت کا فقط لطوخ کردیں خواہ سنجر نیا یا اسطنجان یا شورسطیحان یا شونیز کو پیس کر زیت ملا کر لطوخ تیار کریں یہ بھی مجرب دوا ہے کہ مر اور فلفل اور عاقرقرحا اور مویزج اور زنجبیل ہر واحد ایک جزو بورہ ارمنی ڈیڑھ جزو نرم نرم پیس کر دانتوں پر اولثہ پر مالش کریں کہ اس دوا سے خوب نفع ہوتا ہے کبھی لحیہ پر خطمی اور بابونہ اور شبت اور حلبہ تخم کتان ہمراہ طبیخ شبت یا روغن شبت کے ضماد کیا جاتا ہے جالینوس نے کہا ہے یا گمان کیا ہے کہ جگر سام ابرص کا اگر اس دانت پر رکھا جائے جس میں درد ہو خواہ متاکل ہو فورا درد ساکن ہو جائے گا انہیں ادویہ میں سے کمادات ہیں جو خارج سے مستعمل ہوتے ہیں لیکن ان کا استعمال یا قبل از طعام کرنا چاہیے دو گھنٹہ پہلے اور بعد طعام کے چار گھنٹہ کے بعد اور اس دوا کی حاجت شدت درد میں ہوتی ہے جیسے نمک اور باجرہ سے سینکنا خواہ زیت گرم خواہ موم گداختہ سے تکمید کرنی اور کبھی فقط گرم رکھنے کی غرض سے پے در پے سینکتے جاتے ہیں تا کہ مادہ اسی طرح کھنچ کر آجائے پھر جب لحی اور داڑھی کے مقام پر ورم آگیا درد دانت کا ٹھہر جاتا ہے خصوصاً اگر اس وقت روغن جوش کردہ سے دانت کو داغ دیں انہیں ادویہ میں سے کاویات جو داغ کرنے کی تدبیر میں کام

آتے ہیں جیسے زیت کو بعض ادویہ محللہ مذکورہ کے ساتھ جوش دیں خواہ تنہا زیت کا استعمال کریں یا مسلہ یعنی جوال دوز لے کر گرم کریں اور اسی زیت میں ڈبوئیں اور کسی انبوبہ درست کے اندر جوال دوز کو رکھ کر اس دانت تک پہنچائیں جس میں درد ہو رہا ہے اور داغ اسی سے لگا دیں اور جو گوشت اور دانت وغیرہ گرد میں اس دانت کے ہیں جس کو داغ دینا منظور ہے اپر موم اور کوئی چیز گوندھی ہوئی لگا دیں تا کہ ایذ احرارت اور گرمی کی دوسری جگہ نہ پہنچے اور اس تدبیر کا نفع اس وقت زیادہ ہے جبکہ مادہ خاص جوہر میں دانت کے زیادہ ہو کبھی ایسے ہی انبوبہ میں روغن کو جوش دے کر اور احتیاط مذکور دربارہ حفاظت عمور اور لثہ وغیرہ کے لحاظ کر کے اسی انبوبہ میں ٹپکاتے ہیں زیت زیادہ تر مناسب ہے بہ نسبت اور اوہان کے اور بیشتر حاجت اس کی بھی ہوتی ہے کہ دانت میں کسی برما وغیرہ سے باریک سوراخ کریں تا کہ ادویہ کاویہ کا اثر اچھی رطح پہنچے اور نفوذ دوا کا بخوبی ہو او جب معالجات مذکورہ سے کچھ فائدہ نہ ہو دانت کو کسی مسلہ یعنی جوال دوز سے گرم کر کے داغ دیتے ہیں اور چند مرتبہ داغ دیتے ہیں یہاں تک کہ درد می ں سکون ہو انہیں ادویہ سے دلوکات ہیں کہ وہ بھی ادویہ بالا سے مرکب کئے جاتے ہیں سونٹھ ہمراہ شہد کے دلول جید ہے ایضا سرکہ اور نمک اور شحم حنظل اور سرکہ اور عاقر قرحا انہیں ادویہ سے دخن اور بخورات بھی مرکب ہتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ قمع میں دوا بھر کے دھونی لے جائے اور چنگیر دان وغیرہ کے ذریعے سے دھونی کا اثر اچھی طرح پہنچے گا کبھی یہی بخورات ادویہ محللہ جیسے آب قثاء الحمار اور عصارہ بیخ چقندر اور رطبہ اور آب قثاء الحمار اور عصارہ بیخ چقندر اور رطبہ اور آب مرزنجوش سے تیار ہوتے ہیں انہیں ادویہ میں سے قطورات جو اسی کان میں ٹپکائے جاتے ہیں جو قریب درد کے ہو مثلاً یہی سعوطات بطور قطور کے کان میں ٹپکائے جائیں خواہ عصارہ کبر تر و تازہ اور انہیں ادویہ میں سے حشو یعنی بھرنے کی دوائیں اگر دانت میں گڑھا پڑ گیا ہے اور سبب درد کا وہی تا کل ہو لیکن ضرور ہے کہ نرمی کی جائے اور بہت زیادہ دوا کہ نا گوار ہو

نہ بھریں ورنہ درد میں زیادتی ہوگی اور وہ دوا جیسے سک ہمراہ سعد کے یا ہمراہ مصطگی کے اور اس سے قوی تر حلتیت ہمراہ کیکج کے یا کلونجی زیت میں پسی ہوئی یا فلفل اور ردردی سوختہ یا فربیون اور عاقر قرحا یا دوائے مغز خوخ اور فلفل سے پر کریں جو اوپر مذکور ہو چکی ہے اور حار قسم میں درد کی باردات اور بارد قسم میں یہ ادویہ حارہ کو پر کریں انہیں ادویہ میں سے قلوعات ہیں کہ ان کے واسطے ایک باب جداگانہ ہم تجویز کرتے ہیں اور قلوعات یعنی اکھیڑنے والی ادویہ کا استعمال اسی وقت جائز ہے جب درد خود دانت ہی میں ہو اور کسی وقت جائز نہیں ہے ادویہ مخدرہ کبھی تحلیل کے طریقوں میں کسی طریقہ پر استعمال ادویہ مخدرہ کا ہتا ہے مگر اولی یہ ہے کہ بطور لطوخ بالصوق یا حشو کے استعمال کریں علاوہ براں بطور مضمضہ اور نجورات کے بھی ادویہ مخدرہ کا استعمال ہوتا ہے ازانجملہ یہ دوا ہے بزرالبنج اور افیون میعہ سائلہ اور رتنہ ہر واحد دو درہم فلفل حلتیت شامی ہر واحد ایک درہم شیرہ انگور ملا کر شیاف تیار کریں اور جس دانت میں درد ہو اس پر رکھیں یا افیون اور جندبیدستر ہم وزن لے کر ایک حبہ خواہ دو حبہ روغن گل ملا کر کان میں ٹپکائیں جس طرف درد ہوتا ہے یا لطوخ بیخ یبروج ایسی چپکدار شے میں بنائیں جو اس کی گرفت کر سکے یا تبخیر اور دھونی اسی طرح سے دیں جن کا بیان اوپر ہو چکا ہے بزرالبنج یا طبیخ یبروج سے تنہا خواہ بیخ اور شراب ملا کر اور منہ میں بھی اسی کو رکھیں کبھی پلانے میں بھی مخدرات کو اختیار کرتے ہیں جیسے فلونیا کہ اسیغ مریض درد دندان پی بھی لے اور کسی قدر منہ میں رکھ کر سو جائے کہ مرض میں اس کے صحت اور درد میں سکون پیدا ہوگا منجملہ ایسے مخدرات کے جو بلا اذیت اثر کریں برف سے سرد کیا ہوا پانی جو بہت زیادہ سرد ہو جائے منہ میں رکھنا اور پھر جب اس کی برودت کم ہو جائے اور پانی بدل کر رکھنا یہاں تک کہ دانت سن ہو جائے اور درد میں ضرور سکون پیدا ہوگا اگرچہ ابتدا میں رکھنے کے ساتھ درد میں زیادتی ہوگی مگر تھوڑی دیر کے بعد سکون اور آرام ضرور پیدا ہوگا ہلتا ہوا دانت کبھی دانت میں بسبب کسی مادہ کے سقطہ اور ضربہ وغیرہ

سے حرکت پیدا ہو جاتی ہے یعنی دانت لٹک کر ہلنے لگتا ہے اور کبھی ایک ایسی شے پیدا ہوتی ہے جو اس عصب کو ڈھیلا کر دیتی ہے جس سے دانت کی استواری قائم تھی اور باوجود ہلنے کے دانت اپنی پوری مقدار پر موٹا اور تروتازہ ہوتا ہے اور دبلا نہیں ہوتا ہے کبھی جنبش دندان میں کسی تاکل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو مناسبت دندان میں ہوتا ہے کہ اسی تاکل کی وجہ سے منابت میں وسعت پیدا ہوتی ہے یا دانت باریک ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اس میں سے کوئی مقدار کم ہو جاتی ہے یا درزوں اور ریخوں میں رخنہ اور سوراخ پڑ جانے سے دانت میں جنبش پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی لاغری کی وجہ سے جو دانت میں ہوتی ہے جنبش اور ہلنا دانت کا پیدا ہوتا ہے اور یہ ضمور و لاغری کسی یبس غالب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے ناقہین اور وہ مشائخ جو زیادہ تر بھوکے رہیں اور غذا میں انہوں نے کوتاہی کی ہو اور کبھی جنبش دندان بوجہ کمی گوشت عمور کے ہوتی ہے علاج جو دانت ہل رہا ہے اس سے کسی چیز کا چبانا اور کاٹنا بالکل ترک کر دیا جائے اور کلام کرنے اور سونے میں کمی کر دینی چاہیے اور ہاتھ سے بھی اس کے ہلانے میں خواہ زبان سے ٹھیلنے میں زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہے کہ پسی ہوئی شے جیسے ستو وغیرہ اس کے چبانے میں بھی اس دانت کو جہاں تک ہو سکے بچاتا رہے پھر اگر سبب جنبش کا تاکل ہے اسی کا علاج کیا جائے گا اور اس کے بعد وہ قوابض جو استواری دندان کرتے ہیں بطور مضمضہ اور دلوکات وغیرہ کے استعمال کریں اور اگر سبب تحریک دندان کا ضمور اور لاغری ہو اس کا تدارک بذریعہ غذا کے کرنا چاہیے علاوہ یہ ہے کہ اس کا تدارک دشوار ہے اس کے بعد مرطبات سے بطور لصوق اور دلوک اور قطور کے علاج کریں قطور جو کان میں ٹپکایا جائے مثل روغن گل اور روغن بید او عصارہ برگ عنب الثعلب بلکہ قوابض سے علاج کرنا چاہیے اور اگر دانت کی لاغری سے جنبش پیدا ہوتی ہے اس وقت غذا کے ذریعہ سے تدبیر چنداں مفید نہ ہوگی اس لئے کہ غذا سے جلدی لاغری دندان کی دور کرنی دشوار ہے کہ بہت کمتر غذا پہنچتی ہے بلکہ

قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اور اسی طرح قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اگر جنبش دندان میں بسبب رطوبت کے پیدا ہوئی ہو اور اگر رطوبت مرخیہ سے یہ کیفیت پیدا ہو تو قوابض مسخنہ سے علاج کریں جیسے مضمضہ اس پانی سے جس میں سداب اور برگ سرد اور نبیذ زبیب جس میں شبت او رنصف وزن سے نمک جوش دیا ہو یا اس پانی سے جس میں سکبینج کو جوش دیا ہو لصوقات میں یہ مرکب بھی اس وقت مفید ہے شب دو درہم نمک ایک درہم بیخ پر دندان کے لگا دیں یا تانبے کا تراشہ جو خراد نے میں اوترتا ہے زیت کے ہمراہ یا بیخ سوسن اور سرد کے چھلکے ہر واحد چار درہم شب ایک درہم یا خاکستر طرفا کی اور نمک برابر وزن میں یا شاخ گوزن جلا کر اور نمک شہد میں آمیختہ کر کے سب کو جلائیں اور ہر واحد سے دس درہم لیں او رمر اور زعفران او سنبل اور مصطگی ہر واحد دو جزو سداب خشک شدہ سماق جلنار ہر واحد تین جزو اس کا منجن تیار کریں خواہ لصوق بنائیں ایضا قوابض کو صبر او قلقطار اور اقلیمیا میں مخلوط کر کے استعمال کریں سنون جو لائق اسی قسم کے ہے اور دیگر اقسام میں بھی بکار آمد ہے سعد اور درد اور مر اور سنبل الطیب ملح اندرانی کزمازک شاخ گوزن جلا کر سب کو ہم وزن اختیار کریں جو قسم جنبش دندان کی بسبب کمی گوشت عمور کے ہو شب شامی اور عود سوختہ سعد اور سماق اور گلنار کا استعمال کریں تثقب اسنان دانتوں میں سوراخ پڑنا خواہ اس کا سڑ جانا یہ سب امور رطوبت ردی سے پیدا ہوتے ہیں جو دانت میں متعفن ہو جاتی ہے علاج تاکل کے علاج سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اب زیادہ متاکل نہ ہو اور یہ غرض تنقیہ جوہر فاسد کا دانتوں سے کرنے کے ذریعہ سے پوری ہوگی اور تحلیل اس مادہ کی کریں جس کی نوبت بتاکل پہنچی ہے اور دانت کے ساتھ ایسی تدبیر کریں کہ اب اس مادہ کو قبول نہ کرے اور وہ مادہ اس میں تصرف کرنے نہ پائے اور یہ تدبیر استفراغات کے ذریعہ سے ہوگی اگر احتیاج اور ضرورت استفراغ کی ہو ادویہ مانع تاکل سے وہی ہیں جو مجفف ہوں او خشکی پیدا کریں پھر اگر تاکل شدید ہوے ادویہ شدید التخفیف کی ضرورت ہوگی اور ان

جزو مویزج اور تخم انجرہ اورافیون ہر واحد نصف جزو کبھی حشو اور طلا دونوں طرح سے
ساتھ ہی علاج کیا جاتا ہے اور کبھی موضع درد پر فلد فیون قوی یا سورنجان یا بورہ دو جزو
اور نشادر شب اور مر مازو اقاقیا اور ایرسا ایک ایک جزو یا صعتر سوختہ اور زبد البحر اور کبھی
اس میں قنہ زیادہ کیا جاتا ہے کبھی مضمضہ کی ادویہ جو دیر تک منہ میں رکھی جائیں ان
سے بھی نفع عظیم ہوتا ہے کہ بیخ کبر کو سرکہ میں جوش دیں جب نصف جل جائے اس کو
منہ میں رکھیں اور کبھی نطورات کا استعمال خاص موضع تاکل میں کیا جاتا ہے جیسے زرنیخ
کو زیت میں جوش دے کر پگھلائیں اور موضع متاکل میں ٹپکائیں روغن بادام کی تقطیر
بطرف دندان ماکولہ کے بھی مفید ہے تقتیت اور تکسر اسنان ٹوٹ جانا اور ریزہ ریزہ ہونا
دانت کا اکثر اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ مزاج دانت کا یبوست اصلی پر باقی نہ رہے اور
رطوبت غریبہ جو صالح تغذیہ اور جزو جوہری ہونے کے نہ ہو دانت میں بڑھ جائے اور
کبھی شدت یبس کی وجہ سے بھی یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے ان دونوں قسم میں تفرقہ لاغری
اور گندگی دندان سے کیا جاتا ہے کہ زیادتی رطوبت میں ضمور نہ ہوگا اگر اس جگہ کوئی
دلیل تغیر لون کی خواہ تاکل کی ہو دلالت کرے گا کہ مزاج میں رطوبت ذی مادہ ہے
علاج قسم اول کا یعنی رطوبت غریبہ کا یہ ہے کہ اس رطوبت کی پیدائش کو منع کریں اور
دانت کی تقویت قوابض قوی سے جو اوپر مذکور ہوئے کرنی چاہیے شب اور نوشادر اس
بارہ میں قوی الاثر ہیں اگر وہ رطوبت حارہ بھی ہو اس وقت خربق سیاہ ہمراہ شہد کے خواہ
اسی قسم اور مزاج کی دوا مفید ہوگی اور اگر یہ کیفیت خشکی اور یبوست سے پیدا ہو تو وہی
علاج جو خشکی کا اوپر مذکور ہو چکا کرنا چاہیے تغیر لون اسنان کبھی تغیر دانتوں کے رنگ میں
اسی چیز سے ہو جاتا ہے جو بار بار ان پر لگائی جائے کہ اس کی وجہ سے قلح یعنی زردی
دندان کی پیدا ہوتی ہے اور بیشتر یہ زردی متحجر اور سخت ہو کر بیخ دندان میں اس طرح
جم جاتی ہے کہ اس کا اوکھیڑنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی یہ مادہ ایسا ردی ہوتا ہے کہ جوہر
دندان میں نفوذ کر جاتا ہے اور اس میں تغیر اور فساد لون پیدا کر دیتا ہے کہ رنگ دانت کا

The image cannot be displayed. Your computer may not have enough memory to open the image, or the image may have been corrupted. Restart your computer, and then open the file again. If the red x still appears, you may have to delete the image and then insert it again.

ہوتا ہے پس احتیاج اس کی ہتوی ہے کہ تعدیل مزاج کریں شکم پر طلا کرنے سے ادویہ مناسبہ کے اور عصارات مستقیہ سے اوران کے منہ میں رکھنے سے پس لازم ہے کہ وہی شیافات جوفن کلی میں تسہیل نبات اسنان کے واسطے مذکور ہو چکے ان کے ذریعہ سے روانگی شکم کی پیدا کریں اور اکثر آسانی سے برآمد کرنا دندان کا مالش سے چربی اور دماغہائے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً دماغ ارنب جو اس کے سر سے بعد پختہ کرنے کے نکالا جائے خواہ حنا اور گھی اور روغن سوسن کہتے ہیں کہ دودھ مادہ سگ کا بھی اس بارہ میں بالخاصہ نفع کلی رکھتا ہے اگر درد میں شدت ہو عصارہ عنب الثعلب گرم گل روغن ملا کر طلا کریں واجب ہے کہ جو شئے قوام سخت رکھتی ہو اس کے چبانے سے منع کریں بلکہ دایہ اپنی انگلی لڑکے کے منہ میں داخل کرے جب دانت کے نکلنے سے درد شروع ہوا ہے اور اس کے بعد لثہ کو بشدت اور زور سے مالش کرے تا کہ مسوڑھے سے رطوبت بہ جائے اس کے بعد ادویہ مذکورہ سے مسح کرے اور جب تھوڑے سے دانت برآمد ہو جائیں سر او گردن اور دونوں جزوں میں ضماد کریں صوف سے جو روغن نیم گرم میں ڈبویا گیا ہو اور کان میں اس کے اسی روغن کو ٹپکانا بھی چاہیے ہم نے فن کلیات میں اچھی طرح اس تدبیر اور معالجہ کو بیان کر دیا ہے اسی جگہ دیکھنا چاہیے تدبیر قلع اسنان کبھی جس دانت میں درد ہوتا ہے اس قدر اس میں خرابی پڑتی ہے کہ قبول علاج کسی قسم کا نہیں کرتا ہے یا یہ حال ہوتا ہے کہ جب درد میں سکون پیدا کیا جائے اور مادہ موجودہ میں تدبیر اور علاج سے اس کی ایذا ہی دور کی جائے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی کیفیت درد کی پیدا ہوتی ہے اور پھر اس دانت کے قریب جو اور دانت ہیں ان کو بھی مضرت اس کی پہنچتی ہے اور اس کے اصلاح کی کوئی سبیل پیدا نہیں ہوتی ہے ناچار اس دانت کو اکھیڑنا ضرور ہوتا ہے کبھی زنبور سے اس کو اکھیڑتے ہیں اور پہلے جو کچھ اس کی جڑ میں لگا ہوا ہے اسے چھیل ڈالتے ہیں واجب ہے کہ اکھیڑنے سے پہلے تال کریں اور تشخیص کر لیں کہ مرض خود جوہر دندان میں ہے یا نہیں اگر خود دانت میں

مرض نہ ہو اس وقت اکھیڑنا واجب نہ ہوگا اور یہ امر اس وقت ضرور نہ ہوگا جبکہ سبب مرض کا لثہ میں یا اس عصب میں ہو جو زیر دندان ہے اس لئے کہ ایسے وقت میں اگرچہ اکھیڑنے سے درد میں کسی قدر م تخفیف ہوگی مگر بالکل دور نہ ہوگا بلکہ پھر عود کرے گا اور تخفیف اسی وجہ سے ہوگی کہ جو مادہ موجود ہے اوکھیڑنے سے اس کی تحلیل ہو جاتی ہے اور سر دست سکون درد میں اسی وجہ سے ہو جاتا ہے اور کسی قدر اثر دوا کا بھی موضع ماؤف تک پہنچ جاتا ہے جو دانت ہلتا نہ ہو اکثر اوقات اس کے اکھیڑنے میں خطرہ ہے کہ بیشتر جبڑہ کھل جاتا ہے اور جو ہر فک میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور درد شدید کا ہیجان ہوتا ہے اور بیشتر درد چشم اور تپ اس کی جہت سے پیدا ہوتی ہے جب معلوم ہو کہ اوکھیڑنا دشوار ہے یا مریض اس کی برداشت نہیں کرے گا اس وقت شدت دانت کا ہلانا صواب پر نہ ہوگا اس لئے کہ زیادہ ہلانے سے درد میں شدت ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی درد کا مادہ جوہر دندان میں نہیں کرے گا اس وقت شدت دانت کا ہلانا صواب پر نہ ہوگا اس لئے کہ زیادہ ہلانے سے درد میں شدت ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی درد کا مادہ جوہر دندان میں نہیں ہوتا اس وقت اگر جنبش دیں اور ہلائیں جو مادہ زیر دندان ہے متحلل ہو جائے گا اور درد بھی ٹھہر جائے گا کبھی دوا کے ذریعہ سے بھی قلع دندان کیا جاتا ہے اصوب یہ ہے کہ گرد دانت کے مبضع وغیرہ سے نشتر دیں اور اس پر دوائے قالعہ کو لگائیں منجملہ ایسی دوا کے پوت بیخ توٹ اور عاقر قرحا دھوپ میں کہنہ سرکہ ملا کر خوب زور زور سے پیسیں کہ مثل شہد کے ہو جائے بعد از اں بیخ دندان پر اس کو طلا کریں دن بھر میں تین مرتبہ یا عاقر قرحا کو پیس کر اور چالیس روز دھوپ میں رکھیں بعد ازاں شروط مذکور پر تقطیر کریں اور ایک گھنٹہ خواہ دو گھنٹہ یونہی چھوڑ دیں اور صحیح بے مرض دانتوں میں موم کو چپکا دیں اس کے بعد کھینچ کر اکھیڑ ڈالیں یا بدلے عاقر قرحا کے بیخ قثاء الحمار کو داخل کریں اور زرنیخ مربہ کے ہمراہ طلا کریں کہ دانت ڈھیلا ہو جائے گا یا تخم انگن اور قنہ برابر لے کر خواہ تخم اونگن اور دو چند وزن اس کے کندر کو بیخ دندان پر رکھیں او بیشتر

برگ انجیر کے ساتھ جوش دے کر استعمال کریں کہ دانت کو ڈھیلا کرتی ہے اور بسہولت اوکھڑ جاتا ہے سرکہ کا درد بھی اس امر میں بہت نافع ہے اور عجیب الاثر ہے یا پوست توت اور پوست کبر اور زرنیخ زرد اور عاقرقرحا اور عروق اور اصول حنظل اور شبرم آب شبت خواہ سرکہ کہنہ میں ڈال کر تین روز رکھ چھوڑیں یا عروق صفر اور قشور توت ہر واحد ایک جزو زرنیخ زرد دو جزو شہد ملا کر اس کو گرد دانت کے مدت تک رکھیں کہ اس سے دانت اکھڑ جائے گا یا لبن تیوع اور اصول قیسوم ایک جزو اور بیخ تیوع دو جزو اس کو دانت پر رکھیں اور اگر دانت ضعیف ہو موم و شہد میں ملا کر دھوپ میں پگھلائیں اور پھر اس پر زیت کی بوند ٹپکائیں اور بیمار سے کہیں کہ اسے چبائے تفتیت اسنان متاکلہ ریزہ ریزہ کرنا دندان متاکلہ کا اس کی ایسی مثال ہے جیسے دندان کو اکھاڑیں اور وردنہ ہو آرو جو کو لبن تیوع ملا کر چند ساعت اس پر رکھیں کہ یہ دوا اس کو ریزہ ریزہ کردے گی واجب ہے کہ اس پر ورق لبلاب عظیم حاد یعنی تلسہ اور زرد مینڈک کی چربی جو گھاس اور درختوں میں پناہ گزین رہتا ہے اور درخت آبی شجرہ پر ملتا ہے اس کی چربی بھی دانت کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے دوا اسنان بزرابنج اور تخم کند ہر واحد چار جزو تخم پیاز اڑھائی جزو گوسپند کی چربی ملا کر گولیاں بنائیں کہ ایک گولی برابر وزن درہم کے ہو اور سر کو ڈھانپ کر ایک گولی کی دھونی لیں صریر اسنان سوتے وقت دانت پیسنے کی بیماری ضعف سے عضل میں دونوں جبڑے کے پیدا ہوتی ہے جیسے کہ تشنج انہیں جبڑوں میں پیدا ہو جائے اور یہ مرض اکثر لڑکوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جب سن تمیز کو پہنچے یا بالغ ہو خود بخود زائل بھی ہو جاتا ہے جب زیادہ صریر اسنان میں ہو اور سوتے وقت زور زور سے دانت پیسنے کی آواز آئے خوف سکتہ کے پیدا ہونے کا ہوتا ہے یا تشنج کے حدوث کا خواہ دیدان اور کرم شکم پر جو صریر اسنان دیدان شکم پر منذر رہے وہ متواتر اور روزمرہ نہیں ہوتا بلکہ اس میں فترات اور ناغہ ہوا کرتے ہیں صریر اسنان کے مریض کا علاج تنقیہ سر اور گردن کی تدہین او ہان حارہ سے جو خوشبو ہیں ان میں قوت قابضہ بھی ہے کرنا چاہیے دانت

جوطول میں بڑھ جائے لازم ہے کہ دونوں انگلیوں سے خواہ آلہ قابضہ سے اس کو پکڑ کے سوہن سے ریت ڈالیں اس کے بعد حب الغار اور شب اور زراوند طویل کا منجن ملیں ضرس کا بیان خدر اور ن ہو جانا دانت کا کسی چیز مخشن یعنی خشونت کرنے والی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے قابض ہو یا عفص یعنی بکٹھی اور کبھی کسی شے خارجی کے دانت تک پہنچنے سے ضرس پیدا ہوتا ہے اور کبھی معدہ سے ترش بخارات یا کھٹی ڈکار وغیرہ کے آنے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور کبھی بروقت مشاہدہ اس شخص کے جو کھٹی چیز کو بیباکانہ طور سے کاٹ کاٹ کر کھاتا ہو محض تصور ہی اور خیال اس امر کا اگر میں اس طرح اس چیز کو کھاتا تو میرے دانت کند ہو جاتے مورث اس مرض کا ہوتا ہے علاج چبانہ بقلتہ الحمقا کا اس مرض کو زیادہ مفید ہے اور خوک یعنی بادروج اور تخم خرفہ کو ٹکڑا اور پانی میں تر کر کے خواہ علک الانباط اور جوز ملکی اور بادام اور نارجیل خصوصاً زیادہ مفید ہے بندق اور زیت انفاق کی مالش خواہ زیت غلیظ کا گوندتا نبے کے برتن میں جوقوام میں مثل شہد کے ہو دھوپ میں خواہ آگ پر رکھیں اور استعمال کریں خواہ مضمضہ خچر کے دودھ سے شیر گرم کر کے خواہ روغن نیم گرم کر کے یا قرومانا شراب کے ہمراہ خواہ حب الغار زراوند طویل یا حلتیت یا لین تیوع یا عنصل اور نمک جو ترشی کی ضد ہے بہت نافع ہے ذہاب ماء الاسنان دانتوں کی آبداری جانے سے یہ مراد ہے کہ دانت کچے ہو جائیں اور سردیا گرم خواہ سخت چیز کے توڑنے اور چبانے سے کند ہو جائیں اور اکثر یہ کیفیت برودت سے پیدا ہوتی ہے اور یہ مرض درد دندان کا مقدمہ ہے علاج اگر کسی بارد شے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہے حب الغار اور زراوند طویل اور شب کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ زردی بیضہ نیمبرشت کی تکمید کرتے رہیں اگر اس سے تخفیف نہ ہو ایارج فیقرا کی مالش کرنی چاہیے اگر اس سے بھی آرام نہ ہو تریاق اور روغن خرول زیادہ نافع ہے اوقطران گرم کر کے جب چند مرتبہ ملا جائے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور اگر بسبب حرارت کے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو اگر چہ یہ بات کمتر ہوتی ہے

اور مسوڑھوں کا رنگ اس پر دلالت کرتا ہے اور ملمس اس کا ملمس دندان ہے پس واجب ہے کہ ہمیشہ تمریخ اور مالش روغن گل کی جس میں صندل و کافور ٹکڑے ٹکڑے کر کے ڈالا ہو کریں اور اس کے اوپر لعاب اسبغول گلاب میں نکال کر استعمال کریں اور خرفہ اور تخم خرفہ کا چبانا خصوصاً زیادہ تر نافع ہے ضعف اسنان قوابض مذکورہ بالا اور مازوئے سوختہ جو سرکہ میں بجھایا جائے اور حب آلاس ابیض اور ملح اندرانی بریان جو سرکہ میں بجھایا جائے اس کو مفید ہے اور رامک عمدہ اقسام منجن کے یہ نسخہ منجن کا بہت عمدہ ہے سعد تین درہم ہلیلہ زرد ختہ برآوردہ پانچ درہم قرفہ پندرہ درہم دارچینی تین درہم پھٹکری دو درہم عاقر قرحا سات درہم نوشادر ایک درہم فلفل دار فلفل سک زفران ہر واحد ایک درہم نمک پانچ درہم ساق الدباغین دو درہم ثمرۃ الطرفا تین درہم قاقلہ چار درہم زرنباد سولہ درہم گلنار چار درہم سب کو پیس کر منجن تیار کریں سنون جید صندل سرخ کبابہ فوفل ہر واحد پانچ درہم قرفہ پانچ درہم دارچینی بغم چار درہم چنے نشاستہ کے ہمراہ منجن تیار کریں سنون اسی قسم کا عمدہ ہے کشک شعیر کو ریزہ ریزہ کریں اور سرکہ اور قطران لیہ شامی اور قرص بنا کر کاغذ کی تھیلی میں بھر کر اس اینٹ پر رکھیں جو تنور کی جڑ میں بنائی جاتی ہے جب سیاہ ہو جائے ایک جزو اس مرکب میں سے اور ریزہ ہائے عود اور گلناء اور سعد اور پوست انار اور نمک ہر واحد سے ایک جزو سب کو پیس کر منجن تیار کریں اکثر جو کو جلا کر اسی طور سے جو ابھی مذکور ہوا ہے اس میں سے بیس جزو لیں اور سعد فوفل کرناز ک ہرای سے چار جزو زنجبیل ایک جزو کا منجن تیار کریں۔

فن آٹھواں امراض لثہ اور ہونٹ کے بیان میں

یہ بھی ایک ہی مقالہ ہے اورام لثہ یعنی مسوڑھے میں اورام اکثر پیدا ہوتے ہیں بسبب نزول مادہ کے جو بیشتر سر سے لثہ پر گرتا ہے اور کبھی بمشارکت معدہ لثہ میں ورم ہوتا ہے اور کبھی ابتدائے استسقا میں یا سوء القنیہ کے عروض میں ورم لثہ پر آجاتا ہے اس لئے کہ انجرہ فاسد بطرف لثہ کے صعود کرتے ہیں یہ قسم مادہ ورم پر رنگ اور ملمس

سے استدلال کیا جاتا ہے اور کبھی ورم خواہ سبب ورم ظاہر اور قریب سریع القبول واسطے علاج کے ہوتا ہے اور کبھی ورم غائر یعنی اندرون جلد اور دور تر اور بدیر علاج پذیر ہوتا ہے اور کبھی ورم لثہ کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے علاج اگر مادہ فضلہ حار ہو استفراغ اور فصد چہار رگ کا استعمال کریں اور ابتدا مضمضات باردہ ومبردہ سے کہ جن میں قبض بھی ہو علاج کرنا چاہیے جیسے ماء الورد اور لبن خامض اور آب آس اور آب اوراق قوابض باردہ اور سلاقہ گلنار اور آب بارتنگ اور نقیع بلوط اور عصارہ بقلۃ الحمقاء اور پھر اس کے بعد مضمضہ زیت انفاق اور روغن درخت مصطگی میں قوت شدید ہے تسکین اوجاع اور اورام لثہ کے واسطے خصوصاً اگر تازہ ہو کہ وہ قمع کرتا ہے اور خشونت نہیں کرتا ہے اور خاص منفعت اس کی بحالت درد کے ہے پھر اس کے بعد عصارہ ایرسائے تازہ کا استعمال کریں کہ خون کو بہا دے گا اور عصارہ برگ زیتون اور دردی خمر اور عصارہ سداب اور روغن حب الخضر اس پانی میں جوش دیا ہو جس میں اس کا برگ خواہ سلافہ زراوند ہو پھر اگر ورم گرم غائر ہو جس کا نام ناردیس ہے اور ادویہ سے متحلل نہیں ہوتا بلکہ متقیح ہو جاتا ہے تو بیشتر لوہے کے اوزار سے علاج کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی جو ہر لثہ محتاج بڑھانے جدید گوشت کا ہوتا ہے جب تقیح پڑ جائے زنگار اور مازو اور برادہ مس چند روز سرکہ میں پیس کر استعمال کریں یا سوری یعنی سرخ پھٹکری جلا کر اس کے ہمراہ مازو کو لگائیں پھر اگر لثہ کا تقیح ہر دم بڑھتا جائے اور ورم میں بھی زیادتی ہو اور کسی طرح صورت صحت اور آرام کی نظر نہ آئے اس وقت داغ دینے کی حاجت ہوگی عمدہ طریقہ اس کا یہ ہے کہ زیت کو جوش دے کر صوف کو سلائی پر لپیٹیں اور چند مرتبہ لثہ پر اسے رکھیں تا اینکہ سپید ہو جائے اور ورم بھی جاتا رہے اور اگر ورم رطوبت فضلیہ خارجیہ ہو ابتدا میں مضمضہ اوہان حارہ اور شہد اور زیت اور رب سے کریں اس کے بعد محللات قوی جو اکثر مذکور ہو چکے ہیں ان کا استعمال کریں لثہ دامیہ کہ اس سے خون نکلتا رہے ایسے مسوڑھے کو پھٹکری بریان جو سرکہ میں بجھائی گئی ہو اور دو چند وزن اس کے

بحسب مزاج کافی ہے اور پھٹکری سرکہ میں جوش دے کر اس کا مضمضہ زیادہ نافع ہے اور اگر استرخاء زیادہ ہو اصوب رائے یہ ہے کہ بھرے ہوئے پچھنے لگائیں اور خون کو نکلنے دیں اور جس قدر خون نکلتا ہے اسے ہٹا دیں اس کے بعد قوابض کے سلافہ سے بطرق مذکور مضمضہ کریں منجملہ اس سلافہ کے جو اس کو مناسب ہے ثمرۃ الطرفا کوٹا ہوا تین درہم برگ حنا دو درہم زراوند دو درہم نیم گرم کر کے استعمال کریں یا گلنار اور پوست انار ہر واحد چھ جزو دونوں زرنیخ اور طب یمانی تین جزو ورد اور ساق بغدادی آٹھ جزو سنبل الطیب فقاح اذخر ہر واحد دس جزو ایسا لطوخ تیار کریں جو خوب چسپاں ہو جائے اور فصد چہار رگ کی بھی نافع ہے صفت الصوق کی جو لائق اسی کے ہے اور بعد مضمضہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور دمع بوٹیوں کے قلقل سات جزو جفت بلوط گلنار حب آلاس سبز چار چار جزو خرنوب خبطی ساق منقی پوست بیخ کیوڑہ ہر واحد پانچ جزو خواہ پوست بیخ کاری کے بدلے آس آٹھ جزو شریک کیا جاتا ہے کبھی تحنک ایارج صغیر کا یعنی جبڑے پر اس کو لگانا اور مضمضہ خل عنصل اور خل حنظل کا بھی مفید ہوتا ہے اور سنون قویہ کا استعمال بھی موثر ہے لحم زائد گوشت زائد کے واسطے قلقند اور رکا استعمال کریں کہ دوائے مذکور اس کو پگھلا کر بہا دے گی شفتین کا بیان اور ان کے امراض کا دونوں ہونٹ کا پھٹ جانا جو دویہ کہ ان کی حاجت ہونٹ کے پھٹ جانے میں ہے وہ ایسی ہونی چاہیے کہ جامع قبض اور تجفیف کی ہوں اور تلئین بھی پیدا کریں انہیں ادویہ نافعہ میں سے کتیرا ہے کہ اسے منہ میں رکھیں خواہ آب سپستان یا آب جو یا لعاب اسبغول اس پر طلا کریں اور زبان سے اس کو پھیرتے جائیں تدابیر نافعہ سے اس مرض میں یہ ہے کہ ناف اور مقعد کی تدہین کریں یا آنکہ جو کف کھیرے کے تراشنے اور دونوں ٹکڑوں کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اس کی مالش کریں یا اس پر آب سپستان یا ماء الشعیر اور لعاب اسبغول کو طلا کریں چکنی اشیا میں سے زبد اور نمک اور چربی بچہ گاؤ کی یا چربی اوز یعنی مرغابی کی کہ اس کو شہد اور روغن حبۃ الخضرا یا روغن گل کے ساتھ لگائیں اور

اکثر سپیدی بیضہ مرغ کی اور آٹا خصوصاً آرد کرسنہ بھی اس میں داخل کرتے ہیں اور قیروطی روغن گل کی جس میں کبھی مرداسنگ بھی ملاتے ہیں ادویہ مجربہ میں سے مازوئے سائیدہ اور سپیدہ قلعی نشاستہ اور کتیرا مرغ کی چربی ہے ایضا مازو لے سائیدہ سرکہ ملاکر ایضا مصطگی اور علک البطم اور زوفا اور شہد مثل مرہم کے بنالیں ایضا مرداسنگ شادنج عروق کرکم ہرواحد نصف جزو ونبخ نصف جزو ناخن گوسپند جلا کر اور زعفران ہرواحد دو ثلث جزو کافور چھ جزو چھ جزو اور سولہ جزو روغن ملاکر تیار کیا ایضا عنبر روغن بان میں گذاختہ کرکے خواہ روغن اترج میں ربع جزو اسی کی قیروطی تیار کریں غذا ایسے شخص کی اکارع اور بیضہ نیم برشت تجویز کرنی چاہیے اورام شفتین اور قروح شفتین ان دونوں کے علاج کی ابتداء استفراغ خلط غالب سے کرنی چاہیے اس کے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کیا جائے گا اورام لب کے ان کا حکم قریب اورام لثہ کے ہے او مسیس حاجت ان کے علاج میں کمتر ہوتی ہے ادویہ موضعیہ قروح لب کے واسطے قوابض سے تیار کی جاتی ہیں جیسے ہلیلہ اور حضض اور تخم گل جوز الترو السرو اصولکرکم اور کبھی ان میں دنبخ اور ناخن سوختہ گوسپند کی بھی شرکت ہوتی ہے اور شعیر سوختہ اور دخان مجموع اور اشنہ ادہان جو مستعمل ہیں روغن مشمش اور روغن جوز ہندی یعنی ناریل کا بواسیر لب اگر اس جگہ بواسیر موجود ہو خبث الحدید اور مرداسنگ اور سپندہ زعفران شب یہ سب اجزاء ہم وزن ملاکر مرہم تیار کریں مرہم اس کا موم اور روغن جوز ہندی اور روغن بادام میں سنے گا اختلاج لب اکثر ہونٹ میں پھڑکن معدہ کی شرکت سے ہوتی ہے خصوصاً اگر ہمراہ اختلاج لب کے غثیان اور حرکت طبیعت کی دفع پر کسی شے کی ہو بذریعہ قذف یعنی منہ سے ڈالنے اور قے کرنے کے خصوصاً امراض حادہ میں اوراوقات بحران میں اور کبھی اختلاج لب مشارکت اس عصب کے ہوتا ہے جو دماغ اور نخاع سے اترا ہے اور اس اختلاج میں شرکت دماغ کی بھی ہوتی ہے۔

فن نواں احوال حلق کے بیان میں

اس فن میں بھی ایک ہی مقالہ ہے تشریح اعضائے حلق کی حلق سے ہماری مراد وہ فضا اور خالی جگہ ہے جس میں سانس اور غذا کی آمد وشد ہے اور اسی میں وہ زوائد بھی ہیں جن کو لہاۃ اور لوزتان اور غلصمہ کہتے ہیں اور مری اور حنجرہ کی تشریح تو اوپر معلوم ہو چکی لہات جسے ہندی میں کاگ کہتے ہیں ایک جوہر لحمی ہے جو حنجرہ پر لٹک رہا ہے مثل پردہ کے اس کی منفعت یہ ہے کہ ہوائے خارجی آہستہ آہستہ اور بتدریج پہنچے تا کہ ریہ یعنی پھیپھڑے پر چوٹ ہوا کی نہ لگے اور ہوا کی سردی دفعۃً ریہ کو لگنے نہ پائے اور دخان اور غبار کو روکے اور آواز کے واسطے مقرع یعنی جائے کوفت بھی لہاۃ مقرر ہوئی کہ اس میں لگ کر اور اچھی طرح پیدا ہوتی ہے آواز میں قوت اسی کے سبب سے ہوتی ہے اور آواز کی عظمت اور بڑا ہونا اسی سے ہے گویا کہ لہاۃ دروازہ استوار مخرج صوت پر بنایا گیا ہے کہ اندازہ آواز کا اسی سے ہوتا ہے اور اسی وجہ سے لہات کا قطع کرنا خواہ اس کا کسی مرض وغیرہ سے گر پڑنا آواز کے حق میں مضر ہے اور ریہ کو لہات آمادہ قبول برد اور آمادہ تازی برودت سے کرتا ہے اور کھانسی اٹھنے ریہ سے اس پر لہات مدد کرتی ہے لوزتان یہ دونوں لحمہ یعنی گوشت کی گھنڈیاں سی ہیں جو بیچ زبان کے اوپر اگی ہوئی ہیں گویا دو گوش اور چھوٹے چھوٹے کان ہیں اور یہ دونوں دو پارہ گوشت کے عصبی مزاج ہیں جیسے دو غدو داور غدو کی شکل پر اس کا ہونا اس لئے مناسب ہوا تا کہ قوی اور قوت دار ہو جائیں اور وہ دونوں ایک طرح سے گویا دو جڑیں ہی اذنین کی اور راہ مری کی ان دونوں کی طرف سے ہے منفعت ان دونوں کی یہ ہے کہ ہوا کو سرے پر قصبہ کے مثل خزانہ کے نگاہ رکھیں اور دوسری منفعت یہ ہے کہ ہوا یکبارگی بروقت استنشاق اور کشش قلب کے فورا نہ دفع ہونے پائے غلصمہ ایک تخم صفاتی ہے جو حنک سے ملا ہوا ہے لہات کے نیچے یوں ہی چھٹا ہوا اور راس قصبہ پر اور غلصمہ کے اوپر ایک استخوان ہے جس کا لفائق نام رکھا گیا ہے اس ہڈی میں چار ضلع ہیں دو اوپر کی طرف

اور دو نیچے اور قصبہ اور مری کی تشریح آئندہ ہم بیان کریں گے امراض اعضائے حلق
ہر واحد میں ان اعضا کے چند امراض لاحق ہوتے ہیں اور اقسام اورام اور انحلال فرد
کے بھی پیدا ہوتے ہیں طعام جو گلوگیر ہوتا ہو خواہ اور کوئی شے جو اترتے ہوئے پھنسے
جب کوئی شے ایسی پھنس جائے کہ حجم رکھتی ہو لازم ہے کہ گھونسا اور طمانچہ گردن میں اور
بائیں کتفین کے بار بار ماریں اگر یہ ترکیب کافی نہ ہو تے کرائیں مگر تے کرانے
میں اکثر خطرہ ہوتا ہے شوک وغیرہ جو حلق میں چبھ جائے کانٹا اور لکڑی خواہ ہڈی کی
کرچ یا اور کوئی شے اسی طرح کی جب حلق میں چبھ جائے پہلے اسے بغور دیکھنا چاہیے
اور اگر حب بصرہ خواہ ملمس اسے محسوس نہیں کرسکتی ہو قالب اور پر خوابید کی جیب وغیرہ
خواہ رودہ کمان جو کمان سے متبائن اور طرز مخالف پر ہو نکالنا چاہیے کہ وہ یا تو دفع کر
دے گا خواہ کھینچ لے گا اور اگر کھینچنے والا آلہ کانٹے اور کرچ وغیرہ کا اس تک پہنچ سکتا ہے
صواب یہ ہے کہ اسی کانٹے وغیرہ کے اخراج میں کوشش کی جائے جس طرح ہم آئندہ
بیان کرتے ہیں اور اگر حس سے محسوس نہ ہو تو اس وقت احساء مزلقہ سے پر کرنا چاہیے
پھر اس تدبیر سے کانٹا وغیرہ نکل جائے تو بہتر ہے ورنہ ہچکی اور تے کو ہیجان میں لانا
چاہیے انگلی ڈال کر خواہ پر کے ذریعہ سے اور دوائے معین کا بھی استعمال کریں مجربات
سے یہ ہے کہ ہر روز اسپند سفید ایک درہم گرم پانی میں پسا ہوا ملا کر تے کرانی چاہیے
کہ یہ دوا چبھے ہوئے کانٹے وغیرہ کو بھی لے کر نکل آئے گی اور بہتر یہ ہے کہ جب شکم سیر
ہو کر کھانا کھا چکا ہو اس کے بعد تے کرائیں کبھی ڈورے میں ایک ٹکڑا گوشت کا خوب
مضبوط باندھ کر نگل جاتے ہیں اور جب اسے کھینچ کر نکالتے ہیں چبھی ہوئی شے کو لے
کر برآمد ہوتا ہے اسی طرح انجیر خشک ڈورے میں باندھ کر بھی یہی فعل کرتا ہے کہ تھوڑا
سا اسے چبا کر نگل جائیں اور کبھی غرغرہ رب عنب الثعلب کا جس میں انجیر کو جوش دیا
ہو کہ چبھی ہوئی شے کو اس کے مقام سے جدا کر دیتا ہے کبھی حلق پر ضماد خارج سے کیا
جاتا ہے ایسی ادویہ سے جو منضج ہوں اور تقیح رقیق ان میں ہو کہ مقام ناشب کو متقیح کر

آئندہ اپنے اپنے ابواب میں معلوم ہوگا سورنجان کو خاصیت عجیب ہے اس کے دفع کرنے میں قالب سے جونک کے گرفت کرنے کی یہ کیفیت ہے کہ اس شخص کو جو پی گیا ہے دھوپ میں کھڑا کریں اور منہ اس کا کھول دیں اور زبان اس کی نیچے کی طرف دبائیں کنارہ سے اس میل اور سلائی کے جو مثل مغرفہ کے ہے جب جونک دکھائی دے اور نظر پڑے قالب اس کے عنق پر رکھیں تا کہ چھوٹ نہ جائے اور یہ قالب وہی ہے جس سے بواسیر کاٹی جاتی ہے خوانیق اور ذبح اختناق سے مراد یہ ہے کہ سانس کا ریہ اور قلب تک پہنچنا اور نفوذ کرنے میں امتناع پیدا ہو اور یہ کیفیت اسباب کثیرہ سے عارض ہوتی ہے مثلاً ادویہ خانقہ یعنی جو ادویہ گرفت گلو پیدا کرتی ہیں یا ادویہ سخت ان کا استعمال کرنا کہ ان میں سمیت بھی ہو یا جمود اور بستگی خون کی بعض اعضائے اندرونی میں لیکن وہ اختناق جس میں ہم اس وقت بحث کریں گے یعنی خوانیق اس سے مراد وہی ہے کہ سبب مرض کا نفس آلات تنفس میں پیدا ہوا ہو جو قریب حنجرہ کے ہیں ورم ہو خواہ انطباق اور چسپندگی اعضا کی یا عجز وت کا تحریک آلات استنشاق سے یہ امر تو بخوبی معلوم ہے کہ ورم سے راہ آمد برآمد نفس کی بند ہو جاتی ہے اور یہ بھی امر واضع ہے کہ تنگی اور ضغط عضو مجاور اور قریب کا اپنے قرب وجوار کے اعضا میں تنگی پیدا کرتا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ جو عضل محرک اعضا کے ایسی تحریک سے جو کہ اس تحریک کے ذریعہ سے ہو بطرف اعضائے مذکورہ کے جذب ہو جائے اور کھچے اور یہ خاصہ عضل حنجرہ کا ہے جیسا کہ ہم باب تنفس میں بیان کریں گے الغرض ایسا عضل محرک کہ جب اپنے فعل یعنی تحریک سے عاجز ہو اور یہ عجز اس کا یا تو بسبب استیلا اور غلبہ یبوست کے پیدا ہو یعنی اسی عضل میں جو داخل حنجرہ ہے خشکی پیدا ہونے سے خواہ اس کے قرب کے عضلات میں یبوست کے پیدا ہونے سے فعل تحریک سے عاجز ہو جائے یا استرخا یا تشنج یا کوئی اور آفت پیدا ہونے سے فعل تحریک میں عجز ہو جائے ایسے اوقات میں کسی متنفس ذی روح سے ممکن نہیں ہے کہ وہ سانس لے سکے اگرچہ مجری نفس کا بند نہ

ہو اور کھلا رہے انطباق جو بسبب ضغط مجاور کے پیدا ہوتا ہے کبھی اس کا سبب زوال ان فقرات کا ہوتا ہے جو اول عنق میں اندر کی طرف واقع ہیں اور یہ زوال فقرات بسبب ضربہ یا سقطہ کے پیدا ہوتا ہے اور اس کا علاج نہیں ہے یا انطباق مذکور بسبب ورم کے عضل خرز یعنی فقرہ اور گریا کے عضلہ یا رباطات میں یا عضل مری اور اسی کے اربطہ میں بالمشارکت یا کوئی سبب اسباب میں سے جو فقرات کو اندر کی طرف کھینچے یا تشنج جو عضل مری میں پیدا ہو کہ وہ بھی ان فقرات کو اندر کی طرف جذب کرتا ہے مگر سب سے زیادہ ردی اور خراب حال وہی انطباق ہے جو بسبب یبوست کے پیدا ہو یا انطباق کسی اور آفت سے مثلا ورم اور تشنج وغیرہ سے پیدا ہو اور وہ آفات عصب کو آمادہ جذب کر دیں اکثر یہ انطباق جب عارض ہوتا ہے تو صبیان کو عارض ہوتا ہے اس لئے کہ ان کے رباطات نرم ہیں زیادہ خطرناک اس انطباق کی وہی قسم ہے جو فقرہ ثانیہ اور اس کے اوپر میں ہو اور اگر اس کے نیچے ہو وہ اسلم ہے اور سخت اور شدید انطباق کی وہ قسم ہے جو فقرہ اولی میں ہو کہ وہ اشد اور زیادہ تیز ہوتا ہے انطباق کی وہ قسم جو بسبب عضو مجاور اور قریب کے ہو وہ ہے جس کا سبب دیدان ہوتا ہے اور اس کا بیان ہم نے باب عسر ازدراد میں کیا ہے اقسام ورم کے برطبق اعضاء متورمہ چار ہیں پہلا تو ورم عضلات خارجہ میں حنجرہ سے جو مائل قدام کی طرف خواہ اسفل کی طرف ہیں پیدا ہوحتی کہ ورم خود بھی ظاہر اور اس کی سرخی اور حمرت بھی ظاہر ہوتی ہو مقدم عنق میں یا صدر میں یا فس میں یا ورم عضلات خارجہ حنجرہ سے ہو مگر ان عضلات خارجہ میں ہو جو خلف کی طرف ہیں اور عضلات میں مری میں ہو کہ ورم اور اس کی سرخی منہ کے اندر معلوم ہوتی ہو اور بیشتر یہ ورم فقار اور نخاع تک بمشارکت متاوی ہوتا ہے یا ورم عضلات باطنہ میں مری کے یا جو چیز متصل مری ک پیدا ہو اس وقت تنگی نفس میں بمجاورت اور قرب کے ہوگی اور ورم محسوس نہ ہوگا یا ورم عضلات باطنہ حنجرہ میں ہوگا اور غشاء مستبطن حنجرہ میں اور یہ چوتھی قسم سب سے زیادہ بری ہے اور حس اس کو بھی دریافت نہیں کرتی ہے کبھی ان چاروں

اقسام سے دو خواہ تین قسمیں یکجا ہو جاتی ہیں سبب ان اورام کے وہی ہیں جو اور جملہ اقسام اورام کے اسباب ہیں اور اکثر بعض اقسام کی غذا کو ان اورام کے پیدا کرنے میں خصوصیت ہے جیسے حند قوقی اور کہتے ہیں کہ تریاق مضرت حند قوقی کا کاہو اور کاسنی ہے اور بیشتر سبب ورم کا تمام بدن کا امتلا نہیں ہوتا ہے بلکہ بدن تو فضول سے پاک ہوتا ہے مگر تھوڑا سا فضلہ اعضائے مجاورہ میں حلق کے فراہم ہو کر احداث ورم کرتا ہے کبھی تقسیم اس ورم کی اس طرح پر کی جاتی ہے کہ یہ ورم یا تو حس سے محسوس ہوتا ہو اور خارج بدن سے ظاہر ہو یا حس سے بعد تامل کے محسوس ہو جب اندرون حلق کے احساس کرے یا حس سے بالکل محسوس نہ ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں یا داخل حنجرہ ہو یا مری میں ہو اس ورم میں تامل کرنا اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ زبان کو نکال دیں اور منہ خوب کشادہ رکھیں اور اس کے ساتھ زبان کو دباتے رہیں نیچے کی طرف کبھی یہ اورام خون کے سبب سے عارض ہوتے ہیں اور کبھی مرہ صفرا کی زیادتی سے اور کبھی بلغم سے اور اکثر بلغم کا اختناق اسی طور سے ہوتا ہے کہ ارخائے عضل سے اطباق پیدا کرتا ہے ورم بلغمی سلیم ہے اور اس کا زائل ہونا بھی سہل ہے اور بیشتر چالیس روز تک ٹھہرتا ہے پھر بلغمی ورم بھی کبھی تو بلغم لزج بارد سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اقسام اس کے بلغم لطیف حار سے پیدا ہوتی ہے ایسا بلغم جب سر سے اترے اس لئے کہ اکثر یہ قسم بلغم کی سر ہی میں ہوتی ہے ممکن ہے کہ عضلات زیریں تک پہنچ جائے جو حنجرہ کے نیچے ہیں جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو عضلات اعلیٰ حنجرہ میں ہوتا ہے اس لئے کہ خلط ثقیل اس میں قوت نفوذ کمتر ہے کمتر یہ ورم سوداوی ہوتا ہے بعض اطبا نے کہا ہے کہ ہرگز خلط سودا سے یہ ورم پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ سودا کا انصباب ایک عضو سے دوسرے عضو پر دفعتاً نہیں ہوتا ہے مگر بندرت اس ورم کا خلط سودا سے پیدا ہونا کچھ تعجب کی جگہ نہیں ہے دفعتہً یہ مادہ اتر آئے خواہ تھوڑا تھوڑا اتر کے اختناق پیدا کرے اور بیشتر ورم حار منتقل خناق کی طرف ہو جاتا ہے اور جس طرح یہ مرض پیدا ہو ردی اور خراب ہے جو ورم خناقی ہو یا تو

صعوبت پیدا ہوتی یہاں تک کہ بیشتر مریض خناق پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے اور منخرین سے نکل آتا ہے آنکھیں دونوں نیم وا رہتی ہیں زبان کا باہر نکلے رہنا خناق شدید میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ ضعف حرکت زبان بھی ہوتا ہے اور بیشتر زبان زیادہ نکل آتی ہے بولنے میں من مناپس ہوتا ہے یعنی نتھنوں سے بولتا ہے حالانکہ یہ الٹی بات ہے اس لئے کہ عادت میں جو شخص اس امر سے منسوب ہے وہی ہے جس کے دونوں نتھنے بند ہوں یا بند کرلے اور جب منخرین بند ہو پھر درحقیقت وہ نتھنے سے کیونکر بولے گا درد کی شدت خناق بلغمی اور سوداوی میں نہیں ہوتی اور قسم حار میں البتہ ہوتی ہے جب درد شدید ہو تو بیشتر ساری گردن پھول جاتی ہے اور اس کے ساتھ منہ بھی اور زبان باہر نکل کر لٹک پڑتی ہے اسلم قسم ذبحہ کی وہ ہے جس میں سانس تنگی نہ کرے نبض اصحاب خناق کی ابتدائے مرض میں متواتر مختلف ہوتی ہے بعد ازاں صغیر متفاوت ہو جاتی ہے ورم خناق کے جملہ اقسام کو مشابہت اور شرکت اس میں ہے کہ محسوس ہوتا ہے یا حس بصر سے یا حس لمس سے اس طرح پر کہ اعضائے مری اور حنجرہ سخت محسوس ہوتے ہیں اور کھچے ہوئے اور مریض کی ایسی حالت ہوتی ہے جس طرح قے کرنے پر خواہشمند ہے اور خناق زوالی جو زوال فقرات سے عارض ہوتا ہے اس میں انجذاب اور کھچاؤ رقبہ کا اندر کی طرف اور جو فقرہ اتر گیا ہے وہاں پر بلندی اور اونچائی معلوم ہوتی ہے اور جب اس کے چھوئیں درد پیدا کرتا ہے اور جب پیٹھ کے بھل لیٹے ہرگز کوئی شے کھانے پینے والی نگل نہیں سکتا فرق درمیان ضیق نفس جو بسبب ذبحہ کے پیدا ہو اور وہ ضیق نفس جو ذات الریہ سے ہو یہ ہے کہ مریض ذات الریہ دفعتہً مخنوق نہیں ہوتا اور صاحب ذبحہ کبھی دفعتہً مخنوق ہو جاتا ہے اور فرق ورم حنجرہ اور ورم مری میں یہ ہے کہ اگر بلع ممکن ہو اور سانس رکتی ہوئی ہو تو ورم حنجرہ میں ہوگا اور اگر بالعکس ہو ورم مری میں ہو گا۔ بیشتر ورم حنجرہ بھی اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ بلع وشو۔۔ ہوتا ہے بلکہ بلع ممتنع ہو جاتا ہے اور کبھی مری کا ورم اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ نفس کی آمد ممتنع ہو جاتی ہے

۔اورام مری میں وہی قسم مانع نفس کی ہے جو اعلائے مری کی طرف ہو اور اس سے نیچے کا ورم کبھی مانع تنفس نہیں ہوتا ہے اگر عسر اور تنگی سانس کی آمد برآمد میں پیدا کر دے اس لئے کہ وہ ورم زیریں اس قدر نہیں بڑھ سکتا ہے کہ مزاحم قصبہ اور طرف قصبہ ریہ کا اس قدر ہو جائے کہ اس میں ہوا داخل ہو نہ سکے جس وقت کہ ورم خناقی مری اور عضلات داخلی میں ہوتا ہے جس سے کسی طرح محسوس نہیں ہوتا ہے اور ربان ایسی پیچدہ خنک سے ہو جاتی ہے کہ بشدت چسپیدگی اس میں ہوتی ہے اور فرق ورم ردی اور مہلک میں جو کسی طرح زائل نہیں ہوتا ہے اور اس ورم میں جو اس قدر ردی نہ ہو بلکہ آخر عضل مری میں وہ ورم ہوتا ہے اور اگرچہ وہ بھی دکھائی نہیں دیتا ہے یہ ہے کہ ورم غیر ردی میں ضیق نفس فقط بروقت بلع اور نگلنے کے ہوتا ہے اور ورم ردی خناق کا وہی ہے جو داخل حنجرہ میں ہوتا ہے اور جس سے خارج میں کچھ محسوس نہیں ہوتا ہے اور نہ اندر حلق کے اگر تامل سے دیکھا جائے خواہ ملمس کیا جائے کچھ معلوم ہوتا ہے بلکہ بہت زیادہ اندر کی طرف ہٹا ہوا ہوتا ہے اس کے بعد ردائت اس ورم کی ہے کہ اندر سے کچھ نہ محسوس ہو اور اہر سے معلوم ہو خناق ردی مانع نفس کو بہت جلد ہوتا ہے اور چت لیٹنے میں تو اس خناق میں کسی طرح سانس کی آمد و رفت ممکن ہی نہیں ہوتی پھر اگر چت نہ لیٹے اس وقت عسر نفس ہوگا اور ہمیشہ لانبی اور دراز کرنا گردن کا نفس کی آمد کے واسطے حیلہ قرار دے کر بے قراری میں رہے گا اور سیدھا ہونے کو بہت خواہش کرے گا اور دائیں پہلو پر نہ لیٹ سکے گا جب ضیق نفس حد سے زیادہ ہو جائے اور اخراج بخار دخانی کے اندر سے باہر کی طرف اس قدر حاجت کہ جو قوت پراگندہ کرنے والی اور نکالنے والی رطوبات کی بطرف خارج کے ہے کہ وہ نفس کے ذریعہ سے اخراج بخارات کر دیتی ہے وہ قوت تھک جائے اور کف اور زبد منہ سے جاری ہو اس بیمار مخنوق کی صحت اور زوال مرض کی امید باقی نہیں رہتی ہے اور نہ اس کا علاج کرنا درست ہے علاوہ بر ان کبھی مخنوق کی حالت ردی اس سے زیادہ خراب ہو جاتی ہے اور پھر صحت

اگر دردمعدہ اورغثیان پیدا ہو مادہ نے معدہ کی طرف ریزش کی ہے علامات فراہم ہونے مادہ کے یہ ہیں کہ تھوڑی سی نرمی پائی جائے اورروز چہارم گزرجائے کبھی اس خناق میں جس کی سرخی عنق میں اوراطراف صدر میں ظاہر ہوتے ہی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ سرخی آپ ہی آپ غائب ہو جاتی ہے اور یہ امر دو وجہوں سے پیدا ہوتا ہے یا تو مادہ باطن کی طرف رجوع کرتا ہے اور یا مادہ کا استفراغ ہو جاتا ہے پھر اگر بسبب استفراغ مادہ کے سرخی مذکورہ غائب ہوگئی ہو اس میں امید بہبودی کی ہے اور سانس میں سکی اور خفت بھی پیدا ہوگی اور اگر باطن کی طرف رجوع مادہ ہوکر سرخی غائب ہوئی ہے یہ علامت ردی ہے دموی خناق کی علامت وہی ہے جو علامت خون کی معلوم ہو چکی ہے سرخی زبان کی اور سرخی چشم اور چہرہ کی سرخی اور خون کا مزہ منہ میں ہونا یا تو شیریں ہو جانا خواہ تیز شراب کا ایسا مزہ اور درد شدید کہ اس میں تمدد بھی ہو اور سانس میں زیادہ تنگی پیدا ہوتی ہے علامات صفراوی کے التہاب اور حرارت اور غم شدید اور عطش بہت زیادہ اور درد شدید جس میں لذع بھی ہو اور تلخی ذائقہ کی اور خشکی اور بیداری مگر تنگی فس میں اس قدر زیادہ نہیں ہوتی جس قدر کہ دموی خناق میں ہوتی ہے کبھی زبان اور چہرہ کا رنگ اور سوزش مقام ورم اور حدت مادہ کی دلیل اس کے صفراوی ہونے پر ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی شے لاذع اور حریف اس جگہ ٹھہری ہوئی ہے درد خناق صفراوی میں بہ نسبت دموی کے کم ہوتا ہے بلغمی خناق کی علامت ملوحت اور بورقیت مع حرارت اور لزوجت کے ہوتی ہے اس لئے کہ یہ بلغم فاسد اور متعفن ہوتا ہے اور کبھی سپیدی زبان کی اور سپیدی چہرہ اور پیاس میں کمی اور قلت الہاب بھی بلغمی ہونے پر دلالت کرتی ہے کبھی زبان باہر کی طرف ڈھیلی ہوکر نکل آتی ہے اور کمتر خناق بلغمی میں ورم غدوی عارض ہوتا ہے اور درد یا تو قلیل یا بالکل معدوم ہوتا ہے او تپ نہیں ہوتی چالیس روز تک اس کی مدت ہے اور اگر مریض برداشت کرے اور ہمت نہ ہارے ممکن ہے کہ ایذا کو اٹھالے اس لئے کہ جو چیز نگلی جاتی

ہے نرم ورم میں ہو کر اتر جاتی ہے لہذا اس قدر موذی نہیں ہے سوداوی خناق کی علامت صلابت اور ترشی ذائقہ میں یا عفوصت اور کم کم عارض ہونا اور کبھی ورم حار منتقل خناق سوداوی کی طرف ہوتا ہے جو خناق بسبب اعضائے متنفسہ کے سبب سے ہے اس کی علامت منہ میں رطوبت کی کمی اور فوراً آب گرم سے نفع ہو جانا اس لئے کہ ترطیب اور ارخا پیدا کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کبھی آدمی ایک درد میں مبتلا ہوتا ہے جس کا قیام سال بھر خواہ دو برس تک رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نواحی حلق میں کوئی فضلہ متحجر ہو گیا ہے بیان عام معالجہ اورام نواحی اور اطراف حلق اور حنجرہ اور ان غدود کا جو حلق اور علصمہ اور لہات اور لوزتین کے اندر خواہ قریب تر واقع ہیں پہلی تدبیر اس معالجہ کی یہی ہے کہ فصد کے ذریعہ سے استفراغ مادہ کیا جائے اور وہ مادہ جو سبب فاعلی ان اورام کا ہے فصد کے ذریعہ سے نکال دیا جاء اور اسہال سے بھی استفراغ مادہ کریں اور جذب مادہ جانب مخالف ہیں اگرچہ بذریعہ محاجم کے ہو اور مواضع عیدہ پر جانب مقابل ورم میں چسپاں کئے جائیں اور اطراف کی ندش ایسی کہ مولم اور ایذا دہندہ ہو کرنی چاہیے اور شروع معالجہ میں ادویہ قابضہ میں ایسی چیزیں ملانی چاہئیں جن میں جلا کرنے کی قوت تھوڑی سی ہو جیسے شہد اور افضل ادویہ پوست جوز ہے بعد ازاں رب لہسن یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرکہ سے غرغرہ کرنا جس وقت ورم لہات یا خناق شروع ہو منجملہ رادعات کے ہے اور مانع ازدیاد مرض اور بہت سی رطوبت کو کھینچ لاتا ہے اور جو فساد کہ قریب الوقوع ہوتا ہے اسے روک دیتا ہے انہیں ادویہ میں سے شب اور مازو گلنار اور دونوں انار جو پکاتے پکاتے مہرا ہو جائیں اور لعوق انہیں ادویہ سے تیار ہو ازیں قبیل یہ بھی ہے کہ یافوخ سر کو منڈوا کے عصارہ اقاقیا کو اس پر طلا کریں یہ تدبیرات اول امر میں جب مرض کی ابتدا ہو کرنی چاہئیں ادویہ مجربہ میں جو بالخاصہ اورام خوانیق اور لہات اور لوزتین کو مفید ہیں بلکہ جملہ اعضاء حلق کے امراض کو وہ دوایہ ہے کہ خیوط یعنی ڈورے کو اور خصوصاً وہ سوت جو ارجوان بحری میں رنگ لیا گیا ہے لے کر سانپ کے

گلے میں ڈالیں اس کے بعد مریض اورام مذکورہ کی گردن میں ان کا لچھا پہنا دیں یہ دوا اس قدر مفید ہے کہ قدر متوقع سے اس کی منفعت بہت زیادہ ہے ادویہ بھی ادویہ شریفہ سے اس مرض کی ابتدا اور انتہا میں ہے کہ ردع بھی کرتا ہے اور نرمی طبیعت اور تسکین درد میں اس سے پیدا ہوتی ہے ادویہ قابضہ اور محللہ اور منضجہ میں حالت بدن کی طرف بھی غور اور تامل کرنا چاہیے کہ نرم یا سخت اگر سختی ہو قوی ادویہ کو اختیار کریں اور نرم ہو تو نرم ادویہ اور اسی طرح سن اور مزاج وفصل اور عادت کا بھی لحاظ رکھنا واجب ہے کبھی اورام لہات اور لوزتین کا اور استرخاء اعضائے مذکورہ کا خاص کر علاج قطع کرنے سے ضرور ہوتا ہے اور اس کو ہم جداگانہ ایک باب میں بیان کریں گے منجملہ طرق معالجہ کے موضع ماؤف کو دبانا بھی ہے اور اس کے تین مقام ہیں جس وقت زوال فقرات سے ورم خناق عارض ہو اورام الہات ـــ تین جن اٹھانے اور بلند کرنے کی حاجت اس وجہ سے ہے کہ سقوط اور گر پڑنے سے محفوظ رہیں اورام بلغمی جس وقت دونوں منخرین اور دونوں سوراخوں کو بند کر دیں اس وقت دبانے سے اورام کا پراگندہ کر دینا خواہ ان کو رقیق اور پتلا کر دینا ضرور چاہیے علاج ذلج اور خوانیق کا اور علاج ہر ایک خناق جو کسی سبب سے کیوں نہ عارض ہو حار حناق کا علاج یہ ہے کہ ابتدا فصد سے کی جائے اور زیادہ خون دفعتہً نہ لیا جائے خصوصاً جس وقت قوت میں ضعف آنے لگا ہو بلکہ دس دس قطرہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد لیا جائے تیسرے روز تک تفاریق متوالیہ کر کے اور اگر قوت میں ضعف نہ آیا اس وقت اس قدر خون نکالنا چاہیے کہ غشی کی نوبت پہنچے قوی آدمی کو واجب ہے کہ تفریق اور بار بار کھولنے سے فصد کے مقصود ہے حفظ قوت مریض ہو اور بچانا اس امر سے کہ غشی نہ پیدا ہو اس لئے کہ غشی ادھر پیدا ہوئی اور قوت ساقط ہو گئی پھر اس کے ہمراہ عسر نفس کم ہو جائے گا خصوصاً وہ لوگ تقلیل غذا کر رہے ہوں کہ یہ بھی ضعف آور ہے اور یہ کمی غذا میں اختیار اور مصلحتہ ہو یا بنظر ضرورت کے اور اس سے زیادہ اس وقت بقائے قوت کا لحاظ واجب ہے کہ حمی بھی ہو فصد کے بارہ

طبیعت مدبرہ اس کو تغذیہ بدن صرف کرے اور ورم کی طرف نہ جانے پائے یہ تدبیر ایسی ہے کہ جیسے اس کو خون پلایا جاتا ہے اور جزو بدن مثل غذا کے ہوتا ہے بعد ازاں تحلیل اور انضاج کی طرف توجہ کریں پھر اگر فصد ایسے شخص کی کی جائے برداشت نہ ہو سکے گی اور غذا دینی ضرور ہوگی تغذیہ میں ایک قسم کی ایذا دہی بھی ہے خصوصاً جبکہ اچھی طرح نوالہ اترتا نہ ہو کہ اس وقت بڑی مصیبت ہے زیر زبان جو رگ ہے اس کی فصد میں بالکل تاخیر نہ کرنی چاہیے بلکہ فوراً کرنی چاہیے اگرچہ اسے روزانہ کریں یؒا جو ساعات اور اوقات فصد نہ لینے کے مقرر ہو چکے ہیں اور ان کے ذریعہ سے ایک فصد سے دوسری فصد میں تفرقہ اور فاصلہ ہوتا ہے اسی زمانہ میں تفاریق میں فصد مذکور واقع ہو بیشتر فصد دواج کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر زبان پر پچھنے لگانے اور حجامت ساق کی بھی واجب ہوتی ہے کہ یہ بھی نافع ہے جو شخص خوگر خوانیق کا ہو اور اکثر اوقات مقررہ معینہ وہ مبتلا اس مرض کا ہو جاتا ہے واجب کہ قبل عروض اس مرض کے اس کی فصد کر دی جائے جس وقت امتلاء مادہ اس کے بدن میں ثابت ہو اور وقت ربیع میں بھی اس کی فصد کرنی ضرور ہے زیادہ تر مفید تدبیر یہ بھی ہے کہ حقنہ ہائے قویہ پر مبادرت کریں ہاں اگر کمی مانع استعمال احتقان قوی کے ہو اس وقت حقنہ ہائے لینہ پر اکتفا کریں حقنہ ہائے قوی اور شیافات اس مرض میں نافع زیادہ ہوتے ہیں اطراف پر نطول اور عنق پر صوف کا لپیٹنا واجب ہے خصوصاً صوف زوفا کو زیت میں خواہ کسی پانی میں مثلاً آب بابونہ کو ملین ہے اور مسکن درد بھی ہے پھر اخیر میں ادویہ جاذبہ کو ملانا چاہیے جب یہ ادویہ نافع نہ ہوں قوی دوائیں جیسے بورق اور خرول اور جند بیدستر اور سلیخہ اور کبریت اور مراہم قویہ محمرہ اشہا عسل بلادر اور جو چیز دانہ جلد پر اٹھا دے استعمال کریں تیسرے روز ان کو جب غذا دی جائے تو بحسب مزاج سکنجبین خواہ شراب العسل پر اقتصار کریں اس کے بعد ماء الشعیر ہمراہ بعض شربت ہائے مناسبہ لذیذہ کے جیسے شربت نیلوفر اور عناب اور بنفشہ پھر زردی بیضہ نیم برشت پھر جب

بسہولت نوالہ اترنے لگے احشائے خندروس وغیرہ اور سب سے اخیر میں احشاء منضجہ جیسے نشاستہ اور آرد باقلا اس کے بعد محللات کا استعمال کریں پھر جب عسر بلع میں ہو محاجم رقبہ پر نزدیک دوسری گریا کے رکھ کے چوسنے سے خواہ حرارت نار کی کشش سے منفذ کو وسیع کردینا چاہیے کہ تھوڑا تھوڑا وسیع ہو جائے اور جو غذا گھونٹ گھونٹ کرکے اتارے اسے گوارا کرسکے جب اس کے اتارنے سے فراغت ہو جائے محجمہ کو اٹھا لینا چاہیے اور محجمہ ناری تو خود بخود گر جاتے ہیں اور بھرے ہوئے پچھنے لگا کر خون اس جگہ کا اور اخدعین کا نکال دے اس کے بعد ایک محجمہ سر پر چسپاں کرے اور ذقن پر حلق کے نیچے بھی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر محجمہ کی بعد تدبیرات مذکورہ بالا اس وقت کرنی چاہیے کہ مادہ کو قطع کرلیا ہو اور تقطیع مادہ کے بعد پھر یہ جملہ تدابیر جذب مادہ کو جانب مخالف میں کریں گے اور تحلیل اور تقلیل مادہ بھی کرتے رہیں اور چوسنے کی تدبیر جو اوپر مذکور ہوئی وہ بھی ایسی ہے موثر ہے محجمہ کو زیر پستان اور کاہل یعنی کوہان پر بھی رکھنا مفید ہے چوب خیزران وغیرہ جو منقی مادہ ہو اسے روئی میں لپیٹ کر رکھنا بھی کچھ خوف کی بات نہیں ہے اس لئے کہ تنقیہ سے توسیع اور کشائش مخرج نفس میں پیدا ہوتی ہے اور بیشتر حلق میں ایک نلی باریک جو سونے خواہ چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی ہو بھی داخل کرتے ہیں کہ سانس کی برآمد پر معین ہوتی ہے اسی طرح جب ضیق اور تنگی نفس میں زیادہ ہو رقبہ پر محجمہ ضرور لگانے پڑیں گے کبھی توسیع حلق اور سہولت بلع اور آسانی سے سانس لینی ان جملہ امور کے واسطے اکتناف قوی یعنی زور سے بھینچنا اور دبانا بھی مفید ہوتا ہے ابتدائے مرض کے ادویہ قابضات میں خصوصاً خناق دموی میں اور قوابض میں افضل اور بہتر وہ دوا ہے جس میں ہمراہ قوت قابضہ کے ایک جوہر لطیف ایسا ہو جس کے ذریعہ سے دوا غواص ہو جائے اور خوب گھل مل جائے تجربہ کرے ایسی دوا جو ہم نے پائی ہے وہ یہی کہ قوابض مرکبہ زیادہ تر نافع ہیں بہ نسبت قوابض مفردہ بسیطہ کے کبھی ابتدا میں بھی درد کی شدت ہوتی ہے اس وقت قوابض کے ساتھ مرخیات اور ملینات

مسکنہ وجع بھی ملانے کی حاجت ہے جیسے شربت بنفشہ اور فانید اور دودھ نیم گرم اور لعاب تخم کتان اور میفتنج اور بیشتر انصباب مادہ کی کثرت ہوتی ہے اس وقت ادویہ محللہ بھی داخل کرنی ضرور ہیں اور بیشتر مادہ میں کثرت انصباب نہیں ہوتی اور ورم بھی قوی نہیں ہوتا اس وقت ابتدائی علاج کرنا چاہیے اور رمازو اور نکوشادر کا استعمال کیا جائے کہ مانع بقوت ہے اور تحلیل قوی کرتے ہیں صفراوی خناق میں زیادہ تر مقصود یہی رہے کہ جو دوا وغیرہ کی جائے اس سے تبرید اور قبض حاصل ہو کبھی لطوخات بھی مستعمل ہوتے ہیں اور کبھی خناق صفراوی میں بلکہ جملہ اقسام اورام حارہ خناقیہ میں غرغرہ ہائے مناسبہ کا استعمال ہوتا ہے نفوخات کا استعمال کسی منبج اور پھونکنے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے اور نخورات یعنی پاشیدہ کرنے والی ادویہ بھی اسی طرح ازیں قبیل سکنجبین حار اور سرکہ سے غرغرہ کرنا ابتدائے مرض حار میں انفع اشیا ہے اور بارد ورم میں بھی اور رب توت خصوصاً توت صحرائی سے غرغرہ کرنا اس کے بعد نافع وہ غرغرہ ہے جس میں شکر یا شہد کی آمیزش نہ ہو ابتدائے مرض میں عصارہ سماق اور عصارہ انگور دونوں خالص اور ترش کا استعمال کرنا چاہیے خواہ دونوں کا عصارہ مع گلنار کے ایسے عصارات میں شہد وغیرہ بغرض تنقیہ کے داخل کیا جاتا ہے نہ باین غرض کہ غرغرہ کی قوت بڑھ جائے اسی طرح جوشاندہ بنگ ہمراہ شہد کے خواہ طبیخ سماق دوشیدہ انگور ملا کر اس سے زیادہ قوی تر عصارہ جوز سازہ جو افضل ادویہ ہے اورام خناقیہ کے واسطے اور عصارہ برگ گل جوتازہ ہو اور رب خشخاش جس وقت قوابض سے ملایا جائے جیسے عدس مقشر اور گلنار وغیرہ یہ بھی ابتدا میں عظیم منفع ہے اس سے بھی قوی تر طبیخ راسن اور بلوط اور سماق آ کشنیز آب پوست جوز آب آس یا وہ پانی جس میں اچھی طرح عدس کو پختہ کیا ہو اور آب سفرجل ترش زعرور یعنی آلو بالو کو خاصیت عجب ہے اس مرض میں اور شب یمانی کو بھی اسی طرح خاصیت ہے ایضاً حلق میں بطور نفوخ کے اس دوا کو پہنچائیں تخم گل سماق اور گلنار ہم وزن اور کافور کی مقدار قلیل صفراوی خناق کے واسطے عصارات باردہ ان میں ایسے

فضلہ برآمد ہوا سے لینا چاہئے اور خشک کر کے رکھ چھوڑے کہ اس میں بدبو کم ہوگی اگر روٹی کے ساتھ کسی اور چیز کی خواہش کرے تو وہی چیزیں دینی چاہئیں کہ جیدالکیموس اور حار مزاج باعتدال ہوں جیسے گوشت چوزہ ہائے مرغ اور حجل اور پایہ گوسپند کہ ایسی غذا یا اینکہ جیدالہضم ہے فضلہ بھی کم دیتی ہے اور ان کے فضلہ میں بوئے بد اور مٹی کے کوزہ میں گل حکمت کر کے تنور میں رکھیں یا ظرف آبگینہ میں گل حکمت کر کے رکھیں میری رائے میں یہی طریقہ اصوب ہے اسی طرح فضلہ شپرک جو خوب طرح جلایا گیا ہو کبھی مریض خناقی کی تحفیک نمک اور شہد سے کرتے ہیں یا سرکہ اور زیت سے اسی طرح اورام لہات میں اور تلخہ گاؤ کو شہد ملا کر بھی اور تلخہ سنگ پشت سے غرغرہ سکنجبین سے جس میں تخم ترب پختہ کیا ہو اور قلقطار اور قلقدلیش ورم لوزتین کے واسطے جید ادویہ میں سے ہیں مرکبات میں سے دوائے توت مراور سگ جو سفید ہو جلائی ہوئی مٹی کے برتن میں یا غیر سوختہ ایک اوقیہ قلفل دو درہم مازوئے سوختہ اور انار کے چھلکے موئے رخسارہ خنزیر اور بوزنہ شدت ہو فضلہ کودک جو ترمس کی روٹی کھلا کر خارج ہوا ہے اور فضلہ سگ اور خطاطیف جلایا ہوا اور اسی کو مکرر ہر روز چند مرتبہ استعمال کریں اکثر زبان مخوق کی ورم کر جاتی ہے اور بیشتر اس کے معالجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور ہم نے اورام لسان میں اس کو بیان کر دیا ہے اور جو اس موضع کے لائق ہے اگرچہ اس مقام کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے وہ یہ ہے کہ بعد فصد کے ایسے حیلے کرنے چاہئیں کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف ہو اور اس جگہ ایارج فیقرا سے کام لیا جاتا ہے کہ اسکوان اخلاط کے کم کرنے میں خاصیت عجیب ہے جو اعلے فم معدہ کے متصل ہوں یا متصل مری اور حلق کے اس کے بعد مبردات رادعہ جیسے عصارہ کا ہو کہ یہ بھی خاصیت عجیب رکھتا ہے اور رویائے صادقہ سے اس کی خاصیت معلوم ہوئی ہے پھر اس کے بعد اگر تحلیل لطیف کی حاجت ہو کرنی چاہیے خناق فقاری جو کہ فقرات کے اورام وغیرہ سے پیدا ہو اس کی تدبیر نافع یہ ہے کہ موضع ورم کے دبانے سے خلف کی طرف نرمی تو سیع مخرج کریں

خناق پیدا ہوا ہے اس کی فصد اور حقنہ کر کے چند روز احساشیریں آرونخود سے اور دودھ
خواہ ماءاللحم میں روٹی بھگو کر اور زردی بیضہ کی کھلائیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص
کے حلق میں کسی قسم کا درد ہو اولی اور انسب یہ ہے کہ ترک بولنے اور کلام کرنے کا کر
دے کسی قسم کا درد کیوں نہ ہو لہات اور لوزتین کے بیان میں ان دونوں اعضا میں کبھی
نزلہ کے سبب سے ورم پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے تنفس رک جاتا ہے اور کبھی لہات
میں استرخا بدون ورم کے پیدا ہوتا ہے پ اس کے لئے حاجت ایسی دوا کی ہے جو
قبض اور کھچاؤ پیدا کرے اور خشکی اس میں لائے وہ ادویہ حارہ ہوں یا باردہ اور کبھی اس
کے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہتی ہے اس کے معالجات قریب بعلاج خوانیق کے ہیں
ابتدا میں لطوخات سے علاج کیا جاتا ہے اور چھونے اور مس کرنے میں اس کے نرمی
کرنی چاہیے کہ پر وغیرہ نرم چیز سے دوا لگائی جائے اس لئے کہ انگلی سے چھونا یا غیر
وقت پر یا زور سے انگلی اس میں لگانی اکثر دشواری اور تکلیف پیدا کرتی ہے جو ورم ان
اعضا کا عظیم ہو اور التہاب اس میں کم ہو یعنی قسم دموی ہو اس پر ادویہ عفصہ کا استعمال
کرنا چاہیے اور ملتہب صفراوی ورم کے واسطے جس دوا میں تبرید شدید ہو مناسب ہے
جیسے آب عنب الثعلب خواہ تخم گل یا برگ گل کہ ان چیزوں کا اثر قوی ہے اور ان سے
زیادہ تر قوی صمغ عربی اور کتیرا اور انزروت اور شادنج ہے ایضا گلنار دو جزو شب یمانی
ایک جزو پارچہ ریشمی میں چھان کر کسی چمچہ میں جو عرض میں سر کے طرف سے ٹوٹا ہوا ہو
اس میں بھر کر استعمال کریں اور اسی دوا میں زعفران اور کافور زیادہ کریں جب لطوخ
کے طور سے مستعمل ہو ایضا مازو سرکہ میں پیس کر پر کے ذریعہ سے لگائیں ایضاً آب
انار ترش ہمراہ اور قابضات کے ایضا حجر شادنج اور حجر فرد خیوس کو جلا کر اور وہ دوا جس کو
آخراطوس کہتے ہیں اور حجر افروق اور طباشیر اور گل مختوم اور گل ارمنی اور رب حصرم اور
ثمرہ شوکہ مصریہ اور شب یمانی اور تخم گل ان ادویہ سے بھی مثل ادویہ اول کے بنانا
چاہیے شبت کی لکڑیوں سے دھونی دینی بھی لہات کو خوب خشک کرتی ہے ایضاً عصارہ

نہ ہو ادویہ قویۃ التحلیل کا استعمال کریں جیسے عصارہ قثاء الحمار اور کبریت اور قنطوریون اور نطرون احمر شہد کے ساتھ خواہ تنہا جب ورم سخت ہو جائے اور طولانی ہو اس وقت حلتیت سے بہتر کوئی دوا نہیں جب ورم کسی جگہ تو باریک اور کسی جگہ غلیظ اور گندہ ہو اس وقت قطع کرنا چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو قطع سے بچاتے رہیں اور ورم کی لاغری نوشادر سے کرنی چاہیے اور اس کو اوپر کی طرف اچھا نا ملعقہ سے جو بشکل لجام کے ہوتا ہے اولی ہے اور جب تک بیخ ورم لاغر نہ ہو جائے قطع کرنا ضرور نہیں ہے کہ اس میں خطرہ عظیم ہے یہ غرغرہ اورام تعانع کی تجفیف کرتا ہے اور تحقیہ ان اورام کا بھی کردیتا ہے عدس گلنار ہر واحد پانچ درم شیاف ما میثا زعفران ہر واحد ایک درم پانی میں جوش دے کر اس کا سلافہ ایک حصہ لے کر نصف وزن اس کے رب التوت اور چوارم وزن اس کا شہد ملا کر خوب آمیختہ کریں اور اسی کا غرغرہ کیا جائے سقوط لہات کبھی لہات گر پڑتی ہے تپ کے مرض میں اور کبھی تپ نہیں ہوتی اور سقوط اس کا ہوتا ہے گر پڑنا اس کا یہی ہے کہ دراز ہو جائے اور نیچے کی طرف جھک جائے اور اپنے موضع اصلی کی طرف پلٹ نہ سکے ایسے وقت میں بعض اوقات نوالہ اتارنے والا لہات کو انگلی سے دباتا ہے تب جا کر اچھی طرح نوالہ اترتا ہے علاج اگر حرارت ہو اور سرخی بھی موجود ہو فصد کرنی چاہیے اس کے بعد وہی غرغرے جو ابواب سابقہ میں مذکور ہوئے استعمال کریں جس طرح غرغرہ سرکہ اور گلاب سے بعد ازاں لہت کے بلند کرنے اور اوپر اٹھانے کی تدبیر کریں ایسے آلہ سے جو مشابہ لگام کے ہے اور اٹھانے میں جہاں تک ہو سکے رفق اور نرمی کرنی چاہیے اور اگر حرارت اور سرخی نہ ہو غرغرہ سکنجبین اور خرول اور مری نبطی سے کر کے اٹھانے کی تدبیر آلہ مذکورہ سے کریں دوا جو لہات کے اٹھانے اور بلند کرنے میں بکار آمد ہے یہ ہے کہ مازو اور نوشادر مسحوق اور سائیدہ کر کے استعمال کریں اور قوی علاج یہ ہے کہ آلہ مذکورہ سے دبا کر اوپر کی طرف اٹھائیں اور خارج کی طرف اس کو مائل کرتے جائیں اور ادویہ قابضہ خواہ ان میں محللات ملا کر جیسا مناسب ہو

استعمال کریں کبھی انگلی پر رب توت اور جوروغیرہ لگا کر اس کو لگاتے ہیں ادویہ جیدہ میں
واسطے دبائے ہوئے لہات کے گلنار اور شب اور کافور ہے اور بلند کرتے وقت سک
ساتھ نوشادر کے مگر سک لطیف زیادہ ہے مگر اس وقت اس کو اختیار کریں کہ ورم اور
امتلا وغیرہ کی آفت اس میں نہ ہو جب اٹھانے سے اپنی جگہ پر ٹھہر جائے آب برف
سے غرغرہ پے در پے کرانا چاہیے اسی واسطے مجرب یہ ہے کہ تخم گل نصف رطل عصارہ
لحیۃ التیس تین اوقیہ سرکہ میں خواہ طلاء جو ایک قسم کی شراب ہے جوش دیں اور طلا میں
جوش دیں اور طلا میں جوش دینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے لڑکوں کا لہات مازو سرکہ
میں پیس کر اٹھایا جاتا ہے خصوصاً جب اس کو ان کے یافوخ پر طلا کریں جداگانہ بیان
قطع لہات اور لوزتین کا بموجب وعدہ سابقہ لہات کی باریکی اور لاغری اور خصوصاً نیچے
کے جانب کی پہلے ملاحظہ چاہیے گو اس کے سر کی طرف گندہ اور موٹا ہو اور ایک رطوبت
مثل ریم اور قیح کے اس سے ترشح کرتی ہو یا اول وقت ہے لوہے سے خواہ ادویہ کاویہ
سے قطع کرنا چاہیے اور قطع سے پہلے مسہل لطیف سے طبیعت کو صاف کر لینا چاہیے اور
بدن کو امتلا سے پاک کر لینا ضرور ہے اگر امتلا خون وغیرہ کا بدن میں پایا جاتا ہو اس
لئے کہ امتلا کی حالت میں قطع کرنا خطرہ سے خالی نہیں جو لہات باریک اور دراز مثل
چوہے کی دم کے ہو اور زبان پر چڑھا ہوا بے امتلا اور بدون سرخی کے ہو اور نہ اس میں
سیاہی ہو اس کے کاٹنے میں خطرہ کمتر ہے طریقہ قطع کرنے کا یہ ہے کہ زبان کو نیچے کی
طرف دبائیں اور لہات کو قالب سے پکڑ کے نیچے کی طرف کھینچیں اور بالکل استیصال
اس کا کردیں بلکہ اس میں سے کسی قدر چھوڑ دیں اس لئے کہ اگر حنک سے اسے کاٹ
ڈالیں گے خون بند نہ ہوگا اور دشواری پڑے گی اور تھوڑی مقدار کاٹنی بھی جائز نہیں ہے
کہ بدستور باقی رہے گا بلکہ جتنی مقدار اس کی خلقی اور اصلی مقدار سے زیادہ ہو اسی قدر
قطع کر ڈالی جائے اگر لہات متورم اور سرخ ہو اس کے کاٹنے میں خطرہ ہے کہ بیشتر
خون اس قدر برآمد ہوتا ہے کہ پھر وہ کسی طرح بند نہیں ہوتا اور یہ قاطع حلتیت او شب کو

ہمیشہ لہات کی جڑ پر چھڑ کی جائے کہ اسے کاٹ کر گرا دیتی ہے داغ دینے کے ذریعہ سے جودوا لہات کو قطع کر دیتی ہے نوشادر اور حلتیت اور زاجات میں یہ امر ہے ضرور ہے کہ یہ ادویہ لہات پر چمٹی ہوئی رہیں آلہ موصوفہ کے ہمراہ اور ایک گھنٹہ کامل اسی طرح رکھیں اور نکلنے نہ پائیں کہ عمل دوا کا پورا ہو جائے پھر دوا بدل کر دوسری دوا کو رکھیں تا اینکہ سیاہ ہو جائے سیاہ ہو جانے کے بعد اکثر تو یہی تجربہ ہوا ہے کہ تین روز میں گر پڑتا ہے ضرور ہے کہ معالج یعنی مریض تکیہ لگائے ہوئے ہو اور منہ اس کا کھلا ہو تا کہ لعاب بہ کر باہر کرے اور منہ میں نہ ٹھہرے لوزتان کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچے جاتے ہیں جس قدر ممکن ہو اور اغشیہ ان کے ہمراہ کھنچنے نہ پائیں اس کے بعد جڑ کی اوپر کی طرف سے چہارم طول جس جگہ ہے وہاں گول اور مستدیر شکل پر کاٹ دیتے ہیں آلہ قاطعہ سے اور آلہ مذکورہ کو الٹتے پلٹتے نہیں اور ایک لوزہ کا ٹکر دوسرے کو کاٹتے ہیں بعد مراعات شروط مذکورہ کے جو کوئی اور حجم میں درباب لہاب مذکور ہوئے ہیں جب جزء مقطوع کٹ کر گر پڑتا ہے خون بقدر صالح برآمد ہونے لگتا ہے اور مریض منہ کے بھل جھکا ہوا رہتا ہے تا کہ خون حلق میں چلا نہ جائے اس کے بعد سرکہ اور سرد پانی سے مضمضہ کرتا ہے اور قے بھی کرانا چاہیے تا کہ اندر کی صفائی حاصل ہو اس کے بعد خون بند کرنے والی ادویہ جیسے شب اور زاج اور قلقطار کا استعمال کرتے ہیں اور طبیخ ورق آس سے شیر گرم غرغرہ کیا جاتا ہے آفات قطع کا بیان آواز کو ضرر بھی قطع لہات سے پہنچتا ہے اور پھیپھڑا ہوائے سرد کے سامنے پڑ جاتا ہے اسی طرح ہوائے گرم کی ایذا اسے پہنچتی ہے لہذا ادنی حرارت اور برودت سے کھانسی عارض ہوتی ہے اور پیاس پر ایسا آدمی صبر نہیں کر سکتا انہیں نقصانات میں سے یہ بھی ہے کہ معدہ کو سوء مزاج اسباب بادیہ اور خارجہ مثل ریح اور غبار کے عارض ہوتا ہے اور اکثر لوگ ان کے سینہ میں اور ریہ میں استحکام بردھو جاتا ہے یہاں تک کہ مر جاتے ہیں اور کبھی نزف دم ایسا عارض ہوتا ہے کہ بند نہیں ہوتا علاج اس نزف الدم جو قطع لوزتین

اورلہات سے پیدا ہو گردن پر محجمہ چسپاں کریں اور دونوں پستانوں پر اور فصد رگہائے سافلہ جو مشارک ہیں جیسے ابطی وغیرہ کی باراوہ جذب خون کے کھولنی چاہیے مفردات حابسہ خون اور لطوخات مستعملہ اسی غرض کے واسطے ان کا استعمال کریں مثلاً زاج کا لطوخ خواہ اسی کا ذرور اسی پر کریں اور مبردات بالفعل جیسے آب برف اور عصارات باردہ قابضہ جو معروف ہیں جیسے عصارہ انگور اور شاخہائے باریک انگور اور ریباس اور عنب الثعلب اور آب سفرجل ترش اشیاء مجربہ جن کو خاصیت اس امر میں ہے واجب ہے کہ فی الحال اس دوا کا استعمال کریں جسکے فائدہ کی گواہی ایک عالم مسمی یہ دیوجانس دیتا ہے اور وہ کوہ شارک ہے ایضاً عصارہ بارتنگ جس وقت اقراص کہربا کے ہمراہ استعمال کریں گل مختوم داخل کر کے واجب ہے کہ اس میں کوئی شے گرم نہ لگائیں بلکہ باردبالفعل کا استعمال کریں اس لئے کہ حرارت بوجہ جذب کے فعل دوا کو باطل کر دیتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

فن دسواں احوال صدر اور ریہ کے بیان میں

اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں پہلا مقالہ اصوات اور نفس اور تشریح حنجرہ اور قصبہ اور ریہ کا بیان ہے قصبہ ریہ ایک عضو مولف یعنی مرکب ہے بہت سے غضروف سے جو پورے دائرے اور اجزاء دائرہ کی شکل پر ہوتے ہیں اور وہ دوائر ایسے ہوتے ہیں کہ بعض دائرہ نے بعض کو جمع کیا ہے ان غضروف میں سے جو منفذ طعام سے مل جاتا ہے یعنی مری سے وہی غضروف پورا دائرہ نہیں ہوتا بلکہ نصف دائرہ بن جاتا ہے اور اس کا محل قطع مری تک مقرر کیا گیا ہے اور مری کو مماس اس میں سے ایک جسم غشاء تہ جسم غضروفی ہوتا ہے بلکہ جو ہر غضروفی قدام تک یہ غضاریف ملائے گئے ہیں غضاریف رباطات سے کہ ان سے ان کی پناہ اور حفاظت ہوتی ہے اور ان سب پر اندر کی طرف سے ایک جھلی شامل ہوتی ہے جو خوب املس او چکنی ہے اور ملاست کے ساتھ اس میں یبس اور صلابت بھی ہے اسی طرح ظاہر کی طرف بھی یہی صورت ہے

اوپر والا سرا اس کا یعنی قصبہ کا جوفم اور حنجرہ سے ملتا ہے اور نیچے والا کنارہ پہلے دو قسموں پر منقسم ہوتا ہے پھر اس کے چھ اقسام ریہ میں قریب اور مجاور عروق ضاربہ یعنی شریان وریدی اور عروق ساکنہ یعنی ورید شریانی کے پہنچتا ہے اور اس کی تقسیم چھوٹے چھوٹے منہ پر تمام ہوتی ہے جو زیادہ تنگ اور اضیق ہوتے ہیں اور جس قدر فوہات یعنی منہ ان کے مشابہ ہیں اور ان کے ساتھ وہ بھی پہنچ جاتے ہیں سب سے یہ فوہات چھوٹے ہیں پیدائش ان کی غضروفیہ باین مصلحت ہوئی ہے تا کہ اس قدر انفتاح اور کھل جانا درست رہے جو دربار تشریح بینی کے مذکور ہو چکا اور رزمی کے سبب سے ان میں انطباق اور چسپیدگی نہ ہونے پائے تا کہ اس کی صلابت اسی کی نگہبان رہے جب اس کی وضع قدام کی طرف ہو اور وہی صلابت سبب حدوث صوت کا ہو اور معین حدوث آواز پر ہو اور ترکیب اس کی بہت سے غضاریف سے جو اغشیہ سے بندھے ہوئے ہیں اس واسطے ہوئی ہے تا کہ قصبہ کو امتداد اور اجتماع بروقت استنشاق اور تنفس کے رہے اور ان ٹدمات سے جو قصبہ کو پہنچتے ہیں متضرر نہ ہو جن کا ضرر نیچے سے خواہ اوپر سے پہنچتا ہے اور وہ انجذابات اور کششہائے بیشمار جو دو کنارہ پر قصبہ کے عارض ہوتے ہیں ان سے بھی محفوظ رہے اور اگر کوئی آفت پہنچے بھی تو سارے عضو کو شامل نہ ہو مستدیر او گول اس واسطے مخلوق ہوئی تا کہا قوی اور اسلم ہو ہوائے مستنشق پر اور پورا دائرہ اس حصہ کا جو مماس مری کے ہے اس واسطے یہ بنایا گیا تا کہ لقمہ نافذہ کی مزاحمت نہ کرے بلکہ اسی کے سامنے ہو کر لقمہ اتر جائے اور جب مری میں تمدد اور کشش پیدا ہو کھلنے اور وسیع ہونے کی غرض سے اس وقت ایسی عدگی ہو جیسے کہ گویا اس کی تجویف مری کے واسطے مستعار کی گئی ہے اس لئے کہ مری سے انبساط شروع ہوتا ہے اور تجویف مذکورہ میں پہنچ جاتا ہے اور خصوصاً از دراہ ہمراہ تنفس کے جمع نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ ازدراد میں تو اوپر سے انطباق اور چسپان ہونا قصبہ ریہ کا درکار ہے یا کہ جو طعام اسی قصبہ کے اوپر ہو کر گزرتا ہے خود قصبہ ریہ میں داخل نہ ہونے پائے اور یہ انطباق اوپر چڑھ جانے

سے اور سوار ہونے سے اس غضروف کے حاصل ہوتا ہے جو مجری پر ہے اور اسی طرح سے اس عضو کے رکوب سے جس کا نام اصطلاحی کچھ نہیں رکھا گیا ہے اور ج ازوراد اور رتے دونوں میں انطباق فم مجری مذکورہ کی حاجب ہے پس بروقت تنفس اور سانس کے آنے کے نہ ازرراد کا وجود ہوگا اور نہ رتے کا تصویت کی غرض سے ایک شے پیدا کی گئی جس کا نام لسان المز مار ہے اس کے قریب کنارہ قصبہ ریہ کا تنگ ہوتا ہے اور حنجرہ کے قریب جا کر وسیع ہو جاتا ہے یہ کنارہ وسعت اور پھیلاؤ سے شروع ہو کر تنگی اور کوتاہی کی طرف آتا ہے اس کے بعد فضاء واسع کی طرف پہنچتا ہے جیسے مزمار قانون اور ستار وغیرہ کی یہی شکل ہے اس واسطے کہ آواز پیدا ہونے کے واسطے محبس یعنی محل ضربت مزمار کی کوتاہی اور تنگی ضرور ہے یہ جرم جو شبیہ لسان المز مار کی ہے اس کی شان سے یہ امر ہے کہ مل بھی جاتی ہے اور حل بھی جاتی ہے اور اسی حرکت انضمام اور انفتاح سے قرع صوت ہوتا ہے سختی اس جھلی کی جو قصبہ ریہ پر لپٹی ہے اس کا فائدہ حدت نوازل کا مقابلہ کرنا اور جو نفوث رویہ جیسے نفث مدہ وغیرہ ہوتے ہیں یا بخار دخانی جو قلب سے پلٹ کر باہر آتا ہے اس کے ضرر سے قصبہ کو بچانا اور یہ بھی فائدہ ہے کہ قرع صوت سے مسترخی اور ڈھیلا نہ ہو جائے پہلی مرتبہ جو انقسام کنارہ اسفل قصبہ ریہ کا دو قسم پر ہوا اس کا سبب یہ ہے کہ ریہ کی دو قسمیں ہیں اور تشعب اس کا عروق ساکنہ کے ہمراہ اس واسطے کہ ان عروق سے غذا کو قصبہ لیتا ہے اور تنگی منہ اس کے اقسام کی واسطے ہے کہ جس قدر نسیم جاتی ہے اسی قدر کھلے ہوں تاکہ وہ نسیم شرائین میں ہو کر قلب تک پہنچے اور ان فوہات اور سوراخوں میں خون پہنچنے نہ پائے اس لئے کہ اگر خون پہنچتا تو نفث الدم پیدا ہوتا یہ صورت تشریحی قصبہ ریہ کی ہے اور حنجرہ آلہ ہے تمام ہونے صوت کا اور حبس نفس کا اس کے اندر کی طرف ایک جرم شبیہ لسان المز مار کی ہے جس کو ہم اوپر بیان کر چکے لسان المز مار کے مقابل میں حنک یعنی لہات سے جس قدر ہے وہ ایک ایسی زیادتی ہے جس سے راس مزمار کی بندش اور استواری ہوتی ہے اور اسی

استواری کے سبب صوت پوری اور تمام ہو جاتی ہے حنجرہ قصبہ کے ساتھ مری سے مستحکم
ہو رہا ہے اور اسی طرح مسدود ہے کہ جس وقت مری ازورا د کا قصد کرے اور نیچے کی
طرف مائل ہو کر لقمہ کو جذب کرے اور کھینچے حنجرہ میں انطباق اور چسپیدگی پیدا ہوتی
ہے اور اوپر کی طرف بلند ہو جاتا ہے بعض غضروف حنجرہ کا انطباق بعض سے بشدت
ہو جاتا ہے اسی سبب سے اغشیہ اور عضل میں تمدد پیدا ہوتا ہے اور جس وقت کہ طعام
مجری مری کے سامنے پہنچتا ہے اس وقت منہ قصبہ ریہ کا اور منہ حنجرہ کا حنک سے لپٹ
جاتا ہے اوپر کی طرف سے یہ چسپیدگی جو ہوتی ہے لہذا ممکن نہیں ہے کہ جو چیز مری
کے پاس پہنچی ہے ان دونوں میں جا سکے اور اسی سبب سے طعام اور شراب متمیز ہو کر
گزر کرتے ہیں اواتر جاتے ہیں اور قصبہ ریہ میں ان کی کوئی مقدار جانے نہیں پاتی
ہے مگر بعض اوقات کہ لقمہ اتارنے میں اس قدر جلدی کرے کہ یہ حرکت انضمام اور
ارتفاع کی تمام نہ ہونے پائے یا طعام کو ایک حرکت مشوشہ ایسی عارض ہو مری کی طرف
اس وقت بھی کسی قدر طعام قصبہ میں پہنچ جاتا ہے اور طبیعت ہمیشہ بذریعہ کھانسی کے
اس کے اخراج کی تدبیر کرتی ہے تا اینکہ وہ غذا نکل جاتی ہے ہم نے تشریح غضاریف
حنجرہ کی کتاب اول یعنی جلد کلیات میں بیان کر دی ہے ریہ مرکب چند اجزا سے ہے
شعبہ ہائے قصبہ، شعبہ ہائے شریان وریدی، شعبہ ہائے ورید شریانی۔ ان سب کو ایک
گوشت نرم اور متخلخل ہوائی فراہم کرتا ہے جس گوشت کی خلقت خون رقیق اور لطیف
سے ہے اور یہی خون ریہ کی غذا بھی ہے ریہ کثیر المنافذ ہے اور رنگ پھیپھڑے کا
سپیدی مائل ہے خصوصاً تمامی خلقت حیوان کی بعد سپیدی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اگرچہ
ابتدائے خلقت میں اس قدر بیاض نہیں ہوتی اور ڈھیلا متخلخل اس واسطے بنایا گیا تا کہ
ہوا منبعث ہو اور اس میں بھرے اور فضلہ یعنی بیکار ہوا بخوبی اس سے خارج ہو سکے
جس طرح جگر کی خلقت بقیاس غذا کے ہوتی ہے ریہ کی دو قسمیں ہیں ایک داہنی اور
دوسری بائیں او بائیں قسم میں دو شعبہ ہیں اور داہنی قسم میں تین شعبے ہو گئے ہیں منفعت

ریہ کی مجملا تو یہی ہے کہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور استنشاق کی منفعت یہ کہ سرمایہ کافی
ہوا سے واسطے قلب کے فراہم رہتا ہے جس کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اس مقدار
ہوائے ضروری سے جو ایک بیضہ میں درکار ہے اور اس سرمایہ کے فراہم رہنے کی
منفعت یہ ہے کہ جس وقت حیوان کسی وجہ سے ہوائے بیرونی کا استنشاق نہ کرسکے مثلا
پانی میں غوطہ لگائے خواہ دیر تک آواز لگانے سے جیسے گانے والا آواز لگاتا ہے اس
وقت بھی استنشاق ہوائے خارجی ممکن نہیں ہوتا یا اینکہ ہوائے خارجی کا کسی بدبو اور
خرابی وغیرہ کی وجہ سے استنشاق ناگوار ہو ایسے اوقات میں یہ ذخیرہ ہوا کا جو ریہ میں
فراہم رہتا ہے قلب کے ہوا دینے میں کام آتا ہے اور منفعت اس ہوائے فراہم شدہ
کی یہ ہے کہ بوجہ تبرید کے تعدیل مزاج قلب کی کرتی ہے اور روح کی مدد اس رطوبت
جوہری سے جو اغلب مزاج روح کا ہے نہ اینکہ ہوا تنہا جس طرح بعض اطبا نے یعنی
جالینوس نے گمان کیا ہے مستحیل بروح ہو جائے جس وقت کہ تنہا پانی تغذیہ کسی عضو کا نہ
کرسکے مگر صحیح یہ امر ہے کہ پانی اور ہوا دونوں یا تو جزء غاذی ہیں یا منفذ مبدرق ہیں
یعنی غذا و غیرہ کے نفوذ کرنے میں بطور بذرقہ کے کام دیتا ہے پانی تو غذائے بدنی کے
نفوذ کرنے میں اور ہوا غذائے روح کے نفوذ کرنے میں بکار آمد ہیں ہیں اور ہر ایک
غذائے بدن یعنی اخلاط اور رغد کے روح مرکب ہے بسیط نہیں اخراج فضلہ محترق جو
روح سے ہو اور وہی اس کے اجزائے دخانی ہیں اس کی منفعت یہ ہے کہ ریہ خالی ہو
جائے تاکہ ہوائے بارد اس میں داخل ہو اس لئے کہ یہ ہوائے مستنشق ضرور کسی قدر
سخونت اس میں آجاتی ہے پس تعدیل روح کا فائدہ اس سے نہیں ہو سکتے گا عروق کا
تشعب اور قصبہ کا پھیلاؤ ریہ میں اس واسطے ہے کہ قصبہ اور شربان وریدی یہ دونوں
فعل نفس کے اتمام میں شریک ہیں اور شریان وریدی جو ایک طبقہ کی ہے اور ورید
شریانی جس میں دو طبقہ ہیں یہ دونوں غذا دینے میں ریہ کے خون پختہ سے جو قلب
سے آنے والا ہے شریک ہیں منفعت لحم کے سوا خون کا بند کرنا اور شعبوں کا جمع کر دینا

اور تخلخل اس گوشت کا اس واسطے ہے کہ استنشاق کی صلاحیت رکھے اس لئے کہ ہوا فقط قصبہ میں داخل نہیں ہوتی بلکہ جرم ریہ تک بھی اکثر پہنچ جاتی ہے کہ اس میں استکثار استنشاق کو مدد ملتی ہے اور نیز تا کہ بذریعہ انقباض کے معین ہو رفع پر کہ پھر مستعد دونوں حرکت کا ہو اور یہی وجہ ہے کہ ریہ نفخ ریح سے پھول جاتا ہے بیاض او سپیدی رنگ کی اس ریہ میں بوجہ غلبہ ہوا کے ہے جس سے اس کو غذا ملتی ہے اور بکثرت آمد و رفت ہوا کی اس کے رنگ کو سپیدی مائل کرتی ہے منقسم ہونا ریہ کا دو قسموں میں و یسار پر اس کی منفعت یہ ہے تا کہ نفس معطل نہ ہو جائے اگر کسی آفت میں ایک شعبو ان دونوں میں سے مبتلا ہو اور ہر ایک شعبو کے پھر اسی طرح دو شعبے ہوتے ہیں اور پانچواں شعبہ کہ جو بطرف یمین کے ہے یہ فراش ہے کہ بچھایا گیا ہے اس رگ کے واسطے جس کا نام جوف ہے اور نفس کے بارہ میں اس شعبہ کا نفع چنداں نہیں ہے اور چونکہ قلب تھوڑا سا مائل بطرف یسار کے ہے یعنی شمال کے لہذا بطرف یسار کے ایک شاغل یعنی پر کنندہ فضائے صدر کا پایا گیا تھا اور یمین کی طرف یہ شاغل نہیں تھا لہذا پسندیدہ یہ ہوا کہ ریہ بطرف یمین کے زیادہ ہو اس قدر کہ فرش واسطے عروق کے بن جائے کہ اس کی حاجت پڑتی ہے ریہ کو ایک جھلی عصبی ڈھانپے ہوئے ہے تا کہ ریہ میں بنا بر بیان گذشتہ کے ایک قسم کی حس بھی ہو پھر اگر یہ ذریعہ حس داخل جوہر ریہ نہ ہو لا اقل یہ ہے کہ اس پر ڈھانپے والے کے طور سے ہو کہ اس کا بھی فائدہ وہی ہو گا جو کہ جوہر داخلی میں ہونے سے ہوتا ہے علاوہ بریں کہ خود ریہ بمنزلہ فرش کے ہے قلب کے واسطے اور وقایہ یعنی محافظت قلب کی ریہ سے ہوتی ہے صدر جس کو سینہ کہتے ہیں منقسم دو تجویفوں پر ہے ان دونوں کے بیچ میں ایک جھلی فاصل ہے جو سامنے سے منصف قس یعنی موضع انصاف سے پیدا ہوئی ہے پس کسی تجویف صدر میں دونوں تجاویف سے منفذ نہیں ہے دوسرے کی طرف اور یہ غشاء درمیانی دراصل اس میں دو جھلیاں ہیں پیچھے کی طرف یہ جھلی فقار سے متصل ہے اور اوپر سے موضع التقاء ترقوتیں سے ملتی ہے ان دونوں جھلیوں کی

خلقت سے غرض یہ ہے کہ سینہ کے دوبطن ہو جائیں اگر ایک بطن کو کوئی آفس پہنچے دوسرا بطن اپنے افعال تنفس اور اعراض تنفس یعنی صوت وغیرہ کو پورا کردے منجملہ منافع انہیں جھلیوں کے مری اور ریہ کو آپس میں ربط دینا اور دیگر اعضائے صدر کو یکے با دیگرے مرتبط کرتا ہے حجاب حاجز جو مرکب ہے لحم اور اوتار وغیرہ سے اس کی صورت اور منفعت ہم نے تشریح عضل میں ہم نے بیان کی ہے اس لئے کہ حجاب مذکور درحقیقت ایک عضل ہے عضلات میں سے یہ حجاب مرکب ہے تین طبقات سے اور طبقہ درمیانی حقیقہ وہی وتر ہے کہ جس سے فعل ان سب کا تمام وتا ہے اور جو طبقہ اس طبقہ درمیانی کے اوپر ہے وہ گویا اساس اور قاعدہ ہے اغشیہ صدر کا جو اندر سینہ کے ہیں اور نیچے والا طبقہ درمیانی طبقہ کے وہ بمنزلہ اساس اور قاعدہ کے ہے اغشیہ صفاتی کے واسطے حجاب مذکور میں دو سوراخ ہیں بڑا سوراخ واسطے مری اور شریان کبیر کے ہے اور چھوٹا سوراخ اس میں وہ ورید داخل ہوتی ہے جس کا نام ابہر ہے اور اسی ابہر سے اس سوراخ کو تعلق شدید ہے اور التحام اور پیوستگی بھی ان میں زیادہ ہو امزجہ ریہ اور علامات اور احوال ریہ کا بیان شش یعنی ریہ کے مزاج حار پر سینہ کی کشادگی اور سانس کا عظیم ہونا دلیل ہے اور بیشتر نفس متضاعف یعنی دوہرا بھی ہو جاتا ہے اور نفخہ عظیم اور آواز کا عظیم ہونا اور ثقل صوت اور ہوائے سرد سے ضرر کم پہنچنا اور ہوائے گرم سے ضرر کثیر پہنچنا اور پیاس کا زیادہ لگنا کہ فقط ہوائے سرد سے اس تشنگی میں سکون ہو جاتا ہے اور اکثر پانی وغیرہ پینے کی نوبت بھی نہیں آتی اور اکثر اس کے ہمراہ لہب اور سعال بھی پیدا ہوتا ہے بارد مزاج کی علامت کوتاہی صدر اور سانس کا بھی چھوٹا ہونا اور آواز کا اور باری کی نفس اور صوت کی اور جملہ اشیا بارده سے ضرر پہنچنا بلغم سینہ میں زیادہ پیدا ہونا اور اکثر سانس میں فزونی اور تضاعف بھی ہو جاتا ہے اور ربو اور سعال بھی اس کے ہمراہ رہتا ہے مزاج رطب کی علامت کثرت فضول اور گرفتگی اور خرخرہ خصوصاً جس وقت کوئی مادہ بھی ہو اور وہ مادہ اسفل کی طرف مائل اور آواز بلند کرنے سے عاجز رہنا

باوجودیکہ بدن ضعیف نہ ہو مزاج یابس کی علامت قلت فضول اور خشونت آواز کی اور اس کی آواز صوت کراکے یعنی تیہو سے مشتبہ ہوتی ہے اور بیشتر ایسے مزاج میں بوجہ شدت تکاثف کے ربو عارض رہتا ہے ہر ایک مزاج ان امزجہ مذکورہ سے کبھی طبعی اور خلقی ہوتا ہے اور کبھی عرضی ہوتا ہے طبعی مزاج اور عرضی یہ دونوں بعض امور میں مشترک ہوتے ہیں اور بعض علامات میں مختلف ہوتے ہیں جن امور میں یہ دونوں مشترک ہیں پس وہی علامات ہیں جو اوپر مذکور ہوئے سوائے بعض کے جن کو بعد ازیں مستثنی بالطبع رہے گا اور اگر مزاج عرضی ہوگا تو علامات بھی بالعرض حادث ہوں گے اور مزاج اصلی پر یہ علامت عرضی عارض ہوگی ہاں اگر وہ علامت ایسی ہو کہ سوائے طبعی ہونے کے عارضی نہ ہو سکے جیسے سینہ کا عظیم ہونا خواہ صغیر ہونا کہ ایسی علامت سوائے طبعی اور خلقی ہونے کے عرضی ہو نہیں سکتی ہے لہذا وہ علامت مشترک علامات میں داخل ہو سکے گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخص دلائل احوال پر صدر اور ریہ کے سانس کی سردی اور گرمی اور سانس کا عظیم اور صغیر ہونا او آسانی تنفس ہونا خواہ بدشواری اور بوئے بد کا سانس کے ہمراہ آنا یا بوئے خوش کی آمد مع دیگر حالات اور کیفیات تنفس کے ہیں اور اسی طرح آواز کی اچھائی اور برائی بھی ریہ اور صدر کی خواص اولہ سے ہے مثلاً خناقی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ آفت عضل باسطہ میں ہے اور پھولی ہوئی آواز دلالت کرتی ہے کہ آفت عضل قابضہ میں ہے اور یہ استدلال اسی وقت درست ہوں گے جبکہ آفت عضلہ میں ہو اور کھانسی اور نفث اور نبض سے بھی استدلال ہو سکتا ہے ہم کیفیت دلائل نفس کے اور نیز دلائل صوت اور سعال اور نفث کے جدا جدا ذیل میں بیان کرتے ہیں نبض کی دلالت اور جو امور کہ نبض کو بحسب اختلاف امزجہ اور امراض کے لازم ہیں ان کی تفصیل تو اوپر بخوبی مذکور ہو چکی ریہ چونکہ مجاور اور نزدیک قلب کے ہے لہذا احوال قلب سے ریہ کے حالات دریافت کرنے کا طریقہ اچھا ہے اور بہمین لحاظ یہ دلالت بھی قوی تر ہوگی اور نبض کو زیادہ دلالت ان شرائین پر ہے جو متصل شعبہ مقصبہ ریہ کے

واقع ہیں اور سعال کو دلالت قصبہ ریہ اور لحمیہ ریہ پر ہے ثقل اور گرانی دلیل خاص ہے کہ مادہ ریہ میں ہے لذع اور نخس یعنی چبھن کو خاص دلالت ہے کہ مادہ اغشیہ اور عضلات میں ہے اور اگر برآمد نفث کی خفیف سی کھانسی کے ذریعہ سے ہو تو مادہ قریب اعلی جانب قصبہ ریہ ہے اور جو مقام متصل باعلی ہے اسی جگہ ہوگا اور اگر بدون شعال شدید کے برآمد نفث کی نہ معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غائر اور دور اندر کی طرف ہے کبھی آفات اعضاء صدر کے ہمراہ علامات از قبیل اعضائے بعیدہ کے بھی ہوتے ہیں مثلاً دوار جو اورام حجاب صدر کے ساتھ ہو خواہ سرخی عصبہ کی اورام ریہ کے ہمراہ امراض ریہ وہ امراض جو ریہ کو عارض ہوتے ہیں امراض مختصہ بھی ہیں جو بمشابہت اجزا اور اراض آلیہ کے عارض ہوتے ہیں خصوصاً جو سدد کہ عروق میں ریہ کے اور اجزاء قصبہ ریہ کے پڑ جاتے ہیں اور علی الخصوص جو سدد ور گہائے خشنہ یعنی سخت رگوں میں پڑیں اور یا خلخلہ جرم ریہ میں پڑ جائیں اور کبھی یہ سدد اسباب عامہ مولدہ سدد سے بھی پڑتے ہیں حتی کہ انطباق سے بھی تولد سدد ہوتا ہے اسی طرح امراض مشترکہ مثل تفرق اتصال کے بھی ریہ کو لاحق ہوتے ہیں کبھی فصل شتا مین اور فصل خریف میں بسبب کثرت نوازل کے امراض ریہ کی کثرت ہوتی ہے علی الخصوص خریف مطیر جو بعد صیف یابس شمالی کے ہو سرد ہوا ریہ کو ہمیشہ مضر ہے البتہ اگر حرارت شدید سے ریہ متاذی ہو رہا ہو اس وقت سرد ہوا سے ضرر نہیں پہنچتا اکثر امراض ریہ سے جگر میں امراض پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ شدت حرارت اور شدت برودت سے ریہ کی استسقا پیدا ہوتا ہے اسی طرح امراض ریہ سے امراض حجاب کا یہی حال ہے معالجات ریہ ربو اور نفس کے باب میں جو بیان ہوا ہے اس کو بنظر تامل دیکھنا چاہیے اس کے علاوہ اور جو امور کہ انہیں اسباب امراض ریہ میں شرکت ہوان کو بھی لحاظ کرنا چاہیے مثلاً تدبیر رفع صوت اور سانس پھولی ہوئی سے تاکہ فضول ریہ کے اس ذریعہ سے لطیف ہو جائیں ادویہ صدر ریہ سے بھی خصوصاً علاج ریہ کا کرنا چاہیے اور بطور حبوب خواہ لعوق کے استعمال کرنا چاہیے کہ وہ ادویہ منہ میں دیر

تک لئے رہے اور جو تھوڑی تھوڑی مقدار دوا کی گھلتی جائے رفتہ رفتہ پہنچتی جائے تا کہ جو ہر عصبہ میں اس کا عبور مدت دراز میں ہو اور پھر اسی دوا کو بعد سب پگھل جانے کے منہ میں رکھے تا کہ قصبہ اور ریہ تک پہنچے خصوصاً سوتے وقت اگر چت ہو کر لیٹے اور جتنے عضل متصل ریہ او قصبہ کے ہیں ان کو ڈھیلا کر دے اس وقت استعمال ان ادویہ کا زیادہ مؤثر ہو گا اقرب طرق امالہ فضول ریہ کی یہ صورت ہے کہ ان فضول کو اس طرف لے جائیں جو جانب متصل مری کے ہے اور اسی جہت سے اکثر قے کرنی نافع ہوتی ہے بشرطیکہ قروح اور ضیق صدر وغیرہ کوئی مانع قے کرنے سے نہ ہو مواد ناشبہ کا بیان اور احکام اور معالجہ ایسے ہی مواد کا جو ناشب یعنی فرو رفتہ اور خاص ریہ میں پیوستہ ہوں یہ مادہ جو کہ خاص ریہ میں داخل ہوتا ہے کبھی از قسم رطوبت کے ہوتا ہے اور کبھی قیح اور ریم اور کبھی خون اور کبھی مواد حادہ رقیقہ اور جو مادہ کہ خاص ریہ میں فرو رفتہ ہوتا ہے اس کا انتقال دوسری طرف بہت دشوار ہے۔ اس لئے کہ اس کا غلظ اور ماس کی لزوجت مانع تلیین کی ہے اور اگر رقیق ہو تو اس کے ہمراہ وہ ریح جو اسے دفع کرے اور صدمے سعال کے ذریعہ سے نہیں ہوتی بلکہ رطوبت ہوا کے لگنے سے پھٹ جاتی ہے اور پھر جب ہوا کا صدمہ برطرف ہو گیا رطوبت بدستور مل جاتی ہے اسی جہت سے ایسے مادہ کو ریح قلع نہیں کر سکتی یا آنکہ مواد ناشبہ چونکہ بمقدار کثیر ہوتے ہیں لہذا ان کا انتقال دشوار ہوتا ہے اگر اخلاط سینہ کے غلیظ ہوں اس وقت طبیب کو تجفیف اخلاط میں مبالغہ اور اہتمام بلیغ نہ کرنا چاہیے بلکہ تلیین کرے اور تقطیع مع تحلیل کے تدبیر نبرمی کرنا لازم ہے اور تحلیل اور تقطیع ان دونوں میں سے زیادہ تر توجہ تقطیع ہی کی طرف واجب ہے اور ان سب ادویہ کے ہمراہ ماء العسل کا استعمال ضرور ہے کہ نفوذ ادویہ کا معین ہے اور خود بھی جالی اور ملین ہے ادویہ صدریہ مفردہ اور مرکبہ ادویہ صدریہ وہ دوائیں ہیں جو سینہ کو مواد سے پاک کرتی ہیں ان کے اس جگہ چند مرتب اور مدارج ہیں مرتبہ اولی جیسے دقیق باقلا اور ماء العسل اور بزرکتان بریان روغن بادام اور شراب شیریں کہ اس

سے تفتیح شدید ریہ کے سدوں سے ہوتی ہے جس طرح کہ یہی ادویہ سدہ جگر کی بشدت
تولید کرتے ہیں اور اس کی علت باب امراض جگر میں عنقریب معلوم ہوگی باردات
ادویہ میں کھیرا اور ککڑی اور تربوز اور کدو سیمن یعنی گھی اگر اسی پر اقتصار کریں کہ اس میں
انضاج بہ نسبت تنقیہ کے زیادہ ہے اور اگر ہمراہ شہد اور بادام تلخ کے طعوق کے طور پر
استعمال کریں انضاج تو کم ہوگا اور تنقیہ زیادہ کرے گا اس سے زیادہ قوی علک البطم
اور بادام تلخ اور سکنجبین عنصلی اور حلبہ اور کندر ہے اور تمر ہیزون جو ایک قسم خاص
چھوہارے کی ہے اس کی قوت اس بارے میں زیادہ ہے اس سے زیادہ قوی تر زیرہ اور
فلفل اور کرسنہ اور بیخ سوسن اور بیخ جاوشیر اور جند بیدستر اور شہد عنصل مشوی میں معجون
کرکے اور شہد میں پیس کر اور قنطوریوں کبیر زراوند مدحرج اور شونیز اور وہ کیڑے جو
نیچے جراء یعنی گھڑے کے ہوتے ہیں ان کو کسی ٹھیکرے میں رکھ کر کوئلہ کی آگ سے
خشک کریں خواہ تنور میں رکھ دیں تاآنکہ سفید ہو جائیں اور پھر شہد ملا کر استعمال کریں
اسی طرح زنجلیل شامی اگر ادویہ مذکورہ میں داخل کی جائے اور آب زنجبیل مذکور بھی
شدید النفع ہے ریوند بھی بآسانی نفس کو جاری کر دیتی ہے اور سالیوس یا سیسیا بھی ریہ کو
نافع ہے اور بلبوس یعنی تلخہ پیاز زیادہ نافع اور منقی ہے خصوصاً بلبوس خام اور اس کے بعد
جو ایک مرتبہ بریان کی گئی ہو زعفران مقوی آلات نفس کی ہے اور نفس کی سہولت پیدا
کرتی ہے یہ سب ادویہ شرباً اور بطور ضماد کے بھی لائق استعمال کے ہیں ادویہ مرکبہ
میں سے جب افلاطون جو مرکب میعہ اور شراب زوفا سے ہے باختلاف نسخہ ہا اور
دوائے اندر دماخس اور دوائے اسقلیانوس اور دوائے جالینوس اور شربتہائے خشخاش
کے مختلف نسخے اور دوائے مغناؤس اور دوائے بلادر ہلیلجات کے ہمراہ اخلاط غلیظ اور
مدہ کے نفث کے ذریعہ سے خارج کرنے والی یہ بھی عمدہ دوا ہے سکبینج اور مرمکی ہر واحد
دو مثقال جند بیدستر قرومانا دو مثقال افیون ایک مثقال شراب شیریں میں معجون
کریں مقدار شربت نصف مثقال مجربات سے ہے کندر چار مثقال کو تین اوقیہ مفتیح میں

گاڑھا قوام اتنا کرے جیسے شہد کا قوام ہوتا ہے اور بطور لعوق کے استعمال کرے یا عصارہ کرنب خواہ اس کا سلاقہ دونوں میں سے ہر ایک کو ہم وزن شہد میں اس قدر پختہ کرے کہ منعقد ہو جائے مگر آگ کوئلہ کی چاہیے ایضا مر فلفل بزولجزہ سکبینج خرول سے گولیاں تیار کر کے بروقت سونے کے دن کو خواہ شب کو کھلائے ایضا خرول ایک درہم بورہ نو قیراط عصارہ قثاء الحمار انیسون ہر واحد ڈیڑھ قیراط مجموع ایک شربت ہے کہ فضول کثیرہ کو اخراج کرتا ہے اور بے اذیت تنقیہ کر دیتا ہے قوی ادویہ سے اسی بارہ میں بیخ انجدان خرول بزرالجزہ عصارہ قثاء الحمار اور انیسون سب کو شہد ملا کر معجون تیار کریں اجزاء مائل بحرارت یہ ہیں حلبہ دو اوقیہ تخم کتان ڈیڑھ اوقیہ مغز پنبہ دانہ ایک اوقیہ رب السوس دو اوقیہ سب کو روغن بادام میں چرب کر کے شہد ملا دیں ایضا سپستان انجیر سفید زبیب خستہ برآوردہ بیخ سوسن پر سیاوشان شب کو پانی میں جوش دو اور اگر بسفائج اور تربد اضافہ کیا جائے وہ بھی نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر کوئی چیز سینہ میں پھنس جاتی ہے اور قابل اخراج بذریعہ نفث کے تو ہوتی ہے مگر قوت اس کی اخراج پر بوجہ ضعف کے قادر نہیں ہوتے ایسے وقت چھینک پیدا کرنے سے استعانت مفید ہو گی کلام دربارہ تنفس دو حرکت سے جن کے ہمراہ دو وقفہ ہوتے ہیں تمام ہوتا ہے جس طرح نبض کی بھی ایسی کیفیت ہے مگر تنفس کی حرکت ارادی ہے قصد کرنے سے اصلی اور طبعی کیفیت تنفس کی بدل سکتی ہے اور نبض کے حرکات اور سکون اختیاری نہیں بلکہ محض طبعی ہیں غرض تنفس سے یہ ہے کہ ریہ نسیم سرد سے بھر جائے اور یہی نسیم بطور سرمایہ اور ذخیرہ کے ریہ میں فراہم رہے تاکہ قلب اپنے حرکات نبضیہ میں اس سے نسیم کو لیا کرے اور بخار دخانی اس کے یعنی قلب کی طرف پھر پھر کر آیا کرے اور یہ نسیم بارد کا لینا اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ اس مستنشق یعنی نسیم بارد کو دوامر عارض ہوں ایک تو یہ کہ اس کی برودت اور سردی دور ہو جائے بسبب تسخین اور گرم کرنے ان اشیاء کے جو قلب اور قریب قلب کے واقع ہیں اور بسبب مخالطت اور آمیزش ہوائے گرم کے جو

قلب میں ہے دوسرے یہ امر ہے کہ یہ نسیم بارد اپنی صفائی اور لطافت پر بوجہ آمیزش بخار دخانی کے باقی نہ رہے اور جب یہ نسیم بارد گرم اور کثیف ہو جائے اس وقت اسے قابلیت اس کی نہ رہے کہ واسطے قلب کے ذخیرہ بنہ ات بنتی ہے بلکہ اب اس کا رہنا نضول اور مضر قلب کے ہو جائے لہذا قلب کو اس کے اخراج کی حاجت ہو اور بر آمد نفس سے اس کا اخراج ہو جائے اور اس کے بدلے اور مقدار نسیم بارد کی پھر ریہ سے قلب لیا کرے انہیں دو امر کے بیخ زن وہ دونوں وقفے پیدا ہوتے ہیں جن سے تنفس کی تمامی ہوتی ہے قلب میں نسیم بارد کا داخل ہونا جسے کہ استنشاق کہتے ہیں بذریعہ انبساط ریہ کے ہوتا ہے جو تابع حرکت ان اجرام کے ہے جو گرداگر د ریہ کے ہیں اور اخراج اسی نسیم کا بعد گرم اور کثیف ہو جانے کے تابع انقباض ریہ کے ہے جو حرکت سے انہیں اجرام مذکورہ کے ہوتا ہے نفس یعنی سانس عامہ خلق کی سمجھ میں وہ ہوا ہے جو قلب سے نکل کر باہر آتی ہے اور اطبا اور طب کی اصطلاح میں کبھی تو نفس سے مراد وہی ہوتی ہے جو مراد عامہ خلائق کی ہے اور کبھی اس مجموع دونوں حرکت اور وقفہ کو نفس کہتے ہیں چنانچہ نبض سے بھی عامہ خلائق وہی حرکت انبساطی جس کی دھمک ہاتھ میں نباض کے پہنچتی ہے مراد لیتے ہیں اور اطبا کی اصطلاح میں ایک معنی خاص ہیں جو معلوم اور مشہور ہیں حرکت نفس کی طبعی معتدل جو خالی آفت سے ہو وہ حرکت ریہ سے باعانت حجاب کے تمام ہوتی ہے پھر اگر اس سے زیادہ قوت کی ضرورت تنفس میں ہو یا واسطے داخل کرنے اس شے کے جو بدون مشقت کے داخل ہو سکتی نہیں یا اس وجہ سے کہ نفس قوی ہو کر نفخہ قوی کو خارج کرے اس وقت علاوہ اعانت حجاب کے جملہ عضلات صدر حتی کہ عضلات عالیہ بھی اس اعانت میں شریک حجاب کے ہوتے ہیں اور اگر اس سے کم کی ضرورت ہو فقط عضلات سافلہ ہمراہ حجاب کے معین ہوتے ہیں پھر آواز پیدا کرنے کے وقت بر آمد نفس میں عضل حنجرہ کے بدون اعانت کے چارہ نہ ہوگا پھر اگر آواز سے حروف کا پیدا کرنا اور کلام کرنا منظور ہو عضل لسان کو بھی معین کرنا

پڑے گا اور کبھی حروف کے پیدا کرنے میں عضل شفتہ کی بھی اعانت درکار ہوتی ہے یعنی جس وقت حروف شفتانی مثل میم اور باء موحدہ کے بولنا منظور ہو جس طرح نبض کے اقسام میں عظیم صغیر طویل قصیر سریع بطی حار بارد متواتر متفاوت قوی ضعیف متصل متشنج مرتعش فارغ ممتلی ہوتی ہے اور دیگر امور محمودہ اور مذمومہ سے نبض متصف ہوتی ہے اور ہر ایک قسم اقسام مذکورہ نبض کے لئے اسباب جداگانہ ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم نبض کی دلیل کسی امر خاص پر ہوتی ہے اور اس دلالت کو یا انہیں اقسام مختلفہ کو بحسب امزجہ اور اسنان اور اجناس اور عوارض بدنیہ اور نفسانیہ کے اختلاف مناسب لازم ہوتا ہے اسی طرح نفس میں بھی امور معدودہ مذکورہ بالا خواہ مشابہ انہیں امور کے اور اوصاف پائے جاتے ہیں اور ہر ایک امر کے واسطے نفس میں ایک سبب ہے اور ہر ایک امر سے نفس کے استدلال دیگر امور پر ہوتا ہے بعض قسم نفس کی عظیم ہے اور بعض صغیر اسی طرح طویل او قصیر اور سریع اور بطی اور متفاوت اور ضیق او وسیع اور سہل اور عسیر اور قوی اور ضعیف اور حار اور بارد اور مستوی اور مختلف ہوتی ہے بعض اقسام نفس کے ایسے ہیں کہ ان کے لئے اصطلاح میں اسماء خاص مقرر ہوئے ہیں مثلاً نفس منقطع اور نفس مضاعف اور نفس خناقی اور نفس متنکرہ اور اور زفرات جو مرض سکتہ وغیرہ میں ہوتا ہے جو آفات اعضاء نفس کو عارض ہوتے ہیں انہیں کے سبب سے نفس میں بھی آفت پیدا ہوتی ہے خواہ وہ آفت اعضائے نفس میں ہو یا ان اعضا کے مساوی میں یا قریب اور ہمسایہ کے اعضا میں آفت ہو اعضاء نفس تو یہ ہیں حنجرہ اور ریہ اور قصبہ اور عروق تخنیہ اور شرائین اور حجاب اور عضل صدر اور خود سینہ بھی آفت کبھی خاص سینہ میں ہوتی ہے جس وقت کہ سینہ تنگ اور چھوٹا ہو اور ایسے وقت سینہ کی آفت سے آفت نفس میں حادث ہو جاتی ہے مبادی اعضائے نفس کے دماغ ہے بنفس خود اور نخاع بھی اس لئے کہ نخاع سے حجاب کی روئیدگی ہے کہ اکثر جرم حجاب کا زوج چوارم عصب نخاع سے پیدا ہوا ہے اور اسی کے متصل ایک شعبہ زوج خامس اور سادس کا بھی ہے اور وہ عصب

بھی ہے جو اعضائے نفس کی طرف آیا ہے اعضائے مشارکہ بوجہ جوار اور قرب کے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور امعا اور کل احشاء یہ آفات یا تو سوء زاج ایسا ہو جو ضعف آور ہو عام ازیں کہ وہ سوء مزاج حار ہے خواہ بارد رطب ہے کہ یابس اور کیسا ہی سوء مزاج کیوں نہ ہو ساذج ہو یا مادہ پھر مادہ بھی کسی خلط محتبس کا ہو یا بطور انصباب اور ریزش کے وہاں تک پہنچا ہو اس مادہ میں کثرت ہو یا لزوجت ہو خواہ غلیظ ہو مدہ اور قیح بھی اسی مادہ میں داخل ہے یا آنکہ ریح یا بخار سے پیدا ہو خواہ وہ آفت کسی مرض آلی مثل فالج یا تشنج سے پیدا ہوئی ہو خواہ انحلال فرد مثلاً تصدع اور تخفض یا تقرح اور تاکل سے وہ آفت پیدا ہو خواہ ورم بارد یا ورم حار یا ورم صلب یا وجع سے آفت پیدا ہوئی ہو آئندہ بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ نفس کی دلالت قوی ہے اور قائم مقام نبض کے ہے بشرطیکہ لوازم اور شروط کے دلالت نفس میں رعایت کی جائے اور عادت کا لحاظ رہے جس طرح نبض کی دلالت میں امر طبعی اور معتاد کی رعایت کرنی ضرور ہوتی ہے نفس عظیم اور صغیر کا بیان اور اس کے اسباب اور دلائل کا نفس عظیم وہ ہے جس میں اس قدر ہوا کثیر کا جذب اور اخراج ہو جو زیادہ مقدار معتدل سے ہو اور ایسے ہی نفس کے واسطے اعضائے نفس میں انبساط جہات ثلثہ میں پیدا ہوتا ہے تا کہ ہوائے مستنشق کی مقدار زیادہ ہو جائے کبھی ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ نفس صغیر وہ ہے جس کی حرکت فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہو جائے اور یہ خیال علی الاطلاق صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اگر چہ نفس کبھی فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوتا ہے لیکن بیشتر یہی نفس معتدل بھی ہوتا ہے اس لئے کہ نفس معتدل سوائے حجاب کے اور کسی کی اعانت کا محتاج نہیں ہے بشرطیکہ حجاب کی قوت قوی ہو اور بیشتر نفس صغیر ہوتا ہے اگر چہ سب اعضاء سینہ کے متحرک ہوں اور یہ اس وقت ہوگا کہ جملہ اعضائے مذکورہ ضعیف ہوں اس وقت تنہا حجاب کی اعانت سے نفس محتاج الیہ پیدا نہ ہوگا اگر چہ حاجت اس وقت نفس معتدل ہی کی ہو بلکہ اس وقت بھی جملہ اعضائے صدر کی اعانت سے نفس صغیر پیدا ہوگا گو کہ جملہ اعضائے

صدر کی اعانت ہوئی ہو پھر اس پر بھی باوجودیکہ تمامی اعضائے صدر کی اعانت ہے لیکن ویسا استنشاق ہو اور اخراج جیسا کہ بحالت صحت اور سلامت اور قوت حجاب کے پیدا ہوتا ہے ان کی اعانت سے بھی پیدا نہ ہوگا اس لئے کہ ان میں سے کوئی عضو انبساط تام کو پورا نہیں کرسکتا ہے اور نہ اس مقدار انبساط کو پورا کرسکتا ہے جو بحالت اجتماع اعضا اور معونت یکے با دیگرے بسط ریہ کا مقدار کافی اور معتدل پر ہو جائے بلکہ باوجود اجتماع اعانت اجزاء کے پھر نفس ضعیف صغیر ہی رہتا ہے اور سبب اس کا یہی ہے کہ ضعف قوائے اعضا میں فرض کیا گیا ہے اسی جہت سے حرکت انقباضی اور انبساطی دونوں بمقدار معتدل پوری نہیں ہوتی ہے اگرچہ یہ پورا ہونا بھی بدون اعانت عضلات صدر کے نہیں ہوتا ہے اور عضلات قریبہ عضل صدر کے بھی اس میں شامل ہیں مترجم یہاں تک بیان ابطال طرد قضیہ سابقہ کا ہے جو کہ حد نفس صغیر میں گزرا ہے یعنی نفس صغیر وہی ہے جو حرکت سے فقط حجاب کے پورا ہو اب عکس کے ذریعہ سے اطلاق اس قضیہ کا باطل کیا جاتا ہے متن یہ تعریف نفس صغیر کی کلیتہ منعکس بھی نہیں ہے اس لئے کہ اگر کلیتہ منعکس بھی نہیں ہے اس لئے کہ اگر کلیتہ منعکس ہوتی اس وقت طریف میں نفس عظیم وہ ہے جس میں جملہ عضلات ایسی حرکت سے متحرک ہوں جس حرکت سے تصرف قبض اور بسط کا ہوائے کثیر ہو جائے جب نفس عظیم کی حد صحیح یہ ہوئی اب انفس صغیر جو نقیض اور مقابل نفس عظیم کا ہے اس کی حد بقاعدہ اقتضاب حد یہ ہوئی کہ نفس صغیر وہ ہے جس میں جملہ عضلات کو ایسی حرکت نہ ہو جس کا تصرف قبض اور بسط کا ہوائے کثیر میں ہوتا ہے کبھی جس وقت بغرض استنشاق کے حرکت اعضائے نفس کی ایسی شدید ہوتی ہے کہ ان اعضاء کو انبساط قدام سے دونوں ترقوہ تک ہو جاتا ہے اور بجانب خلف اعظم کتفین تک منبسط ہو جاتے ہیں اور دونوں جانب سے معظم لحم کتف تک انبساط ہوتا ہے اور بیشتر منخرین کی اعانت بھی درکار ہوتی ہے بلکہ منخرین کی اعانت اکثر احوال میں درکار ہوتی ہے کبھی حالات انبساط اور انقباض کے عظیم اور صغیر

صدر کے ہونے سے خواہ ان اعضا میں ہونے سے جو عضلات صدر کے شریک ہیں اور اوپر ان کا بیان ہو چکا ہے جیسے تشنج یا فالج جو مبادی عضلات کو عارض ہو یا سوءمزاج یا ورم بارد وغیرہ کہ ان جملہ صورتوں میں ضعف عضلہ محرکہ خواہ اصول میں اس کے پیدا ہو گا یا کوئی مانع جو عضل کو انبساط سے روکے مثلا معدہ غذا ہائے کثیرہ سے پر ہو خواہ ریاح سے معدہ بھر جائے اور یہ دونوں قسم کا امتلاء معدہ خارج از حد اعتدال ہو کہ حجاب کو انبساط سے روکے اور تنہا اعانت حجاب سے انبساط مطلوب پیدا نہ ہو سکے یا ان مفافذ میں تنگی پیدا ہو جو متصل حنجرہ اور جداول قصبہ ریہ کے یا متصل شرائین اور شرائین کے متصل اعضا میں منافذ تنفس سے ہیں جیسے وہ باریک منافذ جو ریہ کے تخلخل میں ہیں کہ اگر ان منافذ میں اخلاط بھر جائیں سدو کے ریہ میں کثرت ہو گی یا ورم ریہ میں پیدا ہو گا سدو کی مثال اصحاب ربو سے اور ورم کی مثال ذات الریہ سے سمجھنی چاہیے یا کسی غفلت سے کہ آدمی سانس لینی بھول گیا حالانکہ حاجت اس وقت تنفس کی تھی خواہ حاجت کی کمی کی وجہ سے دیر تک سانس نہ لے اور در آمد بر آمد میں نفس کے زمانہ دراز گزر گیا کہ ایسے وقت بھی نفس عظیم کی حاجت اس واسطے ہوتی ہے تا کہ اس کمی کی تلافی ہو جائے جو پہلے ہو چکی تھی مثلا شخص حواس باختہ جس کی عقل میں فتور رہے اور اس کا قلب زیادہ سرد مزاج بھی نہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص اکثر سانس لینے کو بھول جاتا ہے اور پھر جب یاد کرتا ہے اور چپت میں آتا ہے گہری سانس لیتا ہے اس لئے کہ اس کا نفس عظیم ہوتا ہے منجملہ حاجت نفس کے عظیم ہونے کے سونے والے کی سانس ہے چونکہ بروقت خواب کے بخارات دخانیہ کی اس کے بدن میں کثرت ہوتی ہے اور طبیعت ارادہ اخراج نفس سے غافل ہوتی ہے تا اینکہ داعی اور ضرورت اخراج نفس کی زائد از حد ہو جاتی ہے پس لامحالہ نفس عظیم ہو جاتا ہے اسی طرح سانس اس شخص کی جس کا قلب زیادہ باردالمزاج نہیں ہے ایسا شخص سانس کو دیر تک ٹالتا ہے اور وقت ضرورت شدید کے پھر نفس عظیم اور گہری سانس لینے سے اس ٹالنے کا تدارک کرتا ہے علامات

وہ علامات جن کے ذریعہ سے اسباب حرکت صدر کے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں اور ان اسباب میں تفرقہ ہوجاتا ہے وہ اسباب یہ ہیں کہ اگر حرکت صدر کی بسبب کثرت حاجت انبساط یا انقباض کے ہو اور قوت بھی قوی ہو اس وقت نفس کبیر اور بزرگ ہوگا ادخال نسیم میں اور سانس کا پھولنا بھی زیادہ ہوگا اور اگر ہتھیلی وغیرہ سے سانس کا ملمس دیکھا جائے تو گرم ہوگا اور التہاب نفس میں موجود ہوگا اور نبض بھی عظیم ہوگی کہ اس کو دلالت حرارت ہوگی اس وقت علامات التہاب کے سینہ اور چہرہ اور آنکھوں میں اور زبان میں موجود ہوں گے اور زبان کی رنگت اور خشونت وغیرہ جو جو اوصاف لازمہ حرارت ہیں سب موجود ہوں گے پھر اگر یہ امور مذکورہ نہ ہوں اور قوت بھی ساقط نہ ہو لیکن ایسا معلوم ہو گویا قوت سے انبساط پورا نہیں ہوسکتا ہے پس سبب ضیق اور تنگی نفس کا کسی ایسی ہی جگہ ہوگا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے یعنی آلات تنفس میں ہوگا پھر اگر جملہ اعضائے تنفس قصد حرکت کا کریں اور پھر حرکت معتد بہ نہ کرسکیں اور نہ انبساط پورا ہوسکے بلکہ قصد ایسی حرکت کا کریں جو ہو نہ سکے اور زیادہ اعتماد منخرین پر کشش میں ہوا کے ہو اور واپسی نفس کے وقت سانس پھولی ہوئی نہ ہو اس وقت قوت محرکہ عضل صدر کی ماؤف ہوگی پھر اگر تنگی نفس کی رطوبت سے قصبہ ریہ اور متصل اعضائے قصبہ مذکورہ کے ہو اس وقت علامات مذکورہ کے ہمراہ خرخرہ بھی نفس میں ہوگا اور صاحب نفس کو حاجت کھنکھارنے کی ہوگی اور یہ احتیاج علامت زائدہ ہے علامت ضیق کلی پر پھر اگر خرخرہ اور کھنکھارنا بھی نہ ہو سبب بہ نسبت قصبہ ریہ کے اور نیچے ہوگا اگر ضیق خرخری دفعتہً پیدا ہوجائے معلوم کرنا چاہیے کہ ریہ پر کوئی مادہ نوازل سے بہ کر آیا ہے یا اینکہ پہلے تو ریہ پر اور دوبارہ قصبہ ریہ پر مدہ اور قیح کا نزول ہوا ہے اور یہ نزول کسی عضو سے اعضائے اندرونی کے ہوا ہے نفس شدید کا بیان نفس شدید وہ ہے کہ باوجود عظیم ہونے کے ایسا معلوم ہو کہ قوت حیوانی بہ تکلف زیادہ تحریک پر متوجہ ہے ادخا نسیم میں بھی اور اخراج نسیم میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا ہمراہ عظم کے قوت

بھی ہو گی نفس شاہق یہ ایک قسم کا نفس عظیم ہے جس میں تحریک اعالی **عضل** صدر کی حاجت ہتی ہے اور فقط انہیں اعضا کی تحریک پر اقتصار ہوتا ہے جو **عضل** صدر سے اوپر کی طرف ہیں اور حجاب کی تحریک کی حاجت نہیں ہوتی اور نہ **عضل** صدر سے نیچے کے اعضا کی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر نفس شاہق حمیات وبائیہ میں پیدا ہوتا ہے نفس صغیر کے اسباب بر سبیل مقابلہ اور ضد کے اسباب نفس عظیم سے شناخت کرنے چاہئیں یعنی جتنے اسباب نفس عظیم کے اوپر مذکور ہو چکے ان کے اضداد وہی اسباب نفس صغیر کے اسباب ہیں کبھی نفس صغیر بسبب وجع اور درد کے بھی پیدا ہوتا ہے جس وقت درد سانس میں اور اعضائے تنفس اور حرکات اعضائے مذکورہ میں حائل ہو کبھی نفس بوجہ ضیق اور تنگی کے بھی صغیر ہو جاتا ہے اگر اس کے ہمراہ تفاوت بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبیعت پر موت واقع ہو گی اور اگر اس کے ہمراہ تواتر ہو معلوم ہو گا کہ اعضائے نفس خواہ جو اعضائے متصل ان کے ہیں ان میں درد ہے جیسے درد معدہ اور قروح اور اورام معدہ علامات اسباب نفس صغیر کے جو ضدو مقابل نفس عظیم کے ہیں مقابلتہ اسباب مذکورہ نفس عظیم سے معلوم ہو سکتے ہیں جو نفس صغیر کسی درد کی وجہ ہو اور ضیق نفس نہ ہو اس پر موجودگی اسی درد کی دلیل ہو گی اور یہ بھی ہے کہ اگر صاحب درد ایذائے درد پر صبر کرے اور تحمل ایذا اس سے ہو سکے ممکن ہے کہ پھر اس کا نفس عظیم ہو جائے اور باایں ہمہ درد والے سے اثنائے تنفس میں کبھی نفس عظیم ہوتا ہے کہ اس کی طرف حاجت ہوتی ہے اور درد کی برداشت کی طرف بھی حاجت ہوتی ہے لیکن اگر اثنائے حاجت میں درد سے کسی سبب سے غفلت ہو جائے اس وقت نفس عظیم نہ پیدا ہو گا اور جو نفس صغیر بوجہ ضیق کے ہے وہ ان جملہ امور اور اسباب میں نفس عظیم وجعی کے برخلاف ہے نفس طویل وہ ہے جس میں زمانہ تحریک ہوا کا استنشاق اور رد دونوں میں طولانی ہوتا ہے اور فائدہ طول مدت سے یہ ہے کہ اتنی دیر میں قوت حیوانی ہوائے کثیر میں بخوبی تصرف کر لے بیشتر نفس عظیم سریع سے کوئی درد خواہ ضیق مانع ہوتا ہے

پس نفس طویل اس وقت قائم مقام اس کے کیا جاتا ہے تاکہ مقدار محتاج الیہ ہوائے کثیر کا استیفا کر لے اور جس غرض سے نفس عظیم سریع پیدا ہوتا وہ غرض اسی سے پوری ہو جائے نفس قصیر نفس طویل کے مخالف ہے اور اگر اس کے ہمراہ تواتر بھی ہو سبب اس کا درد آلہ تنفس کا خواہ اعضائے متصلہ اعضائے تنفس کا ہوتا ہے اور اگر اس کے ہمراہ تفاوت ہو موت پر طبیعت غریزی کی دلیل ہوگا نفس سریع وہ ہے جس میں حرکت کا زمانہ کوتاہ ہو اور باوجودیکہ زمانہ کی حاجت بر آری اچھی طرح ہوتی ہو قصیر اور صغیر میں یہ بات نہیں ہے سبب نفس سریع کا شدت حاجت کی ہے ایسی کہ نفس عظیم سے بھی رفع حاجت نہیں ہوسکتی یا اس وجہ سے کہ حاجت نفس عظیم سے زیادہ نفس کا بڑھنا چاہتی ہے اور یا یہ وجہ ہے کہ نفس عظیم پیدا ہونے کا کوئی مانع پیدا ہوا ہے جیسا کہ بیان میں نبض سریع کے گزر چکا اور یہ مانع اور حائل یا آلہ تنفس میں پیدا ہوتا ہے یا قوت میں ضعف وغیرہ کی وجہ سے یہ مانع پیدا ہوتا ہے کبھی سرعت دونوں حرکت انبساطی اور انقباضی میں سے فقط ایک ہی میں زیادہ ہوتی ہے اور دوسری میں نہیں ہوتی ہے اسی سب سے جس کا بیان نفس عظیم میں ہو چکا نفس بطی ضد ہے نفس سریع کا اور ضد اسباب سریع سے پیدا ہوتا ہے کبھی درد کے سبب سے بھی نفس بطی پیدا ہوتا ہے جس وقت عضو تنفس محتاج اس امر کا ہو کہ بہ نرمی و استراحت متحرک ہو نفس متواتر وہ ہے کہ اس میں اور جو نفس اس سے پیشتر تھا بہت کم زمانہ ہو منجملہ اسباب تواتر نفس کے حاجت کا شدید ہونا اس قدر کہ عظیم اور سریع کے پیدا ہونے سے بھی پوری حاجت بر آری نہ ہو سکے اس لئے کہ وہ حاجت یا تو اس سے زیادہ ہے کہ اگر نفس اس کا سریع ہو جائے تو کامیابی حاصل ہو یا اس سبب سے کہ نفس عظیم اور سریع ہونے سے کوئی مانع اور حائل از قسم درد اور ورم اور ضیق بوجہ مواد کثیرہ کے پیدا ہوا ہے یا انضغاط اور انصباب تخم کا فضائے صدر پر پڑنے سے وہ مانع پیدا ہوا خواہ کوئی اور شے دوسری اسباب ضیق سے پیدا ہوئی اس امر کا فرق آئندہ معلوم ہوگا کہ تواتر بسبب حاجت کے پیدا ہوا ہے یا بسبب درد وغیرہ

کے جو باب نفس عظیم میں مذکور ہوا نفس متواتر برطبق شہادت بقراط تابع ہوتا ہے تجفیف ریہ کے اور ماندگی اعضاء تنفس اور ان اعضا کی ماندگی کے جو متصل ریہ کے واقع ہیں نفس بارد فنائے قوت غریزی اور فرد ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور یہ بھی دلالت اس کی ہے کہ قلب کا مزاج حار مستحیل بارد کی طرف ہو گیا اور یہ امر بدترین علامات امراض حادہ میں ہے خصوصاً اگر ہمراہ نفس بارد کے کسی قسم کی تری بھی ہو اس وقت فنا اور تحلیل حرارت غریزی پر اس کے دلالت تمام ہو جاتی ہے نفس منتن جس کے ہمراہ بوئے بد آتی ہو یہ نفس اقسام منجر میں داخل ہے اور منجر کے جملہ اقسام اور اس میں یوں تفرقہ کیا جاتا ہے کہ نجر کی بیماری میں کبھی بدبو غیر حالت تنفس میں بھی آتی ہے اور نفس منتن کی بوئے بد فقط حالت نفس میں آتی ہے اور اس نفس کی دلات وجود اخلاط متعفنہ پر ہوتی ہے جو اعضائے تنفس مثلاً قصبہ خواہ ریہ میں ہوں جس وقت کہ ان اعضا میں کوئی خلط متعفن ہو جائے یا مدہ پڑ جائے انتقالات نفس کا بیان جو انتقالات اور تبدلات نفس عظیم اور سریع اور نفس متواتر اور ان کے اضداد ہوتے ہیں اس کا بیان یہ ہے اوپر معلوم ہو چکا کہ حاجت جس وقت زیادہ ہوتی ہے اور کوئی حائل اور مانع بھی نہ ہو نفس عظیم ہو جاتا ہے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو سرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور اس سے زیادہ حاجت میں تواتر بھی پیدا ہوتا ہے پھر جب حاجت کمی کی طرف رجوع کرے یعنی صحت پیدا ہو پہلے تواتر میں کمی ہو گی اس کے بعد سرعت میں اس کے بعد عظیم نفس گھٹے گا اور اسی طرح جس قدر حائل اور مانع میں کمی ہو گی اسی قدر بشرط احتیاج گھٹنا بڑھنا اوصاف ثلثہ کا نفس میں پیدا ہو گا جب طبیعت کو مقصود رجوع کرنا بطرف اوصاف ثلثہ کے اصالتہ خواہ کمی موانع وغیرہ سے ہوتا ہے پہلے تفاوت کثیر نفس میں پایا جاتا ہے اس کے بعد بطوء نفس اس کے بعد نفس صغیر پیدا ہوتا ہے اس بیان سے واضح ہوا کہ نفس صغیر کے وقت چونکہ طبیعت مائل بطرف صحت کے ہوتی ہے خروج طبیعت کا حالت اصلی اور طبعی سے بہ نسبت زمانہ بطی ہونے نفس کے زیادہ ہو گا اور نفس

متفاوت کے زمانہ میں حالت طبعی پر قیام طبیعت کا بہ نسبت زمانہ نفس صغیر اور بطی کے کم ہوگا اسی طرح خروج طبیعت کا اعتدال سے اور پھر رجوع اس کا اعتدال اور صحت کی طرف انبساط اور انقباض نفس سے بحسب کمی بیشی حاجت جذب نسیم اور دفع بخار دخانی کے بھی تصور کرنا چاہیے جس وقت سبب انبساط کا زیادہ مستدعی بیشی انبساط کا ہو گا جو زمانہ کہ قبل زمانہ انبساط کے ہے وہ کم ہوگا اور اگر سبب انقباض کا ایسا ہوگا زمانہ اس سکون کا جو قبل انقباض کے تھا کوتاہ ہوگا متتابع اور پیہم نفس کا ہونا کسی ورم گرم کا یا ضیق مجاری جو سدہ سے ہو اس کا تابع ہوتا ہے نفس منخری یعنی جو نفس کہ پرہائے بینی کو ہلا دیتا ہے اس سے دلالت سستی پر قوت کے ہوتی ہے یا اینکہ ضیق شدید دیحہ وغیرہ کے ہو خواہ مدہ فراہم ہو رہا ہو یا مدہ کا انصباب یا کسی اور خلط کا وجود ہو تب نفس منخری پیدا ہوگا بیان عام سوء تنفس کا سوء تنفس یعنی مجری طبعی سے نفس کا خارج ہونا عموما انہیں احوال میں ہوتا ہے جو احوال کہ حالت طبعی سے خارج ہوں اور یہ احوال نفس کے تابع اعراض صحت کے نہیں ہوتے بلکہ ان اعراض مرض کے ہوتے ہیں جو موجب سوء نفس کے ہیں وہ اعراض جیسے عسر نفس اور تضاعف نفس اور ضیق نفس اور انقطاع نفس اور انتصاب نفس کبھی انواع سوء مزاج اور امتلا مادہ اور سدہ سے اور قرب ان ضواغط سے جن سے ضیق پیدا ہوتی ہے اور ان اورام اور اوجاع سے جو مانع حرکت سے ہوں اور قروح جو حجاب اور نواحی صدر میں ہوں اور سقوط قوت سے جو امراض ناہکہ اور لاغری آور سے ہوئی ہو اور حمیات حادہ وبائیہ اور سموم مشروبہ ان سب امور مذکورہ سے سوء تنفس عارض ہوتا ہے ہر ایک سوء تنفس مادہ اسی طرح عسر نفس مادہ زیادہ ہوتا ہے بروقت چت لیٹنے کے اور اوسط درجہ کا ہوتا ہے کروٹ لیٹنے سے اور سبک اور خفیف ہوتا ہے انتصاب اور سیدھے کھڑے ہونے سے جو خوانیق داخلی ہیں ان میں چت لیٹنا بالکل دشوار ہوتا ہے ضیق النفس یہ ہے کہ جس ہوا میں نفس نے تصرف درآمد برآمد کا کیا ہے اس ہوا کو اپنی حرکت میں تنگ منفذ کے سوا کشادہ راہ نہ ملے ایسا اور اس قدر تنگ منفذ

ہو کہ تھوڑی تھوڑی ہوا فقط اس میں سما سکے اسباب ضیق نفس کے یا اورام ہیں جو منافذ نفس میں پیدا ہوں اور منافذ مذکورہ یہی حنجرہ اور قصبہ ریہ اور شعبہ ہائے قصبہ اور جو خلل اور باریک سوراخ ریہ کے خلخلہ میں اور جرم ریہ میں ہیں اور جو ورم ان اورام میں سے زیادہ صلب اور سخت ہو گا وہی ضیق نفس زیادہ پیدا کرے گا اخلاط کثیرہ عام اس سے کہ وہ اخلاط غلیظ ہوں یا لزج یا مائی جو ریہ میں فراہم ہوں کسی قسم کا انطباق جو انہیں منافذ کو عارض ہو کسی ایسے ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والے کے سبب سے جو ورم حار جگر یا معدہ یا طحال سے جو قریب اور مجاوران منافذ کے ہے یا اخلاط ایسے ہوں جو فضا اور خالی جگہ میں او جھ وغیرہ کے بھر جائیں جس طرح وہ انجبار جو معدہ کے جوف زیریں میں بھر کر مانع انبساط ہوتا ہے تکاثف اور سمٹنا جو کسی خشکی اور قبض برودت کی وجہ سے ارض ہوا ور ریہ بردریہ اور حجاب کو پہنچا ہو یا کوئی سبب عصب حجابی میں پیدا ہو کر ضیق نفس پیدا کرے اور ایسی حالت کو عسر نفس کہنا اولی ہے یا انجرہ دخانیہ ضیق اور تنگی مداخل نفس کے تنگ مقامات میں پیدا کریں یا اصل خلقت میں سینہ کے تنگی ہو اس وجہ سے جو اعضا انبساط نفس سے تعلق رکھتے ہیں انہیں گنجائش پھیلنے اور حرکت کرنے کی نہ ملے کبھی ضیق نفس بسبب بحران کے ہوتا ہے اور بحران کی علامت ضیق نفس اس وقت ہے جب مواد مرض کے اوپر کی طرف رجوع کریں کبھی عسر نفس اور ضیق نفس بسبب بحران کے ہوتا ہے اور بحران کی علامت ضیق نفس اس وقت ہے جب مواد مرض کے اوپر کی طرف رجوع کریں کبھی عسر نفس او ضیق نفس بسبب سیلان مواد کے پیدا ہوتا ہے جو اورام باطنہ سے منتقل ہو کر نواحی سر تک پہنچتے ہیں اور ایسا ضیق نفس منذر اورام پس گوش کا ہے اگر اور علامات سلامت مرض کے ہوں خواہ دماغ کے ورم پر دلیل ہو گا اگر علامات صعوبت اور دشواری کے ہوں علامات اورام خناقیہ کے اوپر مذکور ہو چکے علامت اس ورم کی جو خاص ریہ میں ہو درد کے ہمراہ گرانی ہوتی ہے اور جو ورم عضلات اور حجابوں میں صدر کے ہوتا ہے اس کی علامت درد میں چبھن ہوتی ہے اور باطن کی طرف مائل

ہونا اور یہ دلالت قوی اور استوار تر ہے اور درد ظاہر کی طرف ہونا علامت ضعیف تر ہے یا درد غضروف ہائے ریہ میں اس کی علامت وہ درد ہے جس میں تھوڑی سی کھجلی اور اندک ایذا ہو اور بیشتر یہ درد کھانسی تک نوبت پہنچاتا ہے اور اگر یہ اورام حارہ ہوں اس وقت تپ ہوگی علامات اورام خناقی کے مشہور ہیں بروقت چت لیٹنے کے ان میں شدت ہوتی ہے علامت ان اخلاط کی جو قصبہ ریہ میں ہوں نفث اور شوق طبیعت کا کھانسی کی طرف اور کھانسی سے تفع کا پیدا ہونا اور جو شے قصبہ میں پھنسی ہوئی ہے قلیل کھانسی خواہ اندک خرخرہ سے اس کا اخراج پا جانا اور اگر یہ اخلاط ریہ میں ہوں تب بھی ایسی ہی کیفیت ہوگی مگر کھانسی مکان غائر سے یعنی دور سے اٹھتی ہوئی معلوم ہوگی اور خرخرہ اتنا ہی ہوگا جتنا بلغم وغیرہ برآمد ہوتا ہے اور مقام نفث سے جدا ہوتا ہے اور اگر وہ اخلاط فضائے مذکور میں ہوں ایک قسم کا ثقل ایک جانب سے ریزان ہوگا بروقت تغیر وضع کے لیٹنے میں پھر اس کے بعد نفث کا ظہور ہوگا اور اس حالت میں ضیق نفس کے ہمراہ سعال اور کھانسی نہ ہوگی اتنی کہ معتد بہ ہو نفس مختلف نفس میں اختلاف انہیں اسباب سے ہوتا ہے جن اسباب سے تنفس میں اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً ضعف اور عصیان آلہ وغیرہ اور یہ اختلاف نفس کا منتظم بھی ہوتا ہے اور غیر منتظم بھی ہوتا ہے نفس متضاعف اقسام نفس مختلف سے ہے اور یہ وہ نفس ہے جس کا انبساط دو حرکت سے تمام ہوتا ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں ایک وقفہ ہوتا ہے جیسے سانس لڑکے کی روتے وقت کہ اس کے نفس میں فہم یعنی انقطاع انبساطی بروقت انبساط کے ہوتا ہے اور تغیر یعنی انقطاع انقباضی بروقت انقباض کے ہوتا ہے سبب نفس متضاعف کا یا حرارت کثیرہ ہے اس قدر کہ مقدار پر ہوائے مستنشق کے اس کو ہرگز قناعت نہیں ہے بلکہ ابتداہی سے زیادتی ہوا کی خواستگار ہے یا ضعف آلات نفس جو معلوم ہو چکے کہ استراحت اور آرام نفس کی طرف محتاج کرتا ہے یا سوءِ مزاج ایسا کہ بوجہ برودت کے قوت کو ساقط کرتا ہے خواہ خشکی اور صلابت آلہ تنفس میں پیدا کرتا ہے اور یہ سبب اکثر واقع ہوتا ہے

یا درد آلات مذکورہ میں خواہ اعضائے قریبہ میں آلات تنفس کے خواہ ورم انہیں مقامات کا اور مجاورات کا ورم مثل حجاب اور جگر اور طحال کے مگر جگر کو بہ نسبت طحال کے مشارکت شدید ہے یا کوئی مرض آلی جو بار ہا مذکور ہو چکا سبب تضاعف نفس کا ہوتا ہے اور بیشتر مرض تشنج جو اس وقت موجود ہے خواہ آئندہ ہونے والا ہے نفس متضاعف امراض حادہ اور حمیات حارہ میں علامت ردی ہے اور اگر بسبب برودت کے یہ نفس پیدا ہو تپ اس کو زائل کر دیتی ہے نفس منتصف وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ آفت نصف حصہ میں ریہ کے ہو اور نصف صحیح اور سالم ہو اس وقت نفس بھی آدھا سالم ہوتا ہے نفس عسر وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ تصرف آلات نفس کا کسی ہوا میں شاق اور دشوار ہو عام اس سے کہ ضیق ہو یا نہ ہو سبب اس میں آفات اعضائے نفس کے ہیں جیسے اور اقسام بھی مذکور ہوئے بیشتر ایک لہیب اور شرارہ نازی کی وجہ سے جو قلب پر غالب ہوتا ہے نفس عسر پیدا ہوتا ہے اور برودت ایسی جو قوت کو مردہ کر دے وہ بھی سبب اس کی ہوتی ہے یا مردہ نہ کرے مگر اور طرح سے ماؤف اور آفت رسیدہ کر دے جس طرح بروقت شرب طلا کے جو ایک قسم کی شراب ہے خواہ اور کسی سرد شے کے استعمال سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی سدہ کی وجہ سے اور اکثر کسی خلط سے یہ نفس پیدا ہوتا ہے کبھی کسی سوءِ مزاج سے جو حجاب کو عارض ہو مثلاً برودت ہوا کی خواہ برودت کسی ضماد کی جو حجاب پر رکھا گیا ہو خواہ کوئی سبب نفس حجاب ہی کا باعث برودت کا ہو یا معدہ اور جگر کے سبب پر اسی کے قریب ضماد مبرد بھی لگایا جائے اور برودت پیدا ہونے سے انبساط نفس کی جودت جاتی رہی اور نفس مذکور پیدا ہو کبھی کسی سدہ کے سبب نفس مذکور پیدا ہوتا ہے کہ ریح مستنشق سدہ کے قریب محتبس ہو جاتی ہے اور اس کی انفتاح اور کشودگی میں جہد بلیغ کی حاجت ہوتی ہے اور یہ کیفیت ضیق نفس کے مخالف ہے کبھی دوائے مسہل سے جب اسہال پیدا نہ ہو یا حقنہ حادہ دیا جائے اور اجابت نہ ہو اور اسی طرح اگر ذات الجنب کی فصد مقدار مطلوب کو نہ پہنچے یعنی پوری نہ ہو تب بھی عسر نفس

پیدا ہوتا ہے ان سب اسباب کے علاوہ اور اسباب کو اس مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے جہاں ہم نے ضیق نفس کے بیان کا اخیر مقام لکھا ہے انتصاب نفس یہ وہ نفس ہے کہ بدون سیدھے ہو کر بیٹھنے خواہ کھڑے ہونے کے پیدا نہیں ہوتا اور سیدھے ہونے کے علاوہ گردن دراز کرنا اور اس قدر گردن کو اٹھانا کہ اوپر تک پہنچ جائے اس وجہ سے مجری نفس کا کشادہ ہو جاتا ہے اور ایسا مریض گردن جھکانے پر قادر نہیں ہوتا اس لئے کہ نفس میں اس کے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہے جس طرح ضیق نفس اس وقت پیدا ہوتی ہے جس کی گردن پیچھے کی طرف کھنچ جائے اسی طرح یہ شخص سینہ کو اور پشت کو بجانب خلف جھکا نہیں سکتا اور جس وقت یہ راستی اور سیدھا پن زائل ہو جائے خصوصاً اگر چت لیٹے اس وقت اس کو یہ بات پیدا ہوگی کہ اجزاء ریہ کے آپس میں چسپاں اور منطبق ہو جائیں گے پس مجاری نفس کے بند ہو جائیں گے اس لئے کہ وہ مجاری دراصل ایسے شخص کے جسم میں مسدود ہوتے ہیں اور اگر کشادگی ان میں ہے بھی اس کو میلان بعض اجزاء ریہ کا بعض پر باطل کر دیتا ہے کبھی یہ انسداد حمیات وغیرہ میں بسبب ان انجرات کے عارض ہوتا ہے جو انہیں مقامات میں بھرے ہوئے ہیں اور رطوبات جو منحل ہو کر وہاں آ گئے ہیں اور کبھی بدون تپ کے دراصل ایسے اخلاط بھر جاتے ہیں اور مجاری کو بند کر دیتے ہیں یا اورام موجب انسداد مجاری کے ہوتے ہیں یا سبب عسر نفس کا یہ ہے کہ عضل مسترخی اور ڈھیلے ہو گئے ہیں پس جب بجانب اسفل اتر نہ سکیں گے سینہ اور پشت کی طرف نزول کریں گے اور ضغطہ پیدا ہوگا طبائع مختلفہ کے نفس کا بیان عام کیفیات اربعہ اور احوال کے ذریعہ سے اختلاف نفس کا بیان سن اور عمر کی راہ سے صبیان کی یہ کیفیت ہے کہ وہ فضول دخانی کے اخراج کے زیادہ محتاج ہیں اس لئے کہ ہضم کی قوت ان میں زیادہ ہے اور ہمیشہ رہتی ہے اور تطفیہ حرارت کی حاجت بھی ان میں کم نہیں ہے اور قوت ان کی زیادہ نہیں ہے اس لئے کہ ابھی وہ اپنے ابدان اور قوی کی حد کمال تک نہیں پہنچی لہذا واجب ہے کہ اس کی سانس میں سرعت اور تواتر دونوں

بشدت پائے جائیں اور کسی قدر نفس عظیم بھی ہو جس کی زیادتی سرعت اور تواتر کے برابر نہ ہو جوان آدمی کا نفس عظیم ہوتا ہے مگر سرعت او تواتر میں کم اس لئے کہ حاجت براری نفس عظیم سے ہو جاتی ہے کہول یعنی وہ لوگ جن کا سن پینتیس برس سے ساٹھ برس تک ہے ان کا نفس عظیم اور تواتر اور سرعت میں کم ہوتا ہے مگر نہ اتنا کم جس قدر کہ مشائخ کے نفس میں کمی ہے مشائخ کا نفس صغیر تر اور زیادہ بطی او بشدت متافوت انہیں وجوہ سے جو ظاہر میں ہوتا ہے نفس ممتلی غذا سے خواہ حمل سے یا آب استسقا سے خواہ اور چیزوں سے نفس کا پر ہونا نفس صغیر پیدا کرتا ہے اس لئے کہ حجاب حاجز ان چیزوں کے پری کے سبب سے مضغوط اور تنگی میں ہوتا ہے کہ حرکت اسطہ اور کشادہ نہیں کر سکتا اور جب نفس ان لوگوں کا صغیر ہوا ضرور ہے کہ اگر قوت پوری ہو کہ متواتر اور سریع بھی ہو جائے اور اگر قوت میں کمی ہے فقط متواتر ہوگا نفس مستحم جو شخص آب گرم سے استحمام کرے اور نہائے اس کا نفس بسبب حاجت اور نرمی آلہ تنفس کے عظیم ہوگا اور سریع متواتر بسبب حاجت کے ہوا اور سرد پانی سے استحمام کرنے کی کیفیت بالعکس ہے کہ ان کی سانس صغیر اور بطی اور متفاوت ہوگی نفس نائم سونے والے کا نفس اگر قوت قوی ہو عظیم اور متفات ہوگا اسی علت سے جو بیان حد نبض میں مذکور ہو چکی اور انقباض اس کا بہ نسبت انبساط کے اعظم اور اسرع ہوگا اس لئے کہ ہضم بروقت نوم کے زیادہ ہے نفس وجع جس شخص کے اعضا سینہ میں درد ہو اس کا نفس بموجب بیان بالا مائل بہ طرف صغیر اور قصیر ہونے کے اس نفس کا بطوء سے زیادہ ہوگا اس لئے کہ ضرورت احتباس او قلت انبساط کی زیادہ ہے بہ نسبت ضرورت بطوء کے اور ایذا رسی انبساط کے بڑھ جانے میں زیادہ بہ نسبت سرعت کے بڑھ جانے کے ہے پھر اگر قلب میں ایسے شخص کے التہاب پیدا ہو اور سخونت آ جائے سرعت کے بدون چارہ نہ ہوگا اگرچہ ایذا پہنچے نفس اس شخص کا جس کی سانس میں تنگی کسی سبب سے کیوں نہ پیدا ہوئی ہو اور اسی طرح صاحب ربو کا یہ دونوں اکثر اوقات محتاج اس امر کے ہیں کہ تلافی انبساط ضروری کی سرعت اور تواتر

سے کریں لہذا ان کا نفس صغیر ضیق متواتر ہوگا نفس صاحب ربو کی کیفیت اسی باب میں مشرح بیان کی گئی ہے نفس اصحاب مدہ اصحاب مدہ کبھی بہ تکلف بسط صدر پیدا کرتے ہیں جس کے ساتھ حرارت اور نفخہ بھی ہوتا ہے پس ایسے وقت عظم نفس اور موجبات قوت یعنی سرعت اور تواتر نہ ہوں گے اس لئے کہ مریض مذکور میں ضعف کی زیادتی ہے اور قوت اصحاب ذات الریہ اور اصحاب ربو میں باقی ہے نفس اصحاذ لجہ اور اختناق کا ان کے نفس میں انبساط عظیم ہوتا ہے جس کے ہمراہ تواتر اور سرعت بھی بسبب حاجت کے ہوتی ہے اور مادہ اندر کی طرف غائر اور سمایا ہوا ہوتا ہے اور نفخہ ان کی سانس میں نہیں ہوتا ہے ربو یعنی دمہ کا بیان دمہ ایک مرض پھیپھڑے کا ہے اس مرض کا بیمار مجبور ہو کر متواتر اور پے در پے سانس لیا کرتا ہے جس طرح کہ مخوق یعنی گلو گرفتہ اور مکدود یعنی جس نے زیادہ مشقت کی ماندگی اٹھائی ہو کہ وہ بھی پے در پے سانس بناچاری لیتا ہے دمہ کا مرض اگر پیرانہ سالی میں عارض ہو اس کا زائل ہونا تدبیر معالجہ سے بعید معلوم ہوتا ہے اور نہ اس کے مادہ میں نضج پیدا ہوتا ہے مشائخ تو درکنار جوانوں کو اگر یہ مرض ہو جائے بدشواری زائل ہوتا ہے اکثر اوقات چت لیٹنے کی حالت میں اس مرض کی زیادتی ہوتی ہے یہ مرض امراض متطاولہ میں سے ہے جو زمانہ دراز تک رہتا ہے اور باوجودیکہ زمانہ دراز تک رہتا ہے اس کے دورے اور نوائب بہت تیز اور باحدت ہوتے ہیں جس طرح صرع اور تشنج کے دورے اسی قسم کے ہیں کبھی اس خلط کی پیدائش ریہ کی برودت سے ہوتی ہے پس تھوڑا تھوڑا مرض شروع ہوتا ہے اور کبھی دمہ بسبب ایسے خلط کے پیدا ہوتا ہے جو ریہ میں نہیں ہوتی اور نہ شرائین میں ریہ کے بلکہ وہ خلط معدہ میں ہوتی ہے اور سر سے اس کا انصباب بطرف معدہ کے ہوتا ہے خواہ جگر میں انصباب ان رطوبات کا ہوتا ہے یا اینکہ خود معدہ میں یہ رطوبات پیدا ہوتے ہیں کبھی دمہ کی آفت نفس ریہ میں ہوتی ہے اور عضو متصل ریہ میں بسبب پر ہونے اخلاط غلیظہ کے شرائین اور شعبہ ہائے کوچک اور رواضع یعنی وہ چھوٹی چھوٹی رگیں جو شرائین

سے لگی ہوئی ہیں اور بیشتر یہ آفت قصبہ ریہ میں اور کبھی خلخلہ ریہ میں اور جو مسامات خالی ریہ میں ہیں ان میں یہ آفت ہوتی ہے اور یہ رطوبات کبھی ان مقامات میں آتے ہیں پھر یعنی دمہ کی وہ قسم جس کا مادہ شرائین میں ہو جو بروقت اصعاد اور سانس چڑھنے کے پیدا ہو بسبب مزاحمت کرنے معدے کے حجاب کی حرکت میں اور مزاحمت حجاب کی ریہ کی حرکت سے حادث ہوتا ہے اور کبھی جس وقت جگر پر برودت غالب ہو یا غلظ جگر میں پیدا ہو یہ کیفیت معین حدوث ربو پر ہوتی ہے یہ اخلاط مذکورہ بالا کبھی اپنی کیفیت ردی سے موذی ہوتے ہیں اور کبھی کمیت اور کثرت مقدار سے ایذا دیتے ہیں کبھی دمعہ کی ایک قسم شاذ اور نادر ریہ کی خشکی اور یبوست سے پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ یبس کے ریہ کے اجزا سمٹ کر فراہم ہو جاتے ہیں کبھی ربو ساذج بلا مادہ ریہ کے برودت ساذجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب آفت مبادی اعضائے نفس جیسے عصب او نخاع اور دماغ کے یا نوازل جو انہیں مبادی سے بطرف اعضائے نفس کے ریزش کرتے ہیں مرض دمہ کا پیدا ہوتا ہے کبھی بسب مشارکت اعضائے مجاورہ اور قریبہ اعضائے نفس کے دمہ پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ انبساط نفس نہیں ہونے پاتا ہے جیسے کہ معدہ ممتلی مزاحمت حجاب کی کرے اور انبساط کو روکے کبھی بسبب کثرت بخار دخانی کے جو ریہ میں تحقن ہوں خواہ واپس ہو کر ریہ میں آئے جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب ریح کے جو اعضائے نفس میں تحقن ہو کر نفس کی آمد برآمد کو مزاحم ہو جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب صغیر اور کوتاہ ہونے سینہ کے دمہ پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ مقدار محتاج الیہ نفس کی سینہ میں وسعت نہیں ہوتی اور یہ دمہ ایک خلقی مرض ہے اور نفس کی تنگی اس صورت میں براہ خلقت ایسی ہوتی ہے جس طرح کہ غذا کے اترنے میں تنگی بوجہ صغیر ہونے معدہ کے پیدا ہوتی ہے کبھی دمہ ایسا شدید ہوتا ہے کہ نفس کو انتصاب کی نوبت پہنچتی ہے اور اکثر دمہ کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہوتا ہے علامات اگر سبب ربو کا وہ اخلاط اور رطوبات ہوں جو خاص قصبہ ریہ میں ہیں اس وقت ضیق پہلے ہی سانس میں

ہوگا کہ اس کے ہمراہ کھنکھار اور تجر اور گھر گھراہٹ ہوگی اور ایک مادہ ٹھہرا ہوا اور بوجھ سا محسوس ہوگا اور کسی قدر جو بسہولت نکلے گا ایسا معلوم ہوگا کہ نزدیک سے آتا ہے اگر یہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہوں دمہ دفعتا حادث ہوگا ورنہ تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ اگر یہ اخلاط عروق خشنہ میں ہوں جو اقسام قصبہ ریہ کے ہیں ہمیشہ اختلاف اور روش نبض کی خفقانی رہے گی اور اکثر ایسا استحکام اس خفقان میں ہوگا جو مہلک ہے پس ہلاک کر دے گا اور اکثر نبض بیماران ربو کی خفقانی ہوتی ہے اگر یہ خلط خارج فضائے قصبہ ریہ کے ہوگی کوئی خلط کیوں نہ ہو اس وقت سعال اور کھانسی نہ ہوگی اور اگر دمہ بمشارکت مبادی اعضائے نفس کے ہوگا وہی دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہوں گے اور اگر بمشارکت اعضائے مجاورہ اور قریبہ کا ہوگا اس وقت دمہ کی زیادتی جب ہی ہوگی جب ان اعضائے مجاورہ کے مرض اور مادہ میں ہیجان پیدا ہو یا امتلا ان اعضا میں واقع ہو اگر نزلہ کی وجہ سے ہوگا حالات نزلہ سے اس دمہ پر استدلال کیا جائے گا اور اگر شگافتہ ہونے سے مدہ کے دفعتہً اور ریزش سے اس کی بطرف اعضائے نفس کے دمہ کا مرض پیدا ہوا ہوگا اس سے وجود ورم اور جملہ امور جو ورم کے شگافتہ ہونے سے حادث ہوتے ہیں اس دمہ پر دلیل ہوں گے اگر بسبب یبس اور خشکی کے دمہ عارض ہوگا پیاس اور کھنکھار میں کچھ برآمد نہ ہونا اس پر دلیل ہوگا اگرچہ تھوڑا سا کف وغیرہ ایسے دمہ میں بھی بعد استعمال اشیاء مرطبہ اور تناول مرطبات کے برآمد ہوتا ہے اور اگر بسبب ریح کے دمہ عارض ہوا ہوگا خفت اور سبکی اطراف صدر کی اور اختلاف ضیق نفس میں اشیاء نافخہ کے تناول کرنے سے اور ان اشیاء کے تناول سے جو نفاخ نہیں ہیں اختلاف پیدا ہونا یہی دلیل اس قسم کے دمہ پر ہوگی اگر بردمزاج ریہ سے جس طرح مشائخ کا حال ہے دمہ عارض ہوگا اس کا عروض اندک اندک ابتدا میں ہوکر پھر مستحکم ہو جائے گا علاج ربو وضیق النفس کا رطوبات کے جملہ اقسام سے جو اصناف دمہ کے عارض ہوں ان سب کا علاج عموما یہی ہے کہ ریہ کے رطوبات کو نرمی اور اعتدال سے

بسہولت فنا کردیں اگر یہ معلوم ہو کہ آفت مرض بسبب کثرت مقدار رطوبت کے ہے اس وقت استفراغ بدن کا بذریعہ مسہل کے ضرور کرنا چاہیے پس ادویہ جو اس وقت مستعمل ہوں ان کا ملطف اور منضج ہونا ضرور ہے اور تسخین شدید ان ادویہ میں نہ ہونی چاہیے کہ جس سے تجفیف مادہ کی پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی کردیں اسی سبب سے اوائل او متقدمین اطبا نے معجونہائے ربو میں افیون اور بھنگ کو اور نہ بیروج کو داخل کیا ہے ہاں اگر غرض مطلوب منع کرنا کسی رقیق نزلہ کا انصباب سے ہو اس وقت شرکت افیون وغیرہ کی جائز رکھی اور افیون وغیرہ سے تو زیادہ تغلیظ پیدا ہوتی ہے بلکہ لعاب اسپغول کے استعمال سے بچانا چاہیے لیکن اگر مشیت خدا سے ایسا اتفاق ہو کہ مزاج مریض کا حار ہو اور دمہ یبوست سے پیدا ہوا ہو اس وقت اسپغول کا استعمال ناگزیر کرنا پڑے گا اور چونکہ تجفیف اور تغلیظ مادہ سے ضرر عظیم ہے لہذا واجب ہے کہ طبیب پابند ہو ان اجزا کے استعمال کا جن سے ترطیب مادہ اور انضاج پیدا ہو اگر وہ مادہ غلیظ اور بالزوجت ہے اور مجرد تقطیع اور تلطیف پر اقتصار نہ کرے اس لئے کہ بیشتر درشتی کرنا تقطیع اور تلطیف میں اور عصیان مادہ یعنی قبول نہ کرنا اثر دوا کا اسی وجہ سے جراحت ریہ کی نوبت پہنچتی ہے اور چونکہ ادرار سے بھی ایک قسم کی تجفیف پیدا ہوتی ہے لہذا جملہ مدرات بخشیت ادرار اس مرض میں مضر ہیں کہ اخراج مادہ رقیق کا ان کے ذریعہ سے ہوتا ہے پھر اگر ربو کے ہمراہ جگر میں تغلیظ محسوس ہو واجب ہے کہ ادویہ صدریہ مذکورہ بالا کے ہمراہ مثل غافث اور افسنتین کے شریک کریں خواہ اور ایسی ہی ادویہ جو دونوں امروں کو جامع ہوں یعنی تغلیظ مادہ ربو کو بھی دور کرے اور تغلیظ جگر کو بھی زائل کرے جیسے مجیٹھ اور زراوند اور اگر وہ مریض جس کا علاج کیا جاتا ہے صبی اور لڑکا شیر خوار ہو اس کی دوا حبوب یا سفوف کی جیسی کہ ہو اس میں اس کی مرضعہ کا دودھ بھی شریک کرنا چاہیے لڑکوں کو ادویہ معتدلہ مثل رازیانہ تر و تازہ ہمراہ شیر مرضعہ کے فقط کافی ہوتے ہیں نضج مادہ ربو پر شوربا مرغ پیر کا بھی معین ہوتا ہے منجملہ تدبیر نافع کے یہ ہے کہ سینہ

اور پسلیوں کی مالش کی جائے کھرے رومالوں سے خصوصاً اگر ہمراہ دمہ کے نفس انتصاب بھی ہو اور یہ دلک یابس بھی ہو اور درجہ اعتدال سے نہ بڑھے اور روغن کے بدون دلک ہونا چاہیے ہاں اگر خشک مالش سے اعیا اور ماندگی پیدا ہو اس وقت سوائے سینہ کے اور مقامات میں روغن کی مالش کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ اگر استعمال روغن کا صدر پر ہو بعض اوقات قیسوم کا استعمال بھی ضرور ہے اور جب یہ دونوں اجزاء داخل کریں اس وقت دلک شدید کرنا چاہیے اگر مادہ ربو کا زیادہ ہو اس وقت تنقیہ مسہل سے کرنا لازم ہے اس مسہل میں مثل تخم انگن اور بسفائج اور قثاء الحمار اور شحم حنظل کے داخل کریں منجملہ تدبیر نافع کے اس مرض میں بعد تنقیہ اور قے کرانے کے آواز لگانا اور رفتہ رفتہ اسے بلند کرتا ہے کہ آواز لگانے میں قوت زیادہ کرے اور دیر تک لگاتار ہے مترجم باصطلاح موسیقی دانایان ہند کے اس طرح آواز لگانے کو سرگم بھرنا کہتے ہیں کہ کھرج سے ابتدا کریں اور منتہے درجہ کے ارتفاع تک پہنچا دیں جو ارباب تجربہ کی رائے میں انیس درجہ سے زیادہ قوت بشری سے ممکن نہیں ہے اور اڑھائی سپتک پر تمام ہوتی ہے یعنی کھرج سے تیسرے پنجم سر تک پس مراد شیخ کی بھی یہی ہے کہ بعد تنقیہ آواز لگانے کی عادت کریں اور رفتہ رفتہ ارتفاع آواز اور سروں کے اونچا کرنے میں اور سر کے طولانی کرنے میں اور زوردار اور قوت سے آواز لگانے پر زیادہ کرنے میں کوشش کریں کہ اس ریاضت سے بقیہ رطوبات سینہ اور شش کے باعتدال فنا پائیں گے اور پیچ جاتا رہے گا متن منجملہ تدابیر کے استعمال قے کا علی الاتصال ہے خصوصاً بعد کھلانے مولی کے خواہ پلانے چار درہم بورہ ارمنی اور پانچ اوقیہ شراب العسل کے اور یہ تدبیر اس وقت کرنی چاہیے جب مرض قوی ہو جائے اور صعوبت و دشواری پیدا ہو خربق سفید بھی زیادہ نافع ہے اور امراض صدر میں بے خوف اس کا استعمال کرنا چاہیے اور اصوب یہ ہے کہ خربق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لے کر مولی کے اندر پیوستہ کر دیں اور ایک شبانہ روز اسی مولی میں ان ٹکڑوں کو رہنے دیں

بعدازاں مولی سے خربق کو نکال کر پھینک دیں اور اسی مولی کو تناول کریں ایضاً نمک اور رائی ہر واحد ایکدرہم اور بورہ ارمنی نصف درہم نطرون ایک دانق پانچ استار ماء العسل میں جس میں مقدار شہد کی ایک اوقیہ ہو استعمال کریں منجملہ تدابیر کے اس مرض میں طبیعت کا ہمیشہ نرم رکھنا اور تلیین طبع کے واسطے بیخ کبر مملح کا استعمال قبل از طعام کافی ہے اور طریخ عتیق جو ایک قسم مچھلی کی ہے اور عتیق سے مراد کہن سالہ ہے اور شوربائے مرغ پیر ہمراہ آب قرطم اور آب لبلاب اور آب چقندر کے کہ یہ بھی تلیین طبیعت بخوبی کرے گا اگر ان چیزوں سے طبیعت نرم نہ ہو ماء الشعیر میں تھوڑی سی فربیون شریک کر کے خوب جوش دیں تا کہ فربیون کی اصلاح ہو اور پھر اس ماء العشیر کو تناول کریں افتیمون بھی اس مرض میں زیادہ نافع ہے پھر اگر افتیمون ڈال کر ماء العسل کو تیار کریں ایضاً طبیخ حلبہ ہمراہ انجیر کلاں کے جس میں شہد بمقدار کثیر داخل کیا جائے اور غذا سے بہت پہلے استعمال کریں اور پھر بعد اخذ ار غذا کے دوبارہ استعمال کریں اسی طرح طبیخ زبیب اور حلبہ کا آب باران میں منجملہ تدابیر کے اس مرض میں ریاضت ہے جو بتدریج سستی سے سرعت کی طرف آتی ہو تا کہ علاج بذریعہ ریاضت کے اگر تدریجی نہ ہو اختناق ان کے نفس میں نہ پیدا کرے اس لئے کہ ریاضت شدید تحریک مادہ کی بہ عنف کرتی ہے غذا دینے کا وقت مناسب ان کے لئے بعد اسی ریاضت کے ہے جو ہم نے بیان کی روٹی ان کے واسطے اچھی طرح پختہ کی جائے کہ اس میں ذرا سی بھی خامی نہ رہے اور خمیر کے مصالح سے خوشبودار ہو متنقل ان کا ان ملطفات سے ہو جن میں حب الرشاد اور زوفا اور صعتر اور فودنج داخل ہو اور کسی قدر دسومت بھی ان میں ہو طعام میں ان کے چربیان ارنب اور ایل یعنی بارہ سنگھا کی اور آہو برہ کی خصوصاً ثعالب کی اور اس سے زیادہ ریہ ثعلب کا اس لئے کہ ثعلب کا ریہ خاص اس مرض کی دوا ہے اگر اس کو خشک کر کے اور پیس کر بوزن دو درہم پلایا جائے اسی طرح ساہی کا ریہ اور گوشت کے اقسام ان بیماروں کے واسطے پس ہمک صحری جو

نہری ہوا اور آجامی نہ ہو یعنی اس پانی کی جو گڑھوں میں نیستان کے سایہ میں فراہم ہوتا ہے اور گوشت عصافیر اور حجل اور دراج کا اور شوربا مرغ کا بھی ان کو نافع ہے شراب کے اقسام اور پینے میں جو شیریں ہو اور واسطے اعانت کے ان میں ایسی اشیاء ملطفہ کا اضافہ کیا جائے جن میں قوت جلا اور تلیین اور تسخین کی بدرجہ اعتدال ہو واجب ہے کہ طعام کے بعد سونے اور خواب کرنے میں ان کے فاصلہ رکھا جائے خصوصاً دن کے سونے میں کہ سونا بعد طعام کے قبل از ہضم کے اضر اشیاء ہے ایسے بیماروں کے واسطے ہاں اگر کسی سبب سے سستی اور ماندگی اور حرارت ان کو پہنچی ہو اس وقت سو جانے میں اگرچہ بعد طعام کے بھی ہو کیا مضائقہ ہے مگر قدرے قلیل سونا چاہیے اسی طرح مشروبات سے بھی بعد طعام کے احتیاط کریں اور دفعتہً زیادہ پانی سے بھی سیراب نہ ہونے پائیں بلکہ دفعہ دفعہ کرکے تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جائے منجملہ انہیں امور کے جن سے پرہیز کرنا لازم ہے حمام کرنا خصوصاً طعام کے بعد کہ زیادہ مضر ہے جو حبوب از قسم فلہ کے نفاخ ہیں ان سے بھی اجتناب کرنا واجب ہے اور کل مشروبات سے پانی ہو خواہ شربت ہو طعام کے بعد اجتناب کریں ادویہ مسہلہ قویہ جوان کے لئے مناسب ہیں جیسے جاؤشیر اور شحم حنظل کہ ہر واحد سے نصف درہم ہمراہ ماء العسل کے اور جند بیدستر ہمراہ اشق کے حب غاریقون کا استعمال ہر مہینہ میں دو مرتبہ واجب ہے جب کہ مرض قوی ہو جائے حب غاریقون کا نسخہ یہ ہے غاریقون تین جزو بیخ سوسن ایک جزو فراسیون ایک جزو تربد پانچ جزو ایارج فیقرا چار جزو شحم حنظل اور انزروت ہر واحد ایک درہم مرمکی ایک درہم میں گولیاں باندھ لیں مقدار شربت دو درہم ایضاً شحم حنظل نصف مثقال انیسون سدس مثقال پانی میں گولی باندھیں اور بعد استعمال حقنہ کے ان گولیوں کو استعمال کریں اور حقنہ ایک روز پہلے کرانا چاہیے اور یہ حقنہ سادہ آب چقندر اور روغن کنجد اور بورق وغیرہ سے تیار کرنا چاہیے ایضاً شحم حنظل دو دانق تخم انگن ایک درہم افتیمون نصف درہم ماء العسل میں تیار کریں اور یہ مجموع شربت واحد ہے

اس کو تناول کر کے تین گھنٹہ تک صبر کر کے پھر تین اوقیہ ماء العسل خواہ ایک اوقیہ پلایا جائے ایضاً شحم حنظل اور شیح بالسویہ بورق نصف جزو بیخ سوسن ایک جزو جاؤشیر ایک جزو گولیاں تیار کریں مقدار شربت ڈیڑھ درہم سے دو درہم تک اور بعد استعمال اس دوا کے ایک گھنٹہ تک صبر کریں اور پھر بقدر نصف قوطولی کے ماء العسل تناول کریں ایضاً خرول ایک مثقال نمک طعام نصف مثقال عصارہ قثاء الحمار نصف مثقال آٹھ قرص ان سب اجزا کے تیار کریں اور ایک قرص ایک دن درمیان کر کے استعمال کریں بدرقہ ماء العسل کا ہے کہ اس سے طبیعت ملین ہوتی ہے اور بسہولت بلغم وغیرہ کا اخراج ہو جاتا ہے اور ادویہ کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرتے رہیں اور ایک ہی دوا پر ہمیشہ خوگر نہ کرنا چاہیے اس لئے کہ خوگر ہونے سے دوا کی طبیعت عادی ہو جاتی ہے اور اثر پذیر نہیں ہوتی اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیے کہ بعض ادویہ مخصوصہ اور ابدان خاصہ میں ایک مناسبت ہوتی ہے اور یہ مناسبت بدون تجربہ کے معلوم نہیں ہوتی پھر تجربہ سے اگر کسی دوا کی مناسبت کسی بدن سے معلوم ہو جائے پھر اس وقت التزام اسی دوائے انفع کا لازم ہے واجب ہے کہ جہت اور جانب ریزش مادہ کی بھی دریافت کی جائے پس اگر انصباب مادہ کا از جانب سر کے ہو سر کے علاج میں تدبیر ضروری اور مناسب کرنی چاہیے کہ نزلہ کی آمد بند ہو اور تنقیہ بھی سر کا ہو جائے اسی خلط سے جو سر میں ہے بیشتر مخدرات بھی سر کے ادویہ میں داخل ہوتے ہیں اور طین ارمنی منع نوازل میں عجیب النفع ہے مفردات ادویہ جیسے دوائید یسقوریدوس اور جیسے زراوند مدحرج کہ ہر روز نصف درہم اس کا استعمال ہمراہ پانی کے کریں یا سکنجبین ہمراہ شراب کے اور ابہل اور جوز السرو ایضاً فاشرشتین ساڑھے چار دانق ہمراہ ماء الاصول کے ایضاً سرکہ میں تخم انگن چند مرتبہ بھگو کر اور دو درہم تخم حرف جس پر روغن بادام شیریں چند قطرہ ٹپکایا ہو بیخ مجیٹھ نصف یا ربع درہم ہمراہ سکنجبین عنصلی کے نافع زیادہ ہے اور عنصل مشوی خصوصاً ہمراہ شہد کے اور زراوند مد

حرج ایضا مطبوخ قنطوریون کا اور قنطوریون کی دونوں صنف نافع ہیں دونوں حالتوں میں کہ قنطوریوں غلیظ بروقت حرکت کے اور زمانہ ابتدا میں اور قنطوریون دقیق بروقت سکون کے اور زمانہ آخر مرض میں اس کو شہد کے ہمراہ لعوق بنا کر استعمال کیا جائے اور فوتنجان اور شیح اور سوسن اور کمافیطوس اور جند بیدستر اور اذخر ایضا علک الانباط تنہا خواہ ہمراہ قلیل مقدار عاقر حا کے اور بارزد اور جاؤشیر قوی الاثر اور نافع ہے مگر جو ضرر عظیم عصب کو اس سے پہنچتا ہے اس سے بچاؤ کی تدبیر بھی ضرور ہے دواء الکبریت شدید النفع ہے ایضا حرف اور سمسم تیں درہم زوفائے خشک سات درہم مقدار شربت مشاہدہ حال مریض پر موقوف ہے ایضا سوکھے ہوئے پھیپھڑے ثعلب کے پانچ عدد فودنج کوہی چار درہم تخم کرفس شادنج ہر واحد آٹھ درہم بز رالنج دو درہم اسی سے صبح اور شام دونوں وقت اس کا استعمال کرنا چاہیے ایضا جعدہ اور شیح ارمنی اور کمافیطوس اور جند بیدستر اور کندر اور زوفا ہر واحد ایک مثقال یہ دو مقدار شربت ہے یا بورق چار جزو فلفل سفید دو جزو انجدان تین جزو اشق دو جزو میفختج میں لت کر کے بقدر رباقلات کے تناول کریں تنہا خواہ ہمراہ ماء العسل کے یا جند بیدستر اور زراوند اور اشق ہر واحد ایک مثقال فلفل دس حبہ رب انگور ملا کر بقدر باقلات کے ہمراہ سکنجبین کے تناول کریں ایضا فراسیون اور قسط میعہ سائلہ اور حب صنوبر ہر واحد ایک مثقال جعدہ اور جند بیدستر ہر واحد ایک مثقال فلفل سفید اور عصارہ قثاء الحمار ہر واحد نصف مثقال شہد میں جمع کریں اور مقدار شربت بوزن باقلاۃ ماء العسل مسخن اور گرم شدہ کے ہمراہ ایضا خرول اور بورق ہر واحد دو جزو فوتنج نہری عصارہ قثاء الحمار ہر واحد ایک جزو خل عنصل میں یکجا کریں اور بمقدار ایک مٹر کے آب شہد خام کے ہمراہ تناول کریں نہار منہ خواہ شیح اور افسنتین اور سداب کو شہد سے معجون کریں خواہ جوشاندہ ان ادویہ کا ہمراہ شہد کے خواہ سلاقہ ان اجزا کا شہد کے ساتھ اور ترکیب اول ہمراہ سکنجبین کے مستعمل ہے خواہ جوشاندہ فودنج کا ہمراہ دودھ کے اگر مزاج مریض میں حرارت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے

کہ راسن اور آب راسن اس مرض میں شدید النفع ہے منجملہ ادویہ قویہ کے زرنیخ ہمراہ ریتانج کے ہے کہ اس کی گولیاں ربو کے واسطے تیار کی جاتی ہیں اور زرنیخ ہمراہ ماء العسل کے بھی مستعمل ہے اور کبریت ہمراہ بیضہ نیم برشت کے بھی مفید ہے ادویہ جیدہ سے جو قریب باعتدال ہوں یہ بھی دوا ہے کہ زیرہ سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ استعمال کیا جائے اور یہ دوا انتصاب نفس کے واسطے زیادہ نافع ہے ایضاً لعاب خرول ابیض کے ہم وزن شہد پکا کر لعوق تیار کریں اور جب اختناق کی شدت ہو اور ضیق نفس کی زیادتی ہو اس وقت بورق چار درہم اور دو درہم حرف کو چار اوقیہ ماء العسل میں ملا کر استعمال کریں کہ فوراً اسی وقت نفع کرے گا اور یہ دوا عرق النساء کو بھی نافع ہے جو ادہان اور روغن ان مریضوں کی ادویہ میں ٹپکائے جاتے ہیں وہ جیسے روغن بادام شیریں اور روغن بادام تلخ اور روغن صنوبر مروخات اور مالش کرنے میں روغن سوسن اور دہن الغار کہ اس سے سینہ کی تمریخ کی جاتی ہے اسی طرح روغن شبت کی بھی مالش نجور اور دھونی میں ہر تال اور گندھک ہمراہ چربی گردہ گوسپند کے ایضاً مر اور قسط اور سلیخہ اور زعفران اور زراوند ایضاً میعہ سائلہ اور صبر سقوطری ایضاً زرنیخ اور زراوند کو پیس کر چربی میں گائے کی ملا کر گولیاں بنائیں اور ایک درہم کے وزن سے روزمنہ دس روز تک دھونی لیا کریں دن رات میں تین مرتبہ جو ربو اور ضیق النفس بسبب ابخرہ دخانیہ کے پیدا ہوا ہو اور وہ ابخرے قلب پر مستولی ہوتے ہوں اور ان اخلاط سے ہوں جو شرائین میں جاگزین ہیں کبھی ایسے مرض میں فصد مفید ہوئی ہے مگر اولی یہ ہے کہ فصد بائیں جانب کی کھولی جائے اور جو قسم اس کی بسبب ریح کے پیدا ہو اس کے معالجہ میں دو امر مقصود ہوتے ہیں ایک یہ کہ تحلیل ریاح کی بآسانی ہو جائے اور یہ امر ملطفات معلومہ سے حاصل ہوتا ہے دوسرے تفتیح سدون کی تاکہ جو ریاح بسبب پڑ جانے سدون کے تحلیل سے عاصی ہیں ان کے لئے منفذ اور راہ نکل جانے کی پیدا ہو منجملہ ان ادویہ کے جو ایسے وقت نافع ہوں تمریخ روغن ناردین کی ہے اور اسی طرح تمریخ روغن خار اور روغن

سداب کی ضماد ہائے نافعہ سے شبت اور بابونہ اور مرزنجوش ان سب کو پختہ کر کے سینہ
اور دونوں پہلو کی تکمید کریں اور مشروبات میں سنجرینا اور رامرو سیا اور انقرو یا ایضا سکنجبین
اور جاؤشیر اں دونوں میں سے ہر ایک کی مقدار شربت ایک مثقال ہے جس کو چاہیں
استعمال کریں جو ربو اور ضیق النفس بسبب نوازل کے پیدا ہوا ہو اس کے معالجہ میں منع
نوازل کی طرف زیادہ مشغول ہونا چاہیے اور جو مقدار ریزش سے نزلہ کی سینہ وغیرہ
میں فراہم ہو چکی ہے اس کے اخراج کی تدبیر بذریعہ نفث کے کرنی چاہیے جس قسم میں
ضیق النفس کے مظنون یہ ہو کہ بسبب اعصاب کے پیدا ہوا ہے اور در حقیقت یہ ضیق
النفس ایک قسم عسر نفس کی ہے اور سوء نفس کی اور اقسام ضیق نفس میں یہ داخل نہیں ہے
پس اس کا علاج ہم نے باب سوء نفس میں لکھ دیا اور جو ربو بسبب یبس اور خشکی کے ہوا
میں دودھ کا استعمال نافع ہے جیسے شیر خچر کا خواہ بکری کا دودھ اور عصارات اور ادہان
باردہ مرطبہ اور شراب رقیق میں پانی ملا ہوا اور مسخنات قوی کا ترک اسی طرح محلات
اور مجففات سے پرہیز کرنا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے الغرض یہ سب امور نافع ہیں
ایسے بیماروں کو طلا ہائے مرطبہ اور مراہم اور مروخات جو نرمی استعمال ہوں بھی نافع
ہیں جو ضیق نفس بسبب حرارت کے پیدا ہوا اور اس کے ہمراہ التہاب بھی موجود ہوتا ہے
ان کے علاج میں مراہم مبردہ اور قیروطی ہائے مبردہ کا استعمال مفید ہے اور یہ قسم بھی قسم
سوء نفس کی کی ہے ضیق النفس اس کو نہ کہنا چاہیے شراب بنفشہ مربی اور ماء الشعیر ایسے
بیماروں کو نافع ہے جو ربو برودت سے پیدا ہوا ہو اس میں مسخنات کا استعمال مشروبات
اور طلا میں معید ہے اور جوشاندہ حلبہ ہمراہ زیت کے ان کو نافع ہے علاج سوء نفس کا
جملہ اقسام سوء نفس کا علاج اس طرح پر ہے کہ اگر سوء نفس کے ہمراہ حرارت قلب کی
بھی معلوم ہوتی ہو ادویہ مشروبہ اور طلا کرنے کی ادویہ سب میں بارد دواؤں کا استعمال
واجب ہے اور اگر سبب سوء نفس کا کثر ستان بخارات کی ہو جو قلب میں یا وہ بخارات
جو ریہ میں اور مقامات سے آ کر بھرے ہوں اس وقت باسلیق کی فصد کھولنی چاہیے اور

استفراغ بذریعہ ماء الجبن کے جو سکنجبین اور ایارج فیقرا سے بنایا گیا ہو اور دلک دونوں ہاتھ اور پاؤں کا کرنا چاہیے اور اگر بسبب رطوبت رقیقہ کے سوء تنفس پیدا ہوا ہو ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ قوام رطوبت کا معتدل ہو جائے بذریعہ تغلیظ کے اور اگر رطوبت معتدلہ سے یہ مرض پیدا ہوا س وجہ سے کہ اگر چہ قوام میں اس کے اعتدال ہے مگر مقدار اور کمیت میں کثرت ہے لہذا انسداد مجاری نفس کرتی ہے اس وقت ایسی دوا جو اس میں جلا کا اثر کرے استعمال کرنی چاہیے مثل حب صنوبر اور جوزا اور زبیب کے سوء تنفس کو آب بادروج بقدر ایک سکرجہ کے جس کو تلسی کہتے ہیں بہت نافع ہے یا سداب کا پانی اور اگر بسبب رطوبت غلیظہ کے یہ مرض پیدا ہوا س وقت ادویہ منقیہ مذکورہ جن میں جلاء قوی ہے استعمال کرنی چاہئیں جیسے عنصل اور زوفا وغیرہ اور باب ربو میں جن ادویہ کا ذکرہ چکا ہے خواہ باب صدر میں مذکور ہو چکیں ان کو یاد کرنا چاہیے اگر انجرہ اور رطوبات مقامات دیگر سے آتے ہوں اس وقت علاج نزلہ اور تنقیہ سر کا واجب ہے لیکن اگر نزلہ ضعف جوہر دماغ سے ہو ایسا نزلہ لاعلاج ہے اور فقط تدبیر تقویت دماغ کی البتہ ہو سکتی ہے اور جو نزلہ اور مقامات سے آتا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ جذب مادہ کا دوسری طرف کر دیا جائے بعد فصد اور استفراغ کے اور سینہ کی تقویت پر توجہ کرنی زراوند اور سقوردیون اور اسطوخودوس اور دیاقوزا سے سادہ او مقوی ادویہ دیگر سے دونوں قسم کی تقویت راس میں نافع ہیں اگر سوء تنفس بسبب اعصاب کے حادث ہو تقویت اعصاب کی کرنی چاہیے اور روح اعصاب کی تقویت کر دی جائے اور انتعاش روح کر دینا لازم ہے روغن ہائے خوشبو سے اگر سوء تنفس ورم مری خواہ اسی کے سوء مزاج سے حادث ہوا ہو اس کا علاج باب مری کے امراض میں مذکور ہو چکا اگر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہو معدہ کا تنقیہ اور اکی تقویت اسی طریقہ سے جو باب معدہ میں ہوگی کرنی چاہیے اور اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہو سنجرینا اور رامروسیا اور انقرویا سے علاج کریں اگر بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہو فانیذ ہمراہ شیر تازہ کے

تناول کرایا جائے نیز وہ ادویہ جو رافع یبوست کی اور اراض میں مذکور ہوئیں اور اگر ریاح کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو کمادات جو باب ربو میں مذکور ہوئے ان کا استعمال کرنا چاہیے یا اور کمادات یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زعفران ادویہ نافعہ سے ہے سوء تنفس کے واسطے اس لئے کہ تقویت آلات نفس کی کرتی ہے اور سانس کی آمد برآمد کرتی ہے علاج عسر نفس یہ بھی اسی قبیل سے ہے اگر رطوبت سبب عسر نفس کا ہو اس وقت جالینوس اجازت دیتا ہے کہ دوائے عنصل کو ماء العسل میں ملا کر ہر مہینہ میں دو مرتبہ استعمال کریں اور مقدار شربت کی ۳۷ قیراط ہے اور جس روز اس دوا کا استعمال ہو مریض کو چاہیے کہ نہ تکلم کرے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرے روز استعمال سے دو دن پہلے اور بعد کھانے دوا کے سات گھنٹہ کا زمانہ گزر کے روٹی ہمراہ شراب کے جو پانی ملی ہوی کھلائی جائے اور شب کو زردی بیضہ ہمراہ لب جز کے اور صبح کو دوسرے دن چوزہائے مرغ جو بہت چھوٹے چھوٹے ہوں ان کا شوربا اور دوسرے روز کی شب کو بہلایا جائے پھر اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض کا نہ ہو معجون الٰہی کا استعمال کریں اور دوائے اندروماخس کا خصوصاً اگر مرض کا زمانہ طولانی ہو جائے پھر اگر سبب احداث کا سر سے ہو ہر ہفتہ میں صابون اور بورق سے سر دھونے کا التزام کریں اور چھینکیں زیادہ پیتے رہیں اور رب توت سے غرغرہ کریں صبر اور مرمکی ملا کر اور تمریخ کی ریاضت پشت پر کرنی چاہیے اور پاؤں کی پنڈلیوں کی بندش اوپر سے شروع کر کے نیچے تک باندھتے ہوئے چلے آئیں اور ادویہ منقیہ صدر از قسم لعوق اور حبوب کے جو اوپر مذکور ہو چکیں ان کا استعمال کریں ایک حب کا نسخہ یہ ہے شیح اور شاخہائے نرم سداب کی اور حشیش افسنتین اور ملون ہر واحد نصف جزو کو بقدر دانہ نخود کے گولیاں تیار کریں لعوق کرنب بھی ان کے واسطے عمدہ دوا ہے ایضا چونہ اس جونک کا جو نیچے گھڑے پانی کے ہوتی ہے اور وہ چونہ اس طرح بنایا جائے کہ جونک کو ایک کوزہ میں بند کر کے اس قدر سوختہ کریں کہ راکھ ہو کر سفید مثل چونہ کے ہو جائے اس کو ہمراہ شہد کے ہر روز ایک ملعقہ جو بوزن تین

درہم کے ہوتا ہے تناول کریں اس وقت یہ طریقے علاج نافع ہیں کہ مرض عسر نفس کا
عصبی ہو لیکن اگر حرارت سے ہو اس وقت یہ قرص نافع ہو گا گل سرخ چھ درہم بیخ سوسن
چودہ درہم انبر باریس دو درہم لک ریوند چینی مصطگی خبازی عصارہ غافث عصارہ
افسنتین سنبل انیسون رازیانہ ہر واحد تین درہم زعفران نصف درہم تخم خیار اور قثا اور
بطیخ اور کدو ہر واحد ایک درہم صمغ عربی کتیرا رب السوس ہر واحد ایک درہم واجب
ہے کہ استفراغ اس طرح کیا جائے کہ اخلاط حارہ کا اخراج کر دے اگر بسبب ضعف
عصب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو خواہ کوئی اور آفت عصبی اس کا سبب ہو اس وقت واجب
ہے کہ تقویت روح عصب کی بمثل دواء المسک شیریں خواہ تریاق فاروق وغیرہ سے
کریں یا اوہان حارہ سے جیسے روغن نرجس اور سوسن اور رازقی یعنی زنبق سقید یا وہ
اوہان جو مصالحہ ہائے گرم اور خوشبو ہائے مصنوعی سے تیار ہوئے ہوں خواہ اطیاب
جوان روغن ہائے مذکورہ سے تیار کی جائیں روغن زعفران اور خود زعفران بدرجہ غایت
نافع ہے اگر سبب مرض کا کوئی چوٹ ہو جو منابت میں انہیں اعصاب کے پہنچی ہو اس کا
علاج مناسب مقامات ورم کے کرنا چاہیے مقالہ دوسرا صوت کا بیان آواز کے فاعل
اور پیدا کرنے والے وہ عضل ہیں جو حنجرہ کے نیچے واقع ہیں اور جس قدر حنجرہ کشادہ ہو
گا اسی قدر آواز پیدا ہو گی اور جس قدر ہوائے مخرج یعنی نکالی ہوئی دفع ہو گی اور قرع
لہاۃ واقع ہو گا اسی قدر آواز میں کمی بیشی ہو گی آلہ آواز کا اور جسم جو شبیہ لسان المزمار کی
ہے اور یہ آلہ پہلا ہے دراصل اور باقی آلات بمنزلہ بواعث اور معینات کے ہیں
باعث یعنی برانگیختہ کرنے والا مادہ صوت کا یعنی اس ہوا کا جو ریہ سے برآمد ہوتی ہے
حجاب اور عضل صدر ہے اور مودی یعنی پہنچانے والا مادہ صوت کا ریہ ہے اور مادہ صوت
کا مادہ ہوا ہے جو حنجرہ کے نزدیک آ کر اس میں تموج اور حرکت پیدا ہوتی ہے جب
آواز کی پیدائش کی یہ کیفیت ہے اب ضرور ہوا کہ جو آفت آواز میں پیدا ہو گی یا سبب
برانگیختہ کرنے والی مادہ صوت کی یعنی حجاب اور عضل صدر کی ہو گی یہ آفت جو آواز

میں پیدا ہوگی یا تو اسباب فاعلی میں آواز کے ہوگی یا سبب برانگیختہ کرنے والی مادہ صوت کے یعنی حجاب اور عضل صدر کی ہوگی یہ آفت جو آواز میں پڑتی ہے یا تو بطلان آواز ہو جائے خواہ نقصان آواز کی بلندی اور پستی میں خواہ تغیر اس کی بحوحت یعنی گرفتگی میں یا باریکی میں خواہ گرانی اور ثقل اور خشونت اور ارتعاش یعنی آواز میں تھرانا وغیرہ بس یہی آفات اور امراض آواز کے ہیں ہر ایک قسم ان اسباب کی اپنا فعل اضرار کا یا تو سوء مزاج مفرد سے کریں گے خواہ سوء مزاج مادی خصوصاً کہ مادہ نزلہ سے جو حنجرہ کو عارض ہو یا بسبب عارض ہونے انحلال فرد کے مثلاً جراحت یا انقطاع یا ورم یا درد خواہ ضربہ اور سقطہ کہ جو حنجرہ کو عارض ہوں کبھی آفت خاص حنجرہ میں ہوتی ہے اور کبھی بشرکت مبداء قریب کے اعصاب وغیرہ سے جو اس عضل تک باریک اور نوکدار ہوکر پہنچتا ہے خواہ بشرکت مبادی معدہ کے ہوتی ہے مثل دماغ کے کبھی یہ آفت بسبب شرکت عضو قریب کے ہوتی ہے اعضائے غذا اور اعضائے نفس سے یا بشرکت ان اعضا کے جو دونوں اعضائے مذکور کو محیط ہیں جیسے فقرات کی گریان یا حنک سے ہوتی ہے اس لئے کہ تغیر حنک کا بطرف رطوبت خواہ یبوست اور خشونت کے کبھی آواز میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور از یں قبیل لہات اور لوزتین کا قطع ہو جانا کہ ایسا آدمی جب آواز لگاتا ہے ایک دغدغہ قوی کا احساس کرتا ہے جو خواہ مخواہ کھنکھارنے کی طرف بے تاب کر دیتا ہے اور بیشتر ایسے آدمیوں کی حلق ہر ایک چیخنے کے بعد بند ہو جاتی ہے یا تغیر صوت میں بسبب کسی شے ایذا دہندہ کے پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ تغیر آواز میں شدت سے حرارت اور برودت ریہ کی اور اسی کی رطوبت خواہ سیلان قیح سے جو ریہ کی طرف ہو اور ام سے پیدا ہوتا ہے یا سیلان نوازل جو ریہ کی طرف ہو اسی طرح یبوست سے ریہ کی تغیر آواز میں پیدا ہوتا ہے حرارت سے ریہ کی آواز کی مقدار عظیم ہو جاتی ہے اور برودت سے باریک اور چھوٹی پڑ جاتی ہے اور خشونت آواز کی ریہ کی یبوست سے پیدا ہوتی ہے اور اس وقت آواز آدمی کی مشابہ آواز کزا کی یعنی کلنگ کی ہو جاتی ہے اور

رطوبت سے ریہ کی بحوحت یعنی گرفتگی پیدا ہوتی ہے اور ملاست سے ریہ کی آواز معتدل اور املس ہوتی ہے جس وقت ریہ رطوبت سے بھر جائے او قصبہ ریہ بھی رطوبت وغیرہ سے پاک نہ ہو اس وقت آدمی کو قدرت نہ ہوگی کہ بلند آواز صفائی کے ساتھ لگا سکے اس لئے کہ بلندی اور صفائی آواز کی بقدر صاف ہونے ریہ اور حنجرہ کے ہوتی ہے اور پستی آواز کی اور نا صاف ہونا اس کی ضد میں ہوتا ہے کبھی آواز اپنی گرانی اور سبکی میں بقدر کشادگی اور تنگی قصبہ ریہ کے مختلف ہوتی ہے جس وقت آفات مذکورہ اعضائے باعثہ صوت یعنی عضل میں اور اعضاء مودیہ مادہ صوت یعنی ریہ میں شدید ہوں اور بالکل باطل ہو جائے گی اور یہ کچھ ضرور نہیں کہ کلام کرنا بھی باطل ہو جائے اس لئے کہ کلام کرنا کبھی نفس معتدل سے بھی پورا ہو جاتا ہے مثلاً کسی شخص کے عصب راجع میں بروقت حاجت کھولنے عصب مذکور کے لوہے سے برودت پہنچ گئی تھی تو نصف آواز اس کی جاتی رہی تھی اور ایک اور آدمی کے مرض خنازیر کے علاج میں ایک عصب دونوں عصب راجعہ میں سے کٹ گیا تھا اس کی بھی نصف آواز منقطع ہو گئی تھی اگر آفت عضلہ منکوسہ میں ہو آواز میں بحوحت زیادہ ہوگی اور اگر آفت عضلہ محرکہ باسطہ میں ہوگی آواز خناقی ہوگی بلکہ اکثر اسی آفت سے مرض خناق پیدا ہوگا پھر اگر آفت عضلہ محرکہ قابضہ میں ہوگی صوت نفخی ہو جائے گی اور جب اس عضلہ کا فعل باطل ہو جائے تو آواز بھی باطل ہو جائے گی اگر اسی عضلہ میں استرخائے ناقص پیدا ہوگا اور حالت شبیہ رعشہ کی آواز میں کپکپی پیدا ہوگی اور اگر رطوبت اس قدر نہ ہو کہ ارخا پیدا کرے بحوحت صوت پیدا ہوگی پس بحتہ الصوت جس وقت عارض ہو رطوبت سے عارض ہوگی اسی رطوبت سے ہوگی کہ اگر اس کی مقدار تھوڑی سی زیادہ ہوتی تو رعشہ اور تھرتھری آواز میں پیدا ہوتی اور اگر زیادہ کثرت اس میں ہوتی آواز کو بالکل باطل کر دیتی کبھی بحتہ الصوت بسبب تعب آلات صوت کے عارض ہوتا ہے کہ ان آلات میں اعیا یعنی ماندگی خواہ ورم یا کھچاؤ اور تناؤ عارض ہو بدترین اقسام لبحتہ الصوت کی وہ قسم

ہے کہ بعد طعام کے پیدا ہو کبھی بسبب ایسی برودت کے جو خشونت پیدا کرے خواہ حرارت افراط سے ایسی دونوں برودت اور حرارت جو سوء مزاج پیدا کردیں اور اسی طرح سہر اور بیداری مفرط اور اغذیہ مخشنہ جن سے خشونت پیدا ہو ان سے بھی بحتہ الصوت واقع ہوتا ہے کبھی زیادہ چیخنے اور چلانے سے اور کبھی آنے ایک تری کے بوجہ چلانے کے طبقہ غشیہ جو حلق اور حنجرہ میں ہے بھی بحتہ الصوت عارض ہوتا ہے بحوحت صوت جو مشائخ کو عارض ہوتی ہے پھر اس کا ازالہ نہیں ہوتا اگر صیف شمالی یابس ہو اور خریف اس کے بعد جنوبی مطیر آئے بحوحت صوت کی اس وقت کثرت ہوگی دوالی جس وقت ظاہر ہوں اور نمایاں ہو جائیں اکثر انہیں اسباب سے ہوں گے جن سے صلاح صوت ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نقبہ آدمی جو بناوٹ سے انکسار نہیں کرتے بلکہ ان کی حالت شبیہ بہ ضعفا ہے اسی خشوع اور فروتنی کے لائق ہیں اس لئے کہ قوت ان میں بہت کم ہوتی ہے اور تصرف سے ہوائے کثیر میں بسبب ضعف کے عاجز ہوتے ہیں وہ لوگ اپنے حنجرہ کو اس قدر تنگ کرتے ہیں کہ بحتہ الصوت پیدا ہوتی ہے ضعیف القوی آدمی اگر کوشش بھی کرے کہ اس کا حنجرہ وسیع اور کشادہ ہو جائے اور اس کی آواز ثقیل اور گراں برآمد ہو ہرگز اس امر پر وہ قادر نہیں ہوسکتا علاج انقطاع صوت کا اگر انقطاع صوت کا کسی سوء مزاج سے جو بعض عضل حنجرہ میں واقع ہو پیدا ہوا ہے خواہ کسی آفت سے اسی عضلہ کی ہو اس کا علاج اسی طرح کرنا لازم ہے جو باب عضلہ میں مذکور ہے اور معلوم ہو چکا ہے اور جو شخص ابتدائے انقطاع صوت کا احساس کرے اس پر واجب ہے کہ جلدی اس کی تدبیر کرے قبل از انکہ مرض میں زور آنے پائے چاہیے کہ زردی بیضہ کی بھنی ہوئی اور چکنائی سے چرب نیم گرم تناول کرے خواہ شیر تازہ دوشیدہ ان دونوں سے بقدر ملیک ملعقہ یعنی ملبین ورم کے تناول کرے اور پانی سے تین روز تک اپنے کو بچائے اور حسو میں اس شے کو اختیار کرے جو اندر انار بیدانہ شیریں کے پختہ ہو جاتا ہے کہ اسے کوٹ کر خاکستر گرم میں پختہ کرے اور جب

نرم ہو جائے اوپر کا سخت چھلکا اوڈھیر کے اندر کی رطوبت کو چمچہ وغیرہ سے خوب ہلائے اور تھوڑا ماء السکر ملا کر پی جائے اگر انقطاع صوت رطوبت سے عضل قریب حنجرہ میں ارخاء بدرجہ نہایت پہنچ کر مورث انقطاع صوت ہوا ہو اور درد اس مقام پر نہ ہو اور کدورت اور ثقل موجود ہو اس وقت لازم ہے کہ انجیر خشک اور فودنج لے کر دونوں کو پختہ کرے بعدازاں صمغ عربی کو ان کے سلاقہ سے اس قدر ملائے کہ شہد کے مانند گاڑھا اور غلیظ ہو جائے اور لعوق کے طور پر استعمال کرے یا مر اور زعفران کو دوشاب انگوری کے ہمراہ تناول کرے یا زعفران ساڑھے تین درہم اور دو درہم مر اور رب السوس اور کندر ہر واحد ایک درہم کو رب عنب خواہ شہد کے ہمراہ استعمال کرے یا زعفران ایک جزو اور حلتیت نصف جزو اور شہد تین جزو سب کو پکائے تا اینکہ بستہ ہو جائے اور گولیاں تیار کر کے ایک گولی ہر وقت زبان کے نیچے رکھے لعوق کبریت بھی نافع ہے چبانا شاخہائے نرم کرنب تازہ کا اور گھونٹ گھونٹ پینا اس کے پانی کا تھوڑا تھوڑا کر کے زیادہ نافع ہے اگر لعوق کرنب سے فائدہ نہ ہو اس پر تھوڑا سا حلتیت اور آرو کرسنہ اور حلبہ چھڑکنا چاہیے کراث شامی اور نبطی اور بصل اور ای کا عصارہ اور ثوم اور پستہ اور انگور شیریں جاڑوں کی فصل میں جو ہوتا ہے یہ بھی نافع ہے ایضا زنجبیل پروردہ جو نرم ہو گئی ہو اور پروردہ ہونے میں بدرجہ نہایت پہنچ گئی ہو اسے اس قدر باریک کر کے کوفتہ کریں کہ مثل زردی بیضہ کے باریک ہو جائے اس کے اوپر نصف وزن دار فلفل سرمہ سا باریک پسی ہوئی چھڑکیں اور چہارم حصہ زعفران بھی ایسی ہی باریک اور ہم وزن مجموع کے نشاستہ اور نبات گھول کر قوام معجون کا تیار کریں خواہ شہد بجائے نبات کے داخل کریں یہ دوا زیادہ تنقیہ رطوبات کرتی ہے منجملہ اغذیہ کے جو دونوں حسب حنجرہ کی مقوی ہے جیسے اکادع خصوصاً گائے کے پاچہ کہ مریض ان کو ہمراہ شہد کے خواہ شہد میں پختہ کر کے تناول کرے اور فقط پاچہ کی عصب کو کھلانا چاہیے اگر انقطاع صوت بسبب یبوست کے خصوصاً بمشارکت مری کے پیدا ہوا ہو اس کی

علامت یہ ہے کہ ہمراہ بحوحت کے عظم صوت نہ ہو بلکہ آواز چھوٹی اور حدت اور صفائی کے ساتھ کہ خشونت اور درد بھی ہو اس کا علاج یہ ہے کہ سوتے وقت تین درہم روغن بنفشہ ہمراہ شکر طبرزد کے تناول کرے لعاب اسبغول ہمراہ شربت شکر کے بھی مفید ہے غذائیں جوتر ہیں اور شوربا چوزہائے مرغ بطور یخنی کے اور شوربا بقول معلومہ کا انجیر انقطاع صوت کے واسطے ہر طرح سود مند ہے رطوبت سے یہ مرض پیدا ہو خواہ یبوست سے اور دوائے انجیر جوفودنج سے بنائی گئی ہو بھی نافع ہے چت لیٹنا ضعف صوت اور بحتہ الصوت کے واسطے نافع ہے علاج بحتہ الصوت و خشونت کا اسباب بحتہ الصوت کے ابھی مذکور ہو چکے ہیں اب اس کا علاج بیان کیا جاتا ہے جس کی آواز گرفتہ ہو اور پڑ جائے اس پر واجب ہے کہ ہر ایک ترش اور مالح خشن اور حریف یعنی تیز چیز سے پرہیز کرے اور اگر ان اشیاء کے ذریعہ سے علاج مرض کا قصد ہو لازم ہے کہ ادویہ لینہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرے اگر بحتہ الصوت زیادہ چیخنے اور چلانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو انجیر اور نشع اور صبر ان اجزاء سہ گانہ کو ہم وزن لے کر مفتح میں ملائے اور حسو کے طور پر لباب گندم کا اور کجک شعیر اور روغن بادام کو استعمال کرے اور طلاء یعنی بوزہ انگور بھی نافع ہے اور جو ادویہ انقطاع صوت کے باب میں مذکور ہوئی ہیں وہ بھی مفید ہیں خصوصاً دوائے حلتیت کے ہمراہ زعفران کے اگر اس وقت حرارت ہو پس شوربا سرمق اور خبازی کا اور ماء الشعیر اور تخم خیار نشاستہ اور بادام اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہوا ہو دوائے حلتیت اور زعفران مذکور بھی نافع ہے اور یہ دوا کہ رائی کو بریان کر کے تین جزو اور فلفل ایک جزو مرکی اور لبنی بضم لام جس کو میعہ سائلہ کہتے ہیں اور قنہ ہر واحد چار جزو ان سب کی گولیاں بنا کر زبان کے نیچے رکھے یا مرکی دو درہم اور لبان دس درہم طلا مذکور میں جمع کرے اور اگر چلانے اور تعب سے آواز گرفتہ ہو گئی ہو حمام سے جملہ اقسام اعیا اور ماندگی کو نفع ہوتا ہے اور اغذیہ مرخیہ اور مفریہ جیسے دودھ اور زردی بیضہ نیمبرشت بے نمک اور اطریہ اور احساء معروفہ اور شوربائے سرمق اور خبازی اور جو

چیزیں مشابہ اس کے ہیں اور حبوب جونشاستہ اور کتیرا اور رب السوس اور صمغ عربی سے تیار کی جائیں اور حبوب لینہ اور منضجہ کہ اگر ورم کے مثل کوئی شے ہو ان حبوب سے تحلیل پا جائے گا اسی طرح غرغرہ اور لعوقات لینہ منجملہ اس کے وہ دوا ہے جس سے خوانیق حارہ کا علاج کیا جاتا ہے اسی طرح وہ احسا جن میں تغریہ کے ہمراہ جلا بھی ہو اور لذع نہ ہو جیسے وہ ستو جو آرو باقلا اور تخم کتان سے بنائیں ان سب سے زیادہ قوی صمغ بطم یعنی بن کا گوند واجب ہے ایسے مریض پر کہ شراب کو قطعاترک کرے خصوصاً ابتدائے مرض میں اور اگر ورم ہو اور پھر وہ ورم جب ابھرے یا ٹوٹ جائے شراب شیریں کا پینا جائز ہے مولی پختہ کی ہوئی اور مری بھی ان کو نافع ہے اگر رطوبت سے یہ مرض ہو پس ان ادویہ مجلیہ مذکورہ کا استعمال انقطاع صوت میں ضرور ہے اور یہ سب ادویہ اس مرض کو نافع ہیں احسا جو آرو باقلا اور تخم کتان سے بنائے جائیں اور اس میں آرو کرسنہ بھی داخل ہو نافع ہے اور خود آرو کرسنہ اس مرض میں نافع ہے اسی طرح وہ ادویہ جو درجہ اولی میں جلا کے ہیں اسی طرح اطریہ اور لبن پھر اس کے بعد گھی اور دوشاب انگور اور اصل السوس اور رب السوس پھر اس کے بعد باقلا ہمراہ شہد کے اور طبیخ انجیر کے ساتھ اس کے بعد مر اور عنصل اور جو ادویہ قائم مقام ہیں ان دونوں کے اور اگر یہ رطوبت بسبب نوازل کے ہو مریض کو خشخاش اور رب خشخاش دیا جائے خشونت آواز اور کدورت کو اس کی کبابہ کا چبانا صاف کر دیتا ہے بحوحت صوت کی دور کرنے والی یہ بھی دوا ہے کہ آب انار شیریں کو جوش دیں اور روغن بنفشہ اس پر ٹپکا کر قوام درست کریں ادویہ جو آواز کی ملاست کی حفاظت کریں جو دوائیں کہ آواز کی ملاست اور چکنے پن کو محفوظ رکھیں جیسے باقلا اور حب صنوبر اور زبیب اور انجیر اور صمغ اور حلبہ او تخم کتان اور خرما اور اصل السوس اور بادام خصوصاً بادام تلخ اور قصب السکر اور پستان اور شراب العسل ہمراہ منضج کے جو آئندہ مذکور ہوتی ہے منجملہ ادویہ حارہ کے مر اور حلتیت اور فلفل اور بارزد اور لبان علک البطم فوتنج رتیانج اور لینی عنصل اگر حرارت اور

یبس سے یہ مرض پیدا نہ ہوا ہو اور اصول جاؤ شیر ادویہ باردہ سے حب القثا اور حب القرع اور نشاستہ کتیرا اور صمغ عربی اور لعاب اسبغول اور جلاب رب السوس اور زردی بیضہ کی نہایت لائق مادہ ہے واسطے مرکب کرنے ان ادویہ کے یعنی ہر ایک دوا کو اس قسم میں بحتہ الصوت کے زردی بیضہ سے لت کر کے تیار کریں اسی طرح شیر دوشیدہ تازہ صوت خشن کا علاج خشونت آواز میں برودت سے بھی پیدا ہوتی ہے اور تو اتر اور کھنچنے سے عضل صوت کے اور ایک حالت جو مثل تشنج کے ہے عضل صوت میں پڑتی ہے اور اس سے بھی کہ رطوبت عضل مذکور کی خشک ہو جائے اور کثرت ترنم سے اور قطع لہات کے بعد اندمال سے جو خشکی پیدا ہوتی ہے اس سے بھی اور جماع سے بھی خشونت صوت پیدا ہوتی ہے علاج اس کا پرہیز کرنا ان اشیاء سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا یعنی ترش اور تیز اور ترنم کا ترک کرنا اور ملینات جو باب بحوحت میں مذکور ہو چکے ان کا استعمال اور انجیر تر و تازہ اور خشک اور زبیب خصوصاً کہ روغن بادام میں بھگویا ہو زیادہ نافع ہے اور نفع عظیم پیدا کرتا ہے جو خشونت کہ لہات کے قطع سے عارض ہو پس تجویز صائب یہ ہے کہ عقید عنب یعنی رب انگور کو پختہ کر کے ہم وزن اس کے شہد ملائیں اور دونوں کو اس قدر پختہ کریں کہ رغوہ یعنی کف برآمد ہونے لگے اس کے بعد آب گرم ملا کر اسی سے غرغرہ کریں اور مریض کو اس کا پلانا بھی ضرور ہے پرانا رب انگور تازہ سے عمدہ ہے صوت قصیر کا بیان کمی آواز کا سبب نفس کا قصیر ہونا ہے اور واجب ہے کہ تطویل نفس کی اگر کرنی منظور ہو بتدریج اور رفتہ رفتہ کریں اس طرح کہ پہلے عادت حصہ نفس کی کریں اور پھر بتدریج ریاضت کو بڑھاتے بڑھاتے اوتار چڑھاؤ کو آواز کی اس کی بلندی او پستی یعنی سروں کے نشیب و فراز میں جس کو سرگم کہتے ہیں آخری درجہ تک پہنچائیں اور احصار یعنی دوڑانا آواز کا ایک سر سے دوسرے سر تک اس میں بھی تدرج اور آہستگی کو ملحوظ رکھیں اس لئے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے مترجم بسبب اس کے کہ روانی اور چل پھر آواز کا ایک سر سے دوسرے سر تک اس میں تدرج اور آہستگی کو

ملحوظ رکھیں اس لئے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے مترجم بسبب اس کے کہ روانی اور چل پھر آواز کی بذ ریعہ مینڈ ااور گٹ خواہ دیگر ظرف کے یہ سب محتاج اسی کے ہیں کہ ایک سر دیر تک قائم رہے اور فورا اتار چڑھاؤ جس کو چھوٹ کہتے ہیں بدون قوت شدید اور مشاقی تام کے بڑے بڑے کلاوتوں سے بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ مریض قصیر النفس متن حمام حار میں دیر تک ٹھہرنا بھی ایسے شخص کو واجب ہے اور جملہ ایسے مقامات میں درنگ کرنا اور ٹھہرنا جہاں کہ سانس جلد چلے اور سانس لینے کی وہاں ضرورت ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسا مرض جس نفس کی بھی خوگری کرے اور یہ جملہ امور مذکورہ بالا کو برابر کیا کرے اور ریاضت ھی کرے اور اہتمام کرے اور حمام سے نکلنے کے بعد شراب کا استعمال کرے اس لئے کہ شراب سے روح کو زیادہ غذا ملتی ہے اسی طرح بعد طعام کے بھی شراب کا استعمال کرے اور لازم ہے کہ مقدار کثیر شراب کی ایک ہی سانس میں پی جائے نوم بھی ان لوگوں کو نافع ہے صوت غلیظ بھی اسباب بحتہ الصوت جو مرخی اور کشادہ کرنے والے مجاری کے ہوں اور اسی طرح زیادہ چیخنے اور چلانے سے آواز بھاری اور غلیظ ہو جاتی ہے اور اس مرض کا علاج صعب اور دشوار ہے جو لوگ تو نبی اور شہنائی روشن چوکی مالغوزہ وغیرہ جن کے بجانے میں پھونکنے کی ضرورت ہے اور وہ لوگ ایسے ہی باجے بجانے کی مزادلت اور مشق رکھتے ہیں ان کی آواز بھی غلیظ اور گندہ ہو جاتی ہے اس لئے کہ ان کی سانس منقطع ہو جاتی ہے اور احتباس اس کا یہ میں ہو کر احتباس مجاری پیدا کرتا ہے صوت دقیق باریک آواز گندہ اور غلیظ آواز کی ضد ہے اور اسباب اس کی ضد اسباب صوت غلیظ کے ہیں جیسے بیداری اور ماندگی اور ترنم خصوصاً بعد طعام کے اور ریاضت ایسی جو تعب پیدا کرے اور استفراغات علاج اس کا یہ ہے کہ آواز لگانی موقوف کردے اور ریاضت معتدل کا جو خشونت آواز کی پیدا کرے التزام کرے اور غذا ہائے معتدل اور حمام ہر صبح کو اختیار کرے اور قوابض اور مجففات کو قطعا ترک کرے اور بارہ یعنی زیادہ مجامعت سے

احتراز کرے صوت مظلم اور مکدر بہ آواز ہے جو مشابہ آواز قلعی اور سیسہ کے ہو جب ٹھونک کر اسے بجائیں سبب اس آواز کا رطوبت غلیظہ ہے جس میں زیادہ غلیظ ہوا اور ریاضت اور مصارعت یعنی کشتی لڑنا اس میں مفید ہے اور آواز کو بند رکھنا خواہ تھکانا اور دلک یا بس خرقہ ہائے کتان سے اور حمام میں داخل ہونا اور غذا ہائے ملطفہ جو تقطیع پیدا کریں جیسے کہ مک مالح اور شراب کہنہ کا پینا صوت مرتعش جس شخص کی آواز میں رعشہ ہو اسے اجازت اس امر کی دی جائے کہ ہرگز نہ چیخے اور نہ چلائے اور بلند آواز سے نہ بولے پورے ایک مہینہ تک نہ بولے اور کلام کرنے میں بھی کمی کر دے جہاں تک ممکن ہو اور ضحک اور ہنسی کو ترک کر دے اور حرکت اور دوڑنا اور بلند جگہ پر چڑھنا اور اترنا اور غضب اور دونوں ہاتھ کو پھیلانے اور دراز کرنے سے باز رکھنا بلکہ ان کو آرام دینا حرکت اور پھیلانے وغیرہ سے جس قدر ممکن ہو بعد ازاں چت لیٹنے کو اختیار کرے اور بہ تکلف اس سے کلام کرایا جائے اور بولنے کے وقت اس کے سینہ پر بوجھ کسی وزنی شئے مثل سیسہ کے اتنا رکھا ہو کہ اس کی برداشت کر سکے افضل اغذیہ ایسے شخص کے واسطے وہی غذا ہے جو اس کے دونوں پہلو کو قوت دے اور وہ غذا اعضل اور اکارع سے و نیز جس غذا میں تغریہ اور قبض ہو اختیار کرنی چاہیے مقالہ دوسرا سعال اور نفث الدم کا بیان سعال یعنی کھانسی ایک حرکت ہے منجملہ ان حرکات کے جن کے ذریعہ سے طبیعت ایذا کو کسی عضو سے دفع کرتی ہے اور کھانسی کی حرکت سے ایذائے ریہ اور اعضائے متصل بریہ اور اعضائے مشارک کی ایذا دفع ہوتی ہے جس طرح عطاس اور چھینک سے دماغ کی ایذا دفع ہوتی ہے کھانسی کی حرکت انبساط اور انقباض سے صدر کے اور حرکت سے حجاب کی تمام ہوتی ہے کھانسی یا کسی سبب خاص سے جو ریہ میں ہو اٹھتی ہے یا بر سبیل مشارکت کھانسی پیدا ہوتی ہے اور سبب موجب سعال کا یا بادی ہے یا واصل ہے یا سابق اسباب بادیہ سعال کے سینہ کو ماؤف کر دیتے ہیں مزاج میں اور ہیئت میں جیسے کوئی برودت خارجی جو ریہ اور ان عضلات ریہ کو پہنچے جو سینہ میں ہیں خواہ

اور اعضاء کو برودت پہنچے اس ہوا سے جس کا استنشاق ہوا ہے یا آب سرد کے پینے سے خواہ اور کسی دوا یا غذا کی برودت پہنچے اس وقت طبیعت اس برودت کے دفع کرنے کے واسطے متحرک ہو اور دفع موذی پر آمادہ ہو خواہ اور شے ان اسباب بادیہ سے انہیں اعضاء تک پہنچ کر ان میں سخونت پیدا کرے یا کوئی شے یبوست پیدا کرنے والی یا خشونت پیدا کرنے والی جیسے دخان اور غبار خواہ ذائقہ کسی غذائے ترش اور تیز کا یا کوئی شے غریب نادر جو اس مجری میں پڑ جائے کہ سوائے نفس کے اور کسی چیز کے پڑ جانے کو وہ مجری قبول نہیں کرتا ہے جیسے کہ وہ کھانسی جو طعام خواہ پانی کے پڑ جانے سے اسی مجری میں اٹھتی ہے جس وقت آدمی غافل ہو خواہ کلام کرنے میں مشغول ہو اور نوالہ اسی مجری میں اتر جائے اسباب واصلہ کھانسی کے جیسے وہ اسباب بدنی جو مسخن ہیں مزاج ریہ وغیرہ کے خواہ برودت پیدا کرنے والے ہیں یا مرطب ہیں یا مجفف اور وہ اسباب بلا مادہ ہوں خواہ مادی ہوں دموی ہوں یا صفراوی یا بلغمی رقیق ہوں یا غلیظ سوداوی ہوں مگر سوداوی اسباب کا مورث سعال ہونا کمتر ہے یہ مادہ اوپر سے ریزش کرتا ہے اس لئے کہ جب تک یہ مادہ منصبہ قصبہ ریہ پر پھسلتا رہے گا جیسے کوئی شے اترتی ہوئی اوپر سے دیوار کے پھسلتی ہوئی پر آتی ہے شدید کھانسی پیدا نہ کرے گی ہاں جب فضائے قصبہ پر ریزش کرے گی اس وقت کھانسی کا ہیجان ہوگا اور اسی طرح جب اس مادہ میں لذع ہوگا اور اسی طرح جب یہ مادہ ریہ میں جا کر ٹھہر جائے گا اور طبیعت اس مادہ کے دفع کرنے کا ارادہ کرے گی یا اینکہ یہ مادہ معدہ اور جگر سے خواہ اور اعضاء سے اضاء صدر کے بطرف انہیں اعضائے مذکورہ بالا کے ریزش کر رہا ہو خواہ انہیں اعضا میں تولد ایسے مادہ کا ہوا ہو کبھی بسبب انحلال فرد یعنی تفرق اتصال کے اور بسبب اورام اور سدو کے جو حجاب میں پیدا ہوں خواہ ریہ میں یا حلقوم خواہ اور مواضع قابل مواد مذکورہ کے اور نیز آفات سے ریہ کے اور حجاب حاجز کے جو درمیان قلب اور ریہ کے حاجز ہے بھی کھانسی پیدا ہوتی ہے اسباب سابقہ جیسے امتلا اور تقدم اسباب بدنیہ کا واسطے

اسباب واصلہ مذکورہ کے جو کھانسی مشارکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے جیسے کہ مشارکت ورم جگر کی خواہ کسی اور آفت سے جگر کی پیدا ہو یا مری کے ورم وغیرہ سے یا فم معدہ کے ورم وغیرہ سے خواہ ورم سے پستان کے یا وہ کھانسی جو تمام بدن کی مشارکت سے پیدا ہو جو حمیات میں ہوتی ہے خصوصاً ہمراہ حمی محرقہ کے یا حمی یوم تعبی خواہ اور حمیات یا حمیات وبائی کے خواہ بمشارکت سارے بدن کی غیر حمیات میں کھانسی پیدا ہو کھانسی کے بعض اقسام خشک ہوتے ہیں اور بعض قسم تر ہوتی ہے خشک کھانسی وہ ہے کہ اس میں کوئی شے برآمد نہیں ہوتی ہے ایسی کھانسی سوء مزاج حار خواہ بارد خواہ یابس مفرد سے ہوتی ہے اور کبھی خشک کھانسی ابتدائے اورام حارہ میں سینہ کے اطراف کی پیدا ہوتی ہے تا اینکہ نضج پیدا ہو کبھی ہمراہ ورم صلب کے خشک کھانسی بہت سخت ہوتی ہے کبھی اورام جگر اور اطراف معالیق کے اورام میں اور بعض اوقات اورام طحال میں بھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے کبھی وہ مدہ جس نے فضاء سینہ کو بھر دیا ہو اور کھانسی کے ذریعہ سے دفع نہ ہوتا ہو بھی سوکھی کھانسی اٹھتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کبھی کھانستے کھانستے ایک شے مجرای حلق سے نکل آتی ہے جو شبیہ دانہ نخود کے یا مشابہ اولہ کے ہوتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ ایک خلط غلیظ کو حرارت نے متحجر کر دیا ہے حکیم اسکندر نے ایسی شے برآمد ہونے کی گواہی دی ہے اور حکیم بولس نے بھی اور خود ہم نے بھی مشاہدہ کیا ہے مترجم میں نے خود اپنے حلق سے مثل دانہ نخود کے ایک شے کو برآمد ہوتے ہوئے بارہا دیکھا ہے مگر بدون سعال کے فقط کھنکھار میں برآمد ہوئی ہے اور جب اسے توڑا تو پس گئی اور بدبو اس میں ایسی تھی جیسے کہ چرک دندان میں ان لوگوں کے ہوتی ہے جو دیر تک مسواک وغیرہ سے منہ کو صاف نہیں کرتے متن کھانسی جو پیہم آتی ہو اور زیادہ بے تاب کر دے اکثر منجر بطرف نفث الدم کے ہوتی ہے اکثر فصل شتا اور ربیع شتوی میں کھانسی کی شدت ہوتی ہے اور بیشتر ربیع معتدل میں بھی زیادہ ہوتی ہے اور باد شمالی کے چلنے کے وقت اور جس وقت صیف شمالی اور قلیل المطر

ہو اور خریف میں ہوائے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو اس وقت جاڑوں میں سعال کی کثرت ہو گی علامات سعال بارد کی علامت یہ ہے کہ برودت سے اس کی زیادتی ہو اور جس قدر سردی کم ہو کھانسی میں بھی کمی پیدا ہو اور حرارت سے بھی اس میں کمی ہو رنگ چہرہ وغیرہ کا رصاصی ہونا اور پیاس میں کمی یہ سب علامات سعال بارد کے ہیں کبھی ہمراہ سعال بارد کے نزلہ بھی ہوتا ہے پس کوئی شے سینہ پر اترتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور امتداد اس شے نازل کا حلق تک معلوم ہوتا ہے اور ایک طرح کا ثقل بھی معلوم ہوتا ہے اور جب ناک کی طرف یہ مادہ کھنچ جائے اس ثقل اور گرانی میں کمی ہو جاتی ہے اور کھنکھارنے سے پہلے اس مادہ کا نزول ہوتا ہے یا یہ مراد ہے کہ اس کا نزول کھنکھارنے کو مستدعی ہوتا ہے اس نزلہ کے علامات دغدغہ سے مجاری نزلہ کے اور تمدد اس جانب میں جدھر سے اس کی ریزش ہو اور سدہ منخر وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں اور یہ بھی علامت نزلہ کی ہے کہ اول امر میں سعال سے نفث میں کچھ برآمد نہ ہو اس کے بعد ایک شے مثل بلغم خام کے خارج ہو خواہ مائل بہ زردی اور سبزی ہو اور بیشتر اس نزلہ کے ہمراہ حمی بھی ہوتی ہے علامات سعال حار کے التہاب اور عطش اور سکون کھانسی میں ہوائے بارد سے پیدا ہونا اور بہ نسبت سرد پانی کے ہوائے سرد سے زیادہ سکون پیدا ہونا چہرہ کا سرخ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا علامات اسعال رطب کے رطوبت جوہریہ کی اور مشائخ اور مرطوبین کو عارض ہونا اور خرخرہ کا زیادہ ہونا خصوصاً سوتے وقت اور سونے کے بعد علامت سعال یابس کی حرکت سے زیادتی کا پیدا ہونا اور جوع یعنی گرسنگی میں زیادتی اور سکون اور پری شکم میں اس کی خفت اور کمی اسی طرح بعد استحمام اور شرب مرطبات کے اس میں خفت کا پیدا ہونا علامت سرفہ ساذج جملہ اقسام اربعہ کی یہ ہے کہ اس میں نفث کسی قسم کا نہیں ہوتا ہے اور علامت سرفہ مادی کی نفث ہے اور صنف مادہ پر خاص اسی مادہ سے استدلال کیا جاتا ہے علامت اس سرفہ کی جو اورام کی وجہ سے پیدا ہو موجودگی ذات الجنب اور ذات الریہ کی چار قسم ہو ان دونوں کی خواہ

کے ہمراہ خواہ ازیں قبیل اور چیزوں کے ساتھ نافع ہے غذا ان بیماروں کی ستو چنے کے حلبہ اور سمن کے ہمراہ اور انجیر اور چھوہارا اور بیخ کراث شامی روغن میں دہن فستق اور روغن حب صنوبر کا اور اطریہ ہمراہ فانید کے بھی ان کو نافع ہے لحوم کے اقسام میں سے گوشت چوزہائے طیور اور گوشت مرغ اور یخنی انہیں لحوم کی خواہ بچہ یکسالہ میش کی یخنی تنقل میں پستہ اور حب صنوبر اور زبیب ہمراہ حلبہ کے اور گنا اور پونڈا اور انجیر اور مشمش یعنی زردآلو اور کیلہ کی پھلی انجیر خشک کو کھانا ہمراہ بادام کے ایسی کہنہ سرفہ کو زائل کردیتا ہے شراب ریحانی رقیق اور کہنہ اور ماء العسل سعال حار کا علاج ملطفات معروفہ عصارات اور ادہان سے بذریعہ طلا کے خواہ بطور مروخات کے کرنا چاہیے جلاب بھی ان لوگوں کو نافع ہے اور دیاقوزائے ساذج کا استعمال صبح شام بنابر اس نسخہ کے جسے ہم آئندہ بیان کریں گے اسی طرح لعوق خشخاش کا استعمال نسخہ جید لعوق خشخاش کا یہ ہے کہ پندرہ عدد خشخاش کی بونڈیاں جو بالکل تازہ نہ ہوں اور نہ بہت کہنہ ان کو لے کر ایک قسط یعنی ڈیڑھ رطل کسی چشمہ کے پانی میں خواہ آب باراں میں بھگو دیں اور پورے آٹھ پہر اسے بھگونا افضل ہے اس کے بعد اتنا پختہ کریں کہ مہرا ہو جائے بعد ازاں اسے چھان لیں اور نصف وزن مصفی کے شکر خواہ شہد داخل کر کے بطور لعوق کے گاڑھا قوام بنالیں مقدار شربت تین درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو ماء الشعیر ہمراہ سپستان کے بھی ان بیماروں کو نافع ہے شربت بنفشہ اور خمیرہ بنفشہ بھی اور طبیخ زوفا جو بارد ہے شرکت سے ادویہ باردہ کی خصوصاً جب نضج ہو جائے خواہ آخر مرض میں آب انار جس کا قوام شکر طبرزد میں کیا ہو اور قصب السکر یعنی گنا بھی مفید ہے لعوقات ان کے واسطے لعاب بزرقطونا اور لعاب بہدانہ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور جبوب اور لبوب کہ ان کا ذکر ہم آئندہ کریں گے حبوب سعال کے باب میں اور کبھی ان میں مخدرات کو بھی داخل کردیتے ہیں غذا ان مریضوں کی بقول باردہ اور لبوب جیسے کھیرا اور کدو اور ککڑی روغن بادام کے ہمراہ اور باقلائے کوفتہ جو روغن بادام کے

ساتھ خوب طرح پختہ کیا گیا ہو کہ مہرا ہو جائے خواہ روغن کدو سے پکایا گیا ہو ماء الشعیر اوراحسا یعنی ستو جو اور باقلا کا اور بقول اور نشاستہ اور سبوس گندکا پانی اگر طبیعت نرم ہو اور قبض کی شکایت نہ ہو اس وقت جو کا ستو ہمراہ شکر اور اطریہ کے دینا چاہیے اور اگر مرض میں شدت ہو ماء الشعیر ہمراہ سرطان کے جن کے اطراف دور کر دیے گئے ہوں اور ان کو آب خاکستر سے جو نمکین ہو دھولیا ہو سخہ دیاقوزائے بارد کا خشخاش تروتازہ کو مع پوست کے ریزہ ریزہ کریں اور پکانے کے ذریعہ سے مہر کر لینا چاہیے پانی میں بعد ازاں اسی پانی میں جوش دیں اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو مع پوست کے بھگو ڈالیں خصوصاً خشخاش سیار کو اور اگر اس سے بھی زیادہ مرض میں شدت ہو کسی قدر بنج اس میں داخل کریں اور افیون کی بھی شرکت بھگو کر کی جاتی ہے علاج مزاج رطب کا کہ جس وقت رطوبت خاص ریہ میں ہو مجففات سے جو نا شف رطوبات ہیں کرنا چاہیے اور ان کے ہمراہ ادویہ جالیہ بھی شریک کرنی مناسب ہیں ازانجملہ یہ ترکیب ہے طین ارمنی کتیرا صمغ عربی ہر واحد ایک جزو فودنج زوفا حاشا دارچینی پرسیاؤشان ہر واحد نصف جزو انہیں ادویہ کو معجون بنا کر استعمال کریں علاج مزاج یابس کا دو حال سے خالی نہیں یا اینکہ یبوست کے ہمراہ حمی بھی ہے یا حمی نہیں ہے اگر تپ نہ ہو اس وقت موافق ترین اشیاء یہ ہے کہ لن اتن یعنی شیر مادہ خر خواہ شیر بز کا استعمال کریں یا اور اقسام کے دودھ اور جملہ تدابیر جو مناسب اس حالت کے ہوں اور اگر تپ بھی ہو تو استعمال مرطبات مشروبہ کا اور استعمال قیروطی مبرد کا جو مشہور ہیں استعمال ماء الشعیر کا اور قدم کی ترطیب اوہان سے کرنی چاہیے اور بطور حسو وہ احسائے لوزیہ جو ترطیب پیدا کریں اگر مزاج مرکب ہو حرارت اور یبوست سے خواہ قسم دیگر کی ترکیب سے تو علاج اور ترکیب ادویہ میں بھی ترکیب مناسب کرنی لازم ہے اگر مادہ مرض رقیق ہو اس کا انضاج دیاقوزا سے ساذج اور لعوقات خشخاشیہ اور لعابیہ سے کرنا چاہیے جن کا ذکر ہم نے قرابا دین میں کیا ہے اور اگر مادہ غلیظ ہو اس کی تحلیل اور جلا شرط مذکور سے کرنی چاہیے جو گزر

کا نزلہ ہو اسی نزلہ کا علاج مقدم ہے اور اگر احتیاج منع ریزش نزلہ میں ضماد انجیر کی ہو سر پر وہ ضماد لگایا جائے گا اور ہر وقت اور خصوصاً رات کے وقت زیر زبان حب نشاستہ رکھنی چاہیے اور غرغرہ ایسے اجزا سے کرنا چاہیے جن کا مزہ ترش اور بکٹھا نہ ہو اور دیاقوزائے سادہ سے غرغرہ اس وقت کریں کہ نزلہ حار ہو خواہ مرکی اور زعفران وغیرہ سے کریں اگر نزلہ بارد ہو جو کھانسی اورام اور قروح ریہ اور صدر سے حادث ہوئی ہو اس کے علاج میں رجوع ان تدابیر کی طرف کرنا چاہیے جو باب ذات الجنب اور ذات الریہ میں ہم بیان کریں گے اور ذات الکبد اور رسل کے ابواب کو ملاحظہ کرنا چاہیے کبھی حبوب منہ میں رکھنے کے واسطے تیار کیے جاتے ہیں از انجملہ یہ گولیاں ہیں سعال حار کے واسطے اور از انجملہ حب واسطے سعال کے جو مشہور ہیں از انجملہ وہ گولیاں جو رب السوس اور صمغ عربی اور کتیر انشاستہ لعاب اسبغول لعاب بہدانہ سے مرکب ہوتی ہیں اسی طرح لب حبوب کا استعمال جیسے حبوب قثا اور قند اور قرع اور خبازی کہ ان سے بھی ترکیب حبوب کی ہوتی ہے اور حبوب طباشیر اور حب خشخاش وغیرہ ذلک کبھی اس طرح ترکیب حبوب کی ہوتی ہے کتیرا اور رب السوس عصارہ کا ہو میں حب بستہ کریں از انجملہ گولیاں سرد کھانسی کے واسطے جو رب السوس اور تمر ہندی منقی یعنی صاف شدہ اور لباب گندم اور زعفران اور کتیر احب الصنوبر حب القطن حب الاس تخم خشخاش اور پوست خشخاش اور انیسون اور شبت اور مر اور زعفران اور فانیذ سے بنائی جائیں از انجملہ وہ حبوب جن میں بارادہ تخدیر پیدا کرنے کے خواہ نیند اور خواب آ جانے کی غرض سے اور ادویہ اضافہ کی جاتی ہیں عمدہ تر ان ادویہ میں جن پر وثوق اور اعتماد کیا جائے ادویہ مخدرہ ہیں کہ ان کے ہمراہ بغرض دفع ضرر کے ادویہ فادزہریہ بھی شریک کی جاتی ہیں منجملہ حبوب مجربہ کے اسی واسطے یہ دوا ہے جو سرفہ کہنہ میں سکون پیدا کرتی ہے اگرچہ کیسی ہی موذی کیوں نہ ہو اور وہ دوا حب میعہ سائلہ ہے جو معروف اور مشہور ہے ایضاً میعہ جندبیدستر اسارون افیون سب کو ہم وزن لے کر گولیاں تیار کریں اور منہ میں

رکھیں ایضاً بزرالبنج چھ درہم حب صنوبر تین درہم زعفران ایک درہم صمغ میں ملا کر حبوب تیار کریں ایضاً میعہ اور مرمکی انیسون ہر واحد نصف اوقیہ روغن بلسان اور زعفران ہر واحد دو درہم برابر مٹر کے گولیاں تیار کریں کبھی سرفہ کہنہ کے علاج میں وہ دھونیاں مستعمل ہوتی ہیں جو باب ربو میں مذکور ہوچکیں اگر رطوبت ایک مقدار معتد بہ پر ہو یہ بخور استعمال کیا جائے زرنیخ احمر اور فضلہ ارنب آرو جو پوست بیرون پستہ کہ ان سب اجزا کو زردی بیضہ میں لت کر کے قرص بوزن تین درہم کے تیار کریں اور دھوپ میں ان کو خشک کریں اور تین مرتبہ اس کی دھونی دیں ایضاً زراوند اور مرو میعہ اور بارزو جملہ ہم وزن اور سب کے برابر وزن میں زرنیخ ان سب کو روغن گاؤ میں ملا کر بندقہ بنائیں اور ایک گولی سے دھونی دیں جو کھانسی ہمراہ حمیات کے ہوتی ہے اس کے علاج کا ذکر حمیات کے بیان میں جداگانہ کیا گیا ہے۔

------اختتام---حصہ ششم---